قومی نصاب کونسل(NCC)وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان،
"اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے نمائندہ علماء کرام، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ(PCTB)
اور نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ(DCTE) خیبر پختونخوا سے منظور شدہ

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء و طالبات

حصّہ دوم

نام ____________________

ولدیت / سرپرست ____________________

کلاس ____________ سیکشن ____________

اسکول ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

”مطالعہُ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے شائع شُدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل .... (طبع 1 تا 14) – 2010ء تا 2024ء- کل تعداد: 1,466,750 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء-تعداد: 60,000
- حصّہ دوم ....(طبع 1 تا 11) – 2011ء تا 2022ء- کل تعداد : 667,000 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء -تعداد: 50,000
- حصّہ سوم ....(طبع 1 تا 10) – 2012ء تا 2022ء - کل تعداد: 410,000 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء -تعداد: 20,000
- حصّہ چہارم............ (طبع 1 تا 8) – 2013ء تا 2022ء - کل تعداد: 320,000 — طبع جدید............. اکتوبر 2024ء -تعداد: 15,000
- حصّہ پنجم............. (طبع 1 تا 6) – 2015ء تا 2022ء- کل تعداد : 259,000 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء – تعداد: 15,000
- حصّہ ششم............ (طبع 1 تا 2) – 2018ء تا 2019ء -کل تعداد: 69,562 — طبع جدید .... ستمبر 2022ء– تعداد:15,000
- حصّہ ہفتم.............. (طبع 1) – 2019ء تعداد: 70,000 — طبع جدید .... ستمبر 2022ء– تعداد:5,000

زیرِاہتمام: شعبہ تصنیف وتالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

جملہ حقوق بحق دی علم فاؤنڈیشن محفوظ ہیں !

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ادارہ ”دی علم فاؤنڈیشن“ کی جانب سے مطالعہٗ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کی تمام مطبوعات رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید برآں ادارہ اپنی مطبوعات (بشمول مضامین اور اقتباسات) کے ضمن میں اجازت دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص، ادارہ یا ناشر دی علم فاؤنڈیشن کے تیار کردہ کسی علمی مواد کو شائع کرنا چاہتا ہے تو وہ اشاعت سے قبل دی علم فاؤنڈیشن کے طے شدہ قواعد وضوابط کے مطابق باقاعدہ تحریری اجازت ضرور حاصل کرے۔ البتہ بغیر اجازت اس کتاب کا کوئی حصہ نقل کرنا، ترجمہ کرنا یا اس کے کسی پیراگراف اور نکات کو جزوی یا کلی طور پر کسی دوسری درسی یا امدادی کتاب میں نوٹس، نکات، پیراگراف یا خلاصے وغیرہ کی شکل میں استعمال کرنا کاپی رائٹس کی خلاف ورزی متصور ہوگا۔ جس پر دی علم فاؤنڈیشن اس فرد، ادارے یا ناشر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا پورا حق رکھتا ہے۔

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ تدریس قرآن کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں اور اغلاط سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

تیارکردہ: شعبہ تحقیق وتصنیف دی علم فاؤنڈیشن کراچی

نگران ومدیران

- شجاع الدین شیخ (ڈائریکٹر پروگرامز)
- حافظ شاہنواز اعوان (ڈپٹی ہیڈ قرآن پروگرام)

اراکین جائزہ واصلاح کمیٹی (قومی نصاب کونسل "NCC" واتحاد تنظیمات المدارس پاکستان کے نمائندہ علماء کرام)

- علامہ سید ارشد سعید کاظمی
- مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل
- مولانا نجیب اللہ طارق
- علامہ شیخ محمد شفا نجفی
- مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان
- مولانا غلام محمد سیالوی
- ڈاکٹر داؤد شاہ

معاون مؤلفین ونظرثانی کمیٹی

- ڈاکٹر محمد الیاس
- پروفیسر ڈاکٹر مظہر حسین
- مولانا حافظ محمد عبد الرزاق نقشبندی

مشاورتی کمیٹی

- مولانا محمد امجد حسین
- الشیخ مولانا عبد الصمد عبد العزیز
- ڈاکٹر مولانا قاری سکندر حیات
- مولانا پروفیسر ڈاکٹر شفیق الرحمان
- مولانا ڈاکٹر ضمیر اختر خان
- مولانا ڈاکٹر زمین خان
- پروفیسرہ اَمتہ الرحمان
- مولانا مفتی قمر الحسن ایڈوکیٹ
- عذرا انور
- انجینئر نعمان اختر
- پروفیسر محمد رفیق
- محمد جواد خان

کمیٹی برائے تحقیق، پروف ریڈنگ اور فنی معاونت

- سید وجاہت علی
- مظہر حسین
- مولانا احمد علی
- مولانا محمد طلحہ
- مولانا محمد زاہد
- مولانا ابرار
- سید رحمان حیدر
- مولانا تاج منیر
- محمد مزمل
- محمد عادل
- صاحبزادہ اسامہ بن جلیل

ڈیزائننگ: دی علم فاؤنڈیشن   طباعت واشاعت: دی علم فاؤنڈیشن   ایڈیشن: 2022-23

حرفِ تشکر

دی علم فاؤنڈیشن "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تیاری میں معاونت فرمانے والے تمام معزز علماء کرام، ماہر حفاظ وقراء، محترم اساتذہ کرام اور ماہرین تعلیم کا انتہائی شکر گزار ہے جنہوں نے اس نصاب پر نظر ثانی فرما کر اپنی تجاویز کے ذریعے اِسے بہتر سے بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نیز ہم ان اداروں اور ان کے متعلقین کے لئے بھی صمیمِ قلب سے دعا گو ہیں جنہوں نے پورے اخلاص کے ساتھ اس نصاب کو تدریس کے لئے منظور کرانے میں اپنا حصّہ شامل فرمایا۔ اللہ ﷻ ان سب حضرات کی خدمتِ قرآنی کی کاوشوں کو اعلیٰ درجہ میں قبول فرما کر فلاحِ دارین کا سبب بنائے۔ آمین

THE ILM FOUNDATION (TIF)
245-1/I, Block 6, P.E.C.H. Society, Karachi-75400 (Pakistan)
Phone: (92-21) 3430 4450–51, **Mobile:** 0335-3399929
Website: www.tif.edu.pk, **Email:** info@tif.edu.pk, tif1430@gmail.com
Facebook: TheILMFoundationTIF

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ضرور فیصلہ کن کلام ہے۔" (سورۃ الطارق ۸۶، آیت: ۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج و زوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ ﷻ اِس قرآنِ حکیم کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اِس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل و رسوا کرے گا۔"

حضرت سیدنا علی کرّم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ ﷻ اس کا غرور خاک میں ملا دے گا اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت و رہنمائی تلاش کرے گا اللہ ﷻ اسے گمراہ کر دے گا، یہ قرآن حکیم اللہ ﷻ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔"

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دار و مدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہو گا یا تمہارے خلاف۔"

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم ﷺ" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ الحمدللہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظّم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء و طالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاءاللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء و طالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء و طالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

”مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات“ کی نمایاں خصوصیات

1. قومی نصاب کونسل (NCC) اور اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا ” اصلاح وتصدیق شدہ نصاب“۔
2. ستر (70) سے زائد معتبر اور معروف تراجم وتفاسیر سے ماخوذ مکمل قرآنِ مجید کا ”متفقہ ترجمہ قرآنِ حکیم اور مختصر تشریحات پر مبنی نصاب“۔
3. مشکل اصطلاحات اور ایسے الفاظ جن سے کوئی منفی مفہوم نکل سکتا ہو ان سے اجتناب کر کے زبان وادب کا لحاظ رکھتے ہوئے ”بہترین الفاظ کے ساتھ عام فہم انداز“۔
4. تعلیمی اصول و قواعد کے مطابق تدریجاً ”آسانی سے قدرے مشکل کی طرف جانے والا اندازِ بیان وترتیب“۔
5. طلبہ کی ذہنی اور علمی سطح اور تربیتی نکتہ نظر سے نصاب سے متعلقہ ”مختصر، جامع اور مصدقہ مواد کے ساتھ، اداب اور اخلاق و کردار میں بہتری کا اسلوب“۔
6. طلبہ کی دلچسپی اور نفسیات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے معتبر مواد کے ساتھ ”قصص الانبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام اور دیگر اہم واقعات“۔
7. عربی متن کو ترجمہ سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ”دو رنگوں کا استعمال“۔
8. سورتوں کے مرکزی مضامین سے آگاہی کے لئے ”شانِ نزول اور تعارف“۔
9. نصاب میں موجود ”متن قرآنِ مجید کی رجسٹرڈ پروف ریڈرز اور محکمہ اوقاف سے تصدیق“۔
10. قرآنِ حکیم میں بیان کیے گئے واقعات کے محل ومقام سے واقفیت کے لئے ”رنگین نقشوں کا استعمال“۔
11. ہر سبق کے آخر میں سبق آموز اور علمی و عملی ہدایات پر مشتمل اہم نکات ”علم و عمل کی باتیں“۔
12. سنتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ“ سے طلبہ کے تعلق کی مضبوطی کے لیے ”احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی“۔
13. طلبہ کی فکری رہنمائی اور کردار سازی کے لئے ”سوچیئے “ اور ”کیا آپ جانتے ہیں؟“ کے عنوانات کے تحت معاون معلومات واعمال۔
14. مختلف سرگرمیوں اور سوالات کے ذریعے ”طلبہ اور اساتذہ میں سوالات وجوابات کا موقع“۔
15. ہر سبق سے متعلق طلبہ کے فہم اور قابلیت کا جائزہ لینے کے لئے ”جدید اسلوب وانداز سے مختلف انواع واقسام کی مشقیں“۔
16. ہر سبق کے متعلق طلبہ کی تفہیم اور تربیت کے لئے دلچسپ، تربیتی اور معاون عملی ” گھریلو سرگرمیاں “۔
17. طلبہ کے ساتھ والدین اور سرپرستوں کا بھی قرآن حکیم سے تعلق مضبوط کرنے کی منظم کوشش۔
18. دیدہ زیب اور جاذبِ نظر رنگوں سے ہم آہنگ عربی اور اردو کے ”بہترین فونٹس“ کا استعمال۔
19. خوبصورت ڈایزئن کے ساتھ ”بین الاقوامی معیار کے مطابق اعلیٰ کاغذ پر بہترین طباعت اور جلد بندی“۔
20. معروف تفاسیر کی روشنی میں آیات کی تشریح اور وضاحت کے لئے ہر درسی کتاب کے ساتھ جامع انداز میں تیار کردہ ”رہنمائے اساتذہ“۔
21. تدریسی عمل بہتر بنانے کے لئے ”عمومی تدریسی ہدایات، اسباق کی منصوبہ بندی، عمومی پوچھے جانے والے سوالات، ماڈل پیپرز، کوئز اور مقابلہ جات کے لئے معاون مواد“۔
22. اساتذہ کی ”تربیت وجائزہ (Training & Evaluation) کا موثر نظام“۔
23. تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ڈیمو کلاس ”Demo Class“۔
24. اساتذہ کی ترغیب وتشویق اور معلم انسانیت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے طریقہ تدریس سے آگاہی کے لئے ”ویڈیو لیکچرز کی سیریز“۔
25. آن لائن کورس اور استفادہ کے لیے ”لرننگ مینجمنٹ سسٹم (LMS) “ اور یوٹیوب (YouTube) پر ”اسباق کی ویڈیوز“

مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کے خاص امتیازات:

26. تمام وفاقی تعلیمی اداروں میں تدریس کے لئے ”قومی نصاب کونسل (NCC) کی طرف سے منظوری کا نوٹیفیکیشن اور این او سی کا اجراء“ اور تدریسی عمل جاری۔
27. نصاب پر تمام مکاتبِ فکر کے معروف اور جیّد ”علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کے کلماتِ تحسین اسلامی نظریاتی کونسل کی نظر ثانی وستائش“۔
28. صوبہ خیبر پختونخوا میں ”ڈی سی ٹی ای اور متحدہ علماء بورڈ خیبر پختونخوا سے منظوری“ تمام پرائیویٹ اور سرکاری اسکولوں میں بطور لازمی نصاب نافذ۔
29. پاکستان کے ممتاز اور معروف ہزاروں پرائیویٹ اور سرکاری اسکولوں میں ” بطورِ نصاب رائج “ اور لاکھوں طلبہ کا گزشتہ کئی سالوں سے استفادہ۔
30. پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (پی سی ٹی بی) کی طرف سے تدریس قرآن کے لئے اس نصاب کے ترجمہ ”متفقہ ترجمہ قرآنِ حکیم “ کا انتخاب۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

THE ILM FOUNDATION
EXCELLENCE THROUGH EDUCATION

قومی نصاب کونسل وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

تاریخ:۲۸ جنوری ۲۰۲۰ء   السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ   حوالہ نمبر: No.F.1-1/2017-(NCC)

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اللہ رب العالمین کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر اپنے پیارے نبی اور رسول حضرت سید نا محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا اُمتی ہونے کا اعزاز بخشا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذریعے اپنی آخری الہامی کتاب قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے نوازا، جو ہماری ہدایت ورہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ بات بارگاہِ الٰہی میں مسلسل شکر بجالانے کے قابل ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل سے ہمیں خدمتِ قرآن میں زندگی کے کچھ اوقات صَرف کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سب کو تادمِ آخر اس عظیم خدمت وسعادت سے وابستہ رکھے۔ آمین

خدمتِ قرآنی کے حوالہ سے ادارہ "دی علم فاؤنڈیشن" کراچی نے ملک بھر کے تعلیمی اداروں کے لئے قرآنِ حکیم کے ترجمہ وتشریحات پر مشتمل آسان اور عام فہم نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" مرتب کیا جو سات حصوں پر مشتمل ہے۔ نصاب کی درسی کتب کے ہر حصہ کے لئے رہنمائے اساتذہ بھی مرتب کیا جارہا ہے۔ طلبہ وطالبات تک قرآن حکیم کی تعلیمات پہنچانے کے لئے یہ بہت قابل قدر کاوش ہے جو قرآن فہمی میں معاون ثابت ہوگی اور ان کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہوسکے گا۔ ان شاء اللہ

۲۰۱۷ء میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی طرف سے اس نصاب کو وفاقی اور صوبائی اسکولوں میں تدریس کے لئے منظور کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس حوالہ سے جہاں مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کرام، ماہرین تعلیم اور دانشوروں کی طرف سے تحسین وتائید حاصل ہوئی وہیں چند ممتاز ومعروف علماء کرام اور اصحابِ علم وفضل کی جانب سے ملک کے عظیم تر مفاد، امتِ مسلمہ میں باہمی وحدت اور اخوّت ومحبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے وزارتِ تعلیم کو انتہائی اہم تجاویز پیش کی گئیں۔ اس تناظر میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی کاوشوں سے پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے دینی مدارس وجامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل "اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان" کے معروف علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تمام معزز اراکین کمیٹی نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے قیمتی وقت نکال کر اس پورے نصاب پر بہت گہرائی، باریک بینی اور جانفشانی سے نظر ثانی فرمائی اور اصلاح طلب پہلوؤں کی نشاندہی کرکے رہنمائی فرمائی۔ گزشتہ تقریباً ڈھائی سالوں میں مجوزہ نصاب پر حتمی غور وخوض کے لئے وفاقی وزارتِ تعلیم کے نصابی ونگ "قومی نصاب کونسل (NCC)" وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت، سیکریٹریٹ اسلام آباد میں کمیٹی کے کئی اجلاس منعقد ہوئے جن میں اس نصاب سے متعلق قابلِ تحقیق واصلاح طلب نکات وقتاً فوقتاً زیرِ غور وبحث لائے گئے۔ الحمدللہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی اس کمیٹی کے تمام معزز علماء کرام نے نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کی درسی کتب کے تمام حصّوں "اوّل تا ہفتم" پر باہمی غور وفکر اور گفت وشنید کے بعد مکمل اتفاق رائے قائم کیا۔ متفقہ طور پر منظور شدہ تمام نکات "دی علم فاؤنڈیشن" کے صاحبان نے انتہائی محنت، دیانت داری اور پوری ذمہ داری کے ساتھ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب میں شامل کیے۔ بعد ازاں مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تمام اصلاح شدہ حصّوں کی مذکورہ کمیٹی کے تمام معزز اراکین کی خدمت میں بھیج کر توثیق وتصدیق بھی کرائی گئی۔ اس عظیم کام میں مصروف تمام معزز علماء کرام، وفاقی وزارتِ تعلیم اور دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ متعلقین کی پُرخلوص کاوشیں، محنتیں اور معاونتیں انتہائی قابل قدر ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ خدمتِ قرآن کے حوالہ سے تمام حضرات کی جملہ کاوشیں قبول فرماکر ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اور اس عظیم کام میں مصروف تمام احباب کو اپنی اعلیٰ شان کے مطابق بہترین اَجر اور فلاحِ دارین عطا فرمائے۔ آمین

(جاری ہے)-----

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اس نصاب پر نظر ثانی، غور وخوض اور گفت وشنید کے دوران علماء کرام نے جن نکات اور پہلوؤں کو بحیثیتِ مجموعی مد نظر رکھا ان میں سے چند نمایاں یہ ہیں:

۱۔ مسلماتِ دین کا لحاظ رکھنا، شعائر اسلام اور عقائد اسلام کے حوالہ سے کوئی خلاف واقعہ بات نصاب میں شامل نہ ہونا۔

۲۔ متفقہ امور کا بیان ملحوظ خاطر رکھنا اور کسی بھی مکتبہ فکر کی دل آزاری والے پہلوؤں سے مکمل اجتناب کرنا۔

۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت وخشیت اور اطاعت وفرماں برداری کی طرف راغب کرنا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، بالخصوص نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت، ادب واحترام، اطاعت اور اتباع کے جذبہ کو اُجاگر کرنا اوران کی شان وصفات کا جامع تذکرہ کرنا، نیز اہل بیتِ اطہار وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے ادب واحترام اور اُن کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کو پیش نظر رکھنا۔

۴۔ تمام مکاتبِ فکر کی متفقہ رائے حاصل کرنے کے لئے وسعت نظری اور وسعتِ قلبی کا اہتمام کیا جانا۔

۵۔ ریاست کی سطح پر بالخصوص اور امت مسلمہ کی سطح پر بالعموم وحدت ویگانگت اور باہمی ایثار واُخوّت کی فضا پیدا کرنے کے لئے نصاب کی جامعیت اور قابل قبول ہونے کا خاص خیال رکھنا اور اس بات کا خیال رکھنا کہ تمام مکاتبِ فکر کے طلبہ وطالبات اس سے یکساں مستفید ہوں۔

۶۔ ترجمہ قرآنِ حکیم میں الفاظِ قرآنی، عربی زبان وادب اور لغت کی حتی الوسع رعایت رکھنا۔

۷۔ احادیث اور تاریخی واقعات کے بیان میں حتی الامکان معتبر مواد استعمال کرنا۔

۸۔ زبان وادب کی شائستگی کا خیال رکھتے ہوئے محتاط الفاظ اور تراکیب کا استعمال کرنا۔

۹۔ معروف ومستند تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ اور تشریحات کا جائزہ لینا۔

۱۰۔ تمام مکاتبِ فکر کی مفید آراء وتجاویز شامل کرکے بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ دینا اور امتِ مسلمہ کی وحدت کا تصور اُجاگر کرنا۔

وفاقی وزارتِ تعلیم اس نصاب پر اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نمائندہ تمام معزز علماء کرام کے اتفاق رائے کی روشنی میں دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے مرتب کردہ نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کو ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں تدریس کے لئے منظور کرتی ہے اور اس بات کی بھرپور سفارش کرتی ہے کہ اسے ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے نصاب میں شامل کیا جائے۔ مزید یہ کہ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان تمام معزز اراکین کو اس بات کی یقین دہانی کراتی ہے کہ:

۱۔ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز اراکین کی طرف سے مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تصدیق شدہ حصّوں میں آئندہ کسی بھی قسم کا اضافہ، ترمیم یا ترتیب میں کوئی تبدیلی اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مجوزہ علماء کرام سے مشاورت کے ذریعہ ہی عمل میں لائی جائے گی۔

۲۔ مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات کے نصاب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ اصلاح شدہ ایڈیشن کے مطابق کیا جائے گا۔

(جاری ہے)۔۔۔۔۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے جملہ اراکین بھی درج بالا تفصیلات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے دی علم فاؤنڈیشن کے تیار کردہ نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی مکمل تائید، توثیق اور تصدیق کرتے ہوئے تمام اسکولوں میں ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے تدریس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز نمائندگان:

۱۔ علامہ سید ارشد سعید کاظمی ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

(سینئر نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان)

۲۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

(نمائندہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی)

۳۔ مولانا نجیب اللہ طارق ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

(نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۴۔ علامہ شیخ محمد شفا نجفی ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

(نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد)

۵۔ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

(ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان)

۶۔ مولانا غلام محمد سیالوی ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

MULANA GHULAM MUHAMMAD SIALVI
Chairman Punjab Quran Board
Govt of the Punjab

(چیئرمین قرآن بورڈ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف قرآن اینڈ سیرت اسٹڈیز۔ لاہور)

نمائندۂ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان:

ڈاکٹر داؤد شاہ ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

DR. DAWOOD SHAH
Director General
Academy of Education Planning and Management
Ministry of Federal Education and Professional Training
Islamabad

(ڈائریکٹر جنرل۔ اکیڈمی آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ وفاقی وزارتِ تعلیم اسلام آباد)

نمائندۂ دی علم فاؤنڈیشن کراچی:

شجاع الدین شیخ ـــــــ دستخط ـــــــ مہر ـــــــ

Shujauddin Shaikh
Programs Director
The ILM Foundation
28/01/2020

(پروگرامز ڈائریکٹر۔ دی علم فاؤنڈیشن کراچی پاکستان)

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب، طلبہ کے لئے اہم ہدایات	۱۲
۲	سبق:۱ صاحبِ قرآن ـــــــــــ ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم	۱۳
۳	سبق:۲ سُوۡرَۃُ الضُّحٰی (سورت نمبر:۹۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)	۲۰
۴	سبق:۳ سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِرَاح (سورت نمبر:۹۴، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)	۲۵
۵	سبق:۴ سُوۡرَۃُ التِّیۡن (سورت نمبر:۹۵، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)	۲۹
۶	سبق:۵ پہلی وحی کا قصّہ	۳۳
۷	سبق:۶ سُوۡرَۃُ الۡعَلَق (سورت نمبر:۹۶، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۹)	۳۴
۸	سبق:۷ سُوۡرَۃُ الۡقَدۡر (سورت نمبر:۹۷، کل رکوع:۱، کل آیات:۵)	۳۸
۹	سبق:۸ سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃ (سورت نمبر:۹۸، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)	۴۲
۱۰	سبق:۹ سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَال (سورت نمبر:۹۹، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)	۴۶
۱۱	سبق:۱۰ سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰت (سورت نمبر:۱۰۰، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)	۵۰
۱۲	سبق:۱۱ سُوۡرَۃُ الۡقَارِعَۃ (سورت نمبر:۱۰۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)	۵۴
۱۳	سبق:۱۲ سُوۡرَۃُ التَّکَاثُر (سورت نمبر:۱۰۲، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)	۵۸
۱۴	سبق:۱۳ سُوۡرَۃُ الۡعَصۡر (سورت نمبر:۱۰۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۳)	۶۲
۱۵	سبق:۱۴ سُوۡرَۃُ الۡهُمَزَۃ (سورت نمبر:۱۰۴، کل رکوع:۱، کل آیات:۹)	۶۶
۱۶	سبق:۱۵ قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	۷۰
۱۷	سبق:۱۶ قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ اوّل)	۸۶
۱۸	سبق:۱۷ قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ دوم)	۹۴
۱۹	سبق:۱۸ قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)	۱۱۴

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۲۰	سبق:۱۹ سُوْرَةُ النَّبَا (سورت نمبر:۷۸، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۰)	۱۲۹
۲۱	سبق:۲۰ سُوْرَةُ النّٰزِعٰت (سورت نمبر:۷۹، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۶)	۱۳۴
۲۲	سبق:۲۱ سُوْرَةُ عَبَس (سورت نمبر:۸۰، کل رکوع:۱، کل آیات:۴۲)	۱۳۹
۲۳	سبق:۲۲ سُوْرَةُ التَّكْوِير (سورت نمبر:۸۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۹)	۱۴۴
۲۴	سبق:۲۳ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار (سورت نمبر:۸۲، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۹)	۱۴۹
۲۵	سبق:۲۴ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن (سورت نمبر:۸۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۳۶)	۱۵۳
۲۶	سبق:۲۵ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق (سورت نمبر:۸۴، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۵)	۱۵۸
۲۷	سبق:۲۶ ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ	۱۶۳
۲۸	سبق:۲۷ سُوْرَةُ الْبُرُوْج (سورت نمبر:۸۵، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۲)	۱۶۵
۲۹	سبق:۲۸ سُوْرَةُ الطَّارِق (سورت نمبر:۸۶، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۷)	۱۷۰
۳۰	سبق:۲۹ سُوْرَةُ الْاَعْلٰی (سورت نمبر:۸۷، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۹)	۱۷۴
۳۱	سبق:۳۰ سُوْرَةُ الْغَاشِيَة (سورت نمبر:۸۸، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۶)	۱۷۹
۳۲	سبق:۳۱ سُوْرَةُ الْفَجْر (سورت نمبر:۸۹، کل رکوع:۱، کل آیات:۳۰)	۱۸۳
۳۳	سبق:۳۲ سُوْرَةُ الْبَلَد (سورت نمبر:۹۰، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۰)	۱۸۸
۳۴	سبق:۳۳ سُوْرَةُ الشَّمْس (سورت نمبر:۹۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۵)	۱۹۲
۳۵	سبق:۳۴ سُوْرَةُ الَّيْل (سورت نمبر:۹۲، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۱)	۱۹۶
۳۶	مشکل الفاظ کے معنی	۲۰۰
۳۷	”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل	۲۱۲

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

> **نوٹ:** تلاوتِ قرآن، فہم قرآن اور تجوید کی اہمیت مع قرآنِ حکیم کی بنیادی معلومات مطالعہ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تَعَوُّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔

۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔

۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔

۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔

۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی محبت واطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول خاتم النبیین ﷺ کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہار خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری اُمت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء وطالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا چاہیئے جنہوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کرسکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔

۵۔ قرآن حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ خاتم النبیین ﷺ کے اُسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱

صاحبِ قرآن۔۔۔ ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

عظمتِ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم بزبانِ قرآنِ حکیم

۱ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور فرشتوں کا درود بھیجنا اور مومنین کو درود و سلام بھیجنے کا حکم

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔ (سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت:۵۶)

۲ خاتم الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رسالت عامہ

آپ فرما دیجئے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (سورۃ الاعراف ۷، آیت:۱۵۸)

۳ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور نورِ الٰہی

یقیناً اللہ کی طرف سے تمہارے پاس آیا نور اور روشن کتاب۔ (سورۃ المآئدہ ۵، آیت:۱۵)

۴ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ۔۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ ۔۔۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اس نعمت پر احسان جتلانا۔

یقیناً اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا جب اُس نے اُنھی میں سے ایک رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) بھیجا۔ (سورۃ آل عمران ۳، آیت:۱۶۴)

۵ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے مزکی اور معلم کتاب و حکمت بن کر آنا

وہ (رسول) اُن پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُنھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ (سورۃ آل عمران ۳، آیت:۱۶۴)

۶ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے لئے مقامِ محمود (شفاعتِ کبریٰ) کا اعزاز

اُمید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷، آیت:۷۹)

۷ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی چاہت و رضا پر قبلہ کی تبدیلی

یقیناً ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کو اُس قبلہ کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں تو اپنے چہرے کو مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے اور (مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو تو اپنے چہروں کو اُس (مسجدِ حرام) کی طرف پھیر لو۔ (سورۃ البقرہ ۲، آیت:۱۴۴)

۸ رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے وجود مبارک کی برکت سے امت کا عذاب سے محفوظ ہونا

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اُنھیں عذاب دے جب کہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) ان کے درمیان موجود ہیں۔ (سورۃ الانفال ۸، آیت:۳۳)

۹ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا غنی کرنا

اور انہوں نے (صرف اس بات کا) بدلہ دیا کہ اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے اپنے فضل سے اُن مسلمانوں کو غنی فرما دیا۔

(سورۃ التوبہ ۹، آیت:۷۴)

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۱۰ طلبِ مغفرت کے لئے رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضری کا حکم

اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے (تو اگر) آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے پاس آتے پھر اللہ سے بخشش مانگتے اور اُن کے لئے رسول (خاتم النبیین ﷺ) بھی بخشش مانگتے تو ضرور وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا پاتے۔ (سورۃ النسآء ۴، آیت: ۶۴)

۱۱ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حبیبِ مکرم خاتم النبیین ﷺ کا تمام امتوں پر گواہ ہونا

تو (اس دن) کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے نبی خاتم النبیین ﷺ!) ہم آپ کو اِن سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ (سورۃ النسآء ۴، آیت: ۴۱)

۱۲ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خاص مدد

اگر تم نے ان (رسول خاتم النبیین ﷺ) کی مدد نہیں کی تو (کیا ہوا) یقیناً اللہ تو اُن کی مدد کر چکا ہے اُس وقت جب اُنہیں کافروں نے (مکہ سے) نکال دیا تھا۔ (سورۃ التوبہ ۹، آیت: ۴۰)

۱۳ حضورِ اکرم خاتم النبیین ﷺ کی دُعا۔۔۔ دلوں کا چین اور قرار

آپ (خاتم النبیین ﷺ) ان کے مال میں سے صدقہ لیجئے تاکہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) اِنہیں پاک کریں اور اس کے ذریعہ اِن کا تزکیہ کریں اور اِن کے حق میں دعا فرمائیں بے شک آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی دعا اِن کے لئے (باعثِ) تسکین ہے۔ (سورۃ التوبہ ۹، آیت: ۱۰۳)

۱۴ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی معیّت

جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (سورۃ التوبہ ۹، آیت: ۴۰)

۱۵ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا مومنین سے قرب

نبی (کریم خاتم النبیین ﷺ) اہلِ ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ (سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت: ۶)

۱۶ حضور خاتم النبیین ﷺ سے بیعت کرنا۔۔۔ درحقیقت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے بیعت کرنا

(اے نبی خاتم النبیین ﷺ!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (سورۃ الفتح ۴۸، آیت: ۱۰)

۱۷ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے عمل کو اپنا فعل قرار دینا

اور آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے نہیں پھینکی وہ (مشت بھر خاک) جب آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے پھینکی بلکہ (وہ) اللہ نے پھینکی تھی۔

(سورۃ الانفال ۸، آیت: ۱۷)

۱۸ سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا خیرِ کثیر عطا فرمانا

(اے نبی خاتم النبیین ﷺ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ (سورۃ الکوثر ۱۰۸، آیت: ۱)

۱۹ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت۔۔۔ عین اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی اطاعت

جس نے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کی تو یقیناً اُسی نے اللہ کی اطاعت کی۔ (سورۃ النسآء ۴، آیت: ۸۰)

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

٢٠ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فیصلہ۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فیصلہ۔۔۔ اس پر غیر مشروط عمل کرنا ضروری

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لئے اپنے (اِس) معاملہ میں کوئی اختیار رہے۔ (سورۃ الاحزاب ٣٣، آیت: ٣٦)

٢١ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اپنے حبیب خاتم النبیین ﷺ کو رات کے قلیل حصّہ میں بابرکت مقامات کی سیر کرانا

پاک ہے وہ جو ایک رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (خاص) بندہ کو مسجد الحرام سے اس مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش میں ہم نے برکتیں رکھیں تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بے شک وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔
(سورۃ بنی اسرائیل ١٧، آیت: ١)

٢٢ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اپنے ذمۂ کرم میں لینا

اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا۔ (سورۃ المآئدہ ٥، آیت: ٦٧)

آپ خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات و معجزات

١ آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ مبارک خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔

٢ آپ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں سے لگایا (چوما) تو انہوں نے مبارک ہاتھوں کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

٣ آپ خاتم النبیین ﷺ جس جگہ بیٹھتے بعض اوقات درخت کا سایہ اس طرف جھک جاتا تھا۔

٤ آپ خاتم النبیین ﷺ کو پتھر اور درخت سلام کیا کرتے تھے۔

٥ آپ خاتم النبیین ﷺ کا لعابِ دہن مبارک کڑوے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا۔

٦ آپ خاتم النبیین ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کو تمام موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک وقت دور و نزدیک سے برابر سنا۔

٧ آپ خاتم النبیین ﷺ جب سویا کرتے تھے تب بھی آپ کا دل بیدار رہتا تھا۔

٨ آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور دیگر فرشتوں نے مل کر بدر و اُحد میں مشرکین سے جنگ کی۔

٩ آپ خاتم النبیین ﷺ کی دعا کی وجہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور اس کے خوشبودار پودوں سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

١٠ آپ خاتم النبیین ﷺ کی دعا سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹایا۔

١١ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مشرکین کے معجزہ طلب کرنے پر انہیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھادیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے فرامین اور عملی زندگی

۱ بہترین مسلمان

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۲ قیامت میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا قرب

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ قرب مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والوں کو حاصل ہوگا۔

۳ بھلائی

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جو بھلائی کی تلقین کرے اسے بھلائی کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔

۴ علم

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے نکلتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔

۵ دعا

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

۶ حیا

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا ہر دین کے اخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

۷ اخلاق

۱۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کردوں۔

۲۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو تم میں اچھے اخلاق والے ہوں۔

۸ فضیلت کا معیار تقویٰ۔۔۔نہ کہ رنگ و نسل

۱۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم کسی سرخ یا کالے سے بہتر نہیں ہو مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ میں بڑھ جاؤ۔

۲۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔اے لوگو! غور سے سنو، بے شک تمہارا رب ایک ہے، اور بے شک تمہارے باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر (کوئی فضیلت ہے) اور نہ کسی کالے کو گورے پر، فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر ہے۔ کیا میں نے بات پہنچا دی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم! آپ نے تبلیغ کا حق ادا فرما دیا۔

۹ شفاعت

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری اُمّت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔

۱۰ صدقہ کرنے سے مال اور معاف کرنے سے مرتبہ کم نہیں ہوتا

۱۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے! تو (میری رضا کی خاطر اپنی کمائی سے) خرچ کر، میں تجھے عطا فرماؤں گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا! صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی اور قصور معاف کردینے سے اللہ ﷻ بندے کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو بندہ اللہ ﷻ کی رضا کے لئے عاجزی وانکساری اختیار کرے اللہ ﷻ اس کو بلندو بالا کردیتا ہے۔

۱۱ ضرورت مندوں کو کھلانے، پلانے اور پہنانے کی بہترین جزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی مسلمان نے دوسرے مسلمان کو کپڑے پہنائے جس کے پاس پہننے کو کچھ نہ تھا اللہ ﷻ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے دوسرے مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا اللہ ﷻ اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا، اور جس مسلمان نے پیاس کی حالت میں دوسرے مسلمان کو پانی پلایا تو اللہ ﷻ اس کو جنت کی سربمہر شراب طہور پلائے گا۔

۱۲ فوت شدہ افراد کی طرف سے صدقہ

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ (فوت ہونے سے پہلے) کچھ بول سکتیں تو وہ ضرور صدقہ کرتیں، پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا ثواب ان کو پہنچ جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں (پہنچ جائے گا)۔

۱۳ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ ہوتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی تم خرچ کرو وہ تمہارے لئے صدقہ ہے یہاں تک کہ (ایک) لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۴ بیوی کے حقوق

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، بیوی کا خاوند پر حق کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب خود کھائے تو اسے (بھی) کھلائے اور جب خود پہنے تو اسے (بھی) پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مارے، نہ اسے برا بھلا کہے، اور گھر کے علاوہ تنہا کہیں نہ چھوڑے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک معزز و مکرم ہونے کا معیار تقویٰ ہے۔ لہٰذا ہمیں پاکیزگی اور تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔

۲- ہمیں اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے کسی کو کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے تاکہ ہم بہترین مسلمان بن سکیں۔

۳- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیں کثرت سے درود پڑھنا چاہیے تاکہ قیامت کے دن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہو سکے۔

۴- ہمیں خود بھی بھلائی کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھلائی کی تلقین کرنی چاہیے۔

۵- ہمیں زندگی کا ہر لمحہ حصولِ علم میں بسر کرنا چاہیے تاکہ جنت کی راہ آسان ہو۔

۶- ہمیں شرم و حیاء اور زندگی کے ہر شعبے میں حسنِ اخلاق کو اپنانا چاہیے۔

۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے بہترین جزا حاصل کرنے کے لئے ہمیں ضرورت مندوں اور غریبوں کو کھلانا، پلانا اور لباس مہیا کرنا چاہیے۔

۸- معاف کر دینے سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور عاجزی و انکساری اختیار کرنے سے انسان کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

۹- اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

۱۰- اپنی بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا اور اس کی مناسب انداز پر دیکھ بھال کرنا مرد پر لازم ہے۔

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ آلِ عمران کی آیت: ۱۶۴ میں نعمتِ عظمیٰ کا ذکر کیسے کیا گیا ہے؟

____

____

۲- کس مبارک ہستی کی رضا و خواہش پر قبلہ تبدیل کیا گیا؟

____

____

۳- سورۃ الاحزاب کی آیت: ۵۶ میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

____

____

۴- سورۃ توبہ آیت: ۷۴ کی روشنی میں واضح کریں کہ منافقین کو کون سی بات بُری لگی؟

____

____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵- آپ خاتم النبیین ﷺ کی دعا کا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے باغ پر کیا اثر ہوا؟

____

____

۶- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو کیسا پایا؟

____

____

سوال ۲ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ______ کر بیٹھے تھے تو آ گئے ہوتے آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس پھر اللہ سے ______ طلب کرتے اور رسول (بھی) ان کے لئے ______ طلب کرتے تو وہ ضرور پاتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بہت ______ قبول کرنے والا، بے حد ______ فرمانے والا۔

(۲) (اے محبوب خاتم النبیین ﷺ!) آپ ان کے ______ میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ جس کے ذریعے آپ انہیں (گناہوں سے) ______ فرما دیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) ______ بخش دیں اور ان کے حق میں ______ فرمائیں، بے شک آپ کی ______ ان کے لئے (باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

(۳) آپ خاتم النبیین ﷺ کے خطبہ ______ کو تمام موجود ______ نے بیک وقت ______ اور ______ سے برابر سنا۔

(۴) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جو شخص حصولِ ______ کے لئے نکلتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لئے ______ کی راہ آسان کر دیتا ہے۔

(۵) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے ______ پر ______ کی نیت سے ______ کرے تو وہ اس کے حق میں ______ ہوتا ہے۔

(۶) جس مسلمان نے دوسرے مسلمان کو ______ کی حالت میں ______ کھلایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو ______ کے ______ کھلائے گا۔

گھریلو سرگرمی

- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذاتِ بابرکات کی چند خصوصیات و معجزات اپنے گھر والوں کو سنائیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

(سورت نمبر: ۹۳، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۱۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے چاشت کی نماز میں سُوْرَۃُ الشَّمْس اور سُوْرَۃُ الضُّحٰی تلاوت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس سورت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عظیم شخصیت کے اہم ترین اوصاف، آپ خاتم النبیین ﷺ پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے انعامات اور احسانات کا بیان ہے۔ ابتدا میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی قرآنِ حکیم سے محبت کا ذکر ہے۔ جب کچھ عرصہ کے لئے آپ خاتم النبیین ﷺ پر وحی کے نازل ہونے کا سلسلہ رُک گیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ انتہائی غمگین ہوگئے۔ کفّار نے بھی وحی کے نہ آنے پر آپ خاتم النبیین ﷺ کو طعنے دیئے۔ اس پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو تسلّی دی کہ نہ ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اکیلا چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ خاتم النبیین ﷺ سے ناراض ہوا ہے۔ مشکلات کا دور مختصر ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے لئے ہر آنے والا وقت پہلے سے بہتر ہو گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ خاتم النبیین ﷺ کو ایسی نعمتوں سے نوازے گا جس سے آپ خاتم النبیین ﷺ راضی ہو جائیں گے یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بکثرت عنایات مثلاً ختم نبوت، تکمیل دین، غلبہ دین، معجزات، بہترین اُمّت، شفاعت کُبریٰ، اُمّت کی مغفرت، حوضِ کوثر اور مقام محمود جیسی بہت سی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ یتیمی کی حالت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کا اہتمام آپ خاتم النبیین ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب اور چچا جناب ابو طالب کے ذریعے فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور اپنی معرفت کاملہ عطا فرمائی۔ ابتداءً اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سارا مال اور پھر مالِ غنیمت و مالِ فئی یہاں تک کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما کر آپ خاتم النبیین ﷺ کو غنی بنا دیا۔ سورت کے آخر میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے اُمّت کو تلقین کی گئی ہے کہ نہ یتیموں کے ساتھ سختی کی جائے اور نہ ہی مانگنے والوں کو جھڑکا جائے۔ نیز لوگوں کے سامنے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا جائے کیونکہ یہ عمل نعمتوں پر شکر کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

قسم ہے چڑھتے دن کی روشنی کی۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ (ﷺ) کے رب نے نہ تو آپ (ﷺ) کو چھوڑا ہے

وَمَا قَلٰى ۝٣ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤

اور نہ وہ (آپ خاتم النبیین ﷺ سے) ناراض ہوا۔ اور یقیناً ہر آنے والا (وقت) بہتر ہے آپ (ﷺ) کے لئے پہلے (گزرے وقت) سے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥

اور عنقریب آپ (ﷺ) کا رب آپ (ﷺ) کو (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ (ﷺ) راضی ہو جائیں گے۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا

کیا اس (اللہ) نے آپ (ﷺ) کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے (آپ ﷺ کو) ٹھکانا عطا فرمایا۔ اور اس نے آپ (ﷺ) کو (حق کی) تلاش میں پایا

فَهَدٰى ۝٧ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩

تو راہ دکھائی۔ اور آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو تنگ دست پایا تو اس نے غنی فرما دیا۔ تو آپ (ﷺ) یتیم پر سختی نہ فرمائیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ع ۱/۱۱

وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ع ﴿۱۱﴾

اور مانگنے والے کو نہ جھڑکیں۔ اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب بیان فرمائیں۔

اہم نکات

COPYRIGHTS © RESERVED WITH
THE ILM FOUNDATION.
SALE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

١- جیسے دن کے بعد رات کے وقفہ میں حکمت ہے اسی طرح وحی میں وقفہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت کے مطابق تھا۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:١تا٣)

٢- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کبھی بھی اپنے انبیاء کرام علیہم السلام سے ناراض ہو کر انہیں تنہا نہیں چھوڑتا۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:٣)

٣- انبیاء کرام علیہم السلام کو ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمایت و مدد حاصل رہتی ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:٣)

٤- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو کمال فضل عطا فرماتے ہوئے آپ خاتم النبیین ﷺ کے لئے آنے والی ہر گھڑی کو پچھلی گھڑی سے بہت بہتر قرار دیا ہے۔اس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے لئے دنیاوی اور اُخروی دونوں لحاظ سے قربِ الٰہی کے درجات میں ترقی اور بے شمار فضائل شامل ہیں جو صرف آپ خاتم النبیین ﷺ ہی کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عطا فرمائے گئے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:٤)

٥- اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن آپ خاتم النبیین ﷺ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس عطا سے راضی ہو جائیں گے۔(سورۃ الضحیٰ،آیت:٥)

٦- اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسان کی تمام مشکلات کو دور فرمانے والا اور اُس کی تمام ضروریات کو پورا فرمانے والا ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:٦ تا ٨)

٧- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہم سب پر بے شمار احسانات ہیں۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:٦ تا ٨)

٨- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہدایت اُن کو عطا فرماتا ہے جن کے دل میں ہدایت کی سچی طلب ہوتی ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیت:٧)

٩- معاشرے کے محروم طبقات کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پسند ہے۔(سورۃ الضحیٰ، آیات:٩ تا ١١)

١٠- ریاکاری سے بچتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا لوگوں کے سامنے ذکر کرنا بھی حکمِ الٰہی کی تعمیل اور اس کے شکر کا ایک طریقہ ہے۔ (سورۃ الضحیٰ، آیت:١١)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ١ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(١) مشرکین مکّہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو کیا طعنہ دے رہے تھے؟

(الف) شاعر ہونے کا   (ب) جادوگر ہونے کا   (ج) وحی کے رک جانے کا

(٢) سورت کے آغاز میں کن کی قسم ذکر کی گئی ہے؟

(الف) سورج اور چاند   (ب) دن اور رات   (ج) زمین اور آسمان

(٣) آپ خاتم النبیین ﷺ کی والدہ کے انتقال کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کس نے کی؟

(الف) حضرت عبد المطلب   (ب) ابو لہب   (ج) حضرت عبد اللہ

(٤) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو کس کے مال کے ذریعہ غنی کر دیا؟

(الف) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا   (ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا   (ج) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

(٥) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت کا لوگوں کے سامنے ذکر کرنا کس کا ذریعہ ہے؟

(الف) تکبر   (ب) شکر   (ج) دکھاوے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے جملوں کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

رب ناراض نہیں ہوا	
رب کی نعمتوں کا ذکر کیجیے	
اللہ ﷻ نے ٹھکانا عطا فرمایا	
یتیم پر سختی نہ کیجیے	
مانگنے والے کو نہ جھڑکیئے	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- یہ سورت کن حالات میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر نازل کی گئی؟

۲- اس سورت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر اللہ ﷻ کے کن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۳- یتیموں کے ساتھ ہمارا کیسا برتاؤ ہونا چاہیۓ؟

۴- مانگنے والوں کے ساتھ ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیۓ؟

۵- اللہ ﷻ کی نعمتوں پر ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیۓ؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک فہرست بنا کر بتائیے کہ روزانہ کن کن موقعوں پر ہمیں اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

____
____
____
____
____

- یتیموں اور غریبوں سے متعلق کوئی دو آیات تلاش کر کے ان کا ترجمہ لکھیں۔

____
____
____

- نیچے دیئے گئے چارٹ میں اپنے اوپر ہونے والے اللہ ﷻ کے چند احسانات کا ذکر کریں۔

اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

۱ _______________________
۲ _______________________
۳ _______________________
۴ _______________________
۵ _______________________
۶ _______________________
۷ _______________________
۸ _______________________

دستخط استاد مع تاریخ: _______________

دستخط والدین مع تاریخ: _______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۳

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح

(سورت نمبر:۹۴، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں سُوْرَةُ الضُّحٰی کے بعد نازل ہوئی۔اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی خطاب فرمایا ہے۔آپ خاتم النبیین ﷺ کی عزت و عظمت کا ذکر فرما کر آپ خاتم النبیین ﷺ کی دل جوئی اور تسلی فرمائی گئی ہے۔ سُوْرَةُ الضُّحٰی کی طرح اس سورت میں بھی آپ خاتم النبیین ﷺ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و احسان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابتدائی آیات میں آپ خاتم النبیین ﷺ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے عطا کی جانے والی تین بڑی نعمتوں کا بیان ہے۔ایک یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینہ مبارک کو علم و حکمت، ہدایت اور نبوت کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے کشادہ فرمایا۔دوسرا یہ کہ اپنی قوم کو جہالت، ظلم و زیادتی اور شرک کرتا دیکھ کر آپ خاتم النبیین ﷺ پر رنج و غم کا جو بوجھ پڑ رہا تھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بوجھ کو دور فرمایا۔تیسرا یہ کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے ذکرِ مبارک کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خوب بلند فرمایا۔یعنی اب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مبارک نام کے ساتھ اب تک آپ خاتم النبیین ﷺ کا مبارک نام بھی لیا جاتا رہے گا جیسے کہ کلمے، اذان اور نماز وغیرہ میں لیا جاتا ہے۔پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کو بتایا گیا کہ جن مشکل مراحل سے آپ خاتم النبیین ﷺ گزر رہے ہیں وہ چند روزہ ہیں اور ان مشکلات کے ساتھ آسانیاں ہیں۔اس سورت کے آخر میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو تلقین فرمائی گئی کہ جب آپ خاتم النبیین ﷺ اسلام کی دعوت کو پھیلانے کی جدوجہد سے فارغ ہو جایا کریں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے لئے مزید کوشش کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ۝۲

کیا ہم نے آپ (ﷺ) کی خاطر آپ (ﷺ) کا سینہ کشادہ نہیں فرما دیا؟ اور ہم نے آپ (ﷺ) سے آپ (ﷺ) کا (وہ) بوجھ اتار دیا۔

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ۝۴

جس نے آپ (ﷺ) کی کمر جھکا دی تھی۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کی خاطر آپ (ﷺ) کا ذکر بلند فرما دیا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ۝۶

تو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ۝۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ۝۸ ع ۱/۸

تو جب آپ (ﷺ) (تبلیغ کی ذمہ داری سے) فارغ ہو جایا کریں تو (عبادت میں) محنت فرمائیں۔ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMFOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

١- اللہ ﷻ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینہ مبارک کو علم و حکمت اور نورِ معرفت کے لئے کشادہ فرمایا۔ (سورۃ الانشراح، آیت:١)

٢- اللہ ﷻ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو نبوت و رسالت کے فرائض کی ادائیگی کے لئے بڑا وسیع حوصلہ عطا فرمایا۔ (سورۃ الانشراح، آیت:١)

٣- اللہ ﷻ نے (آپ خاتم النبیین ﷺ کی موجودگی میں) آپ خاتم النبیین ﷺ کی امت کو عام عذاب میں مبتلا نہ کرنے اور آئندہ قیامت میں آپ خاتم النبیین ﷺ سے قبول شفاعت کا وعدہ فرما کر آپ خاتم النبیین ﷺ کے بوجھ کو ہلکا فرما دیا۔ (سورۃ الانشراح، آیات:٢، ٣)

٤- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہمیشہ اپنی امت کے لئے فکر مند اور اس کی بھلائی کے بہت زیادہ چاہنے والے تھے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:٢، ٣)

٥- اللہ ﷻ کے نزدیک رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا خاص مقامِ محبوبیت ہے یہی وجہ ہے کہ کلمۂ شہادت، اذان، اقامت، خطبہ، تشہد اور درود وغیرہ میں اللہ ﷻ کے اسم مبارک کے ساتھ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا نام مبارک بھی لیا جاتا ہے۔ کوئی وقت ایسا نہیں جس میں کہیں نہ کہیں آپ خاتم النبیین ﷺ کا ذکرِ خیر نہ ہو رہا ہو۔ (سورۃ الانشراح، آیات:١ تا ٤)

٦- اللہ ﷻ نے حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دنیا اور آخرت میں نہایت بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ (سورۃ الانشراح، آیت:٤)

٧- ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی آتی ہے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:٥، ٦)

٨- تمام مشکلات مختصر وقت کے لئے ہوتی ہیں لہٰذا اُن سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:٥، ٦)

٩- اللہ ﷻ کی عبادت و ریاضت کے بعد ہمیں دعا کا بھی خصوصی اہتمام کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:٧، ٨)

١٠- اللہ ﷻ کے دین کی طرف دعوت دینے والوں کو فارغ اوقات میں خود بھی اللہ ﷻ کی یاد اور عبادت کے لئے خصوصی کوشش کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الانشراح، آیات:٧، ٨)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ١ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(١) اس سورت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر اللہ ﷻ کے کتنے انعامات کا ذکر ہے؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار

(٢) ہر مشکل کے ساتھ کیا ہے؟

(الف) عذاب (ب) آسانی (ج) اللہ ﷻ کی ناراضگی

(٣) اس سورت میں اللہ ﷻ نے کس سے خطاب فرمایا ہے؟

(الف) تمام انسانوں (ب) تمام مسلمانوں (ج) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۴) ایک نیک شخص لوگوں کے بارے میں کس وجہ سے زیادہ پریشان ہوتا ہے؟

(الف) بیماری (ب) بھوک (ج) گناہ

(۵) اس سورت میں اللہ ﷻ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کی کس چیز کا ذکر فرمایا؟

(الف) اُمّت (ب) خوب صورتی (ج) دل جوئی

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ جملوں سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۱	آپ ﷺ کا ذکر بلند فرمایا
آیت نمبر ۲	آپ ﷺ کا بوجھ اتار دیا
آیت نمبر ۴	مشکل کے ساتھ آسانی ہے
آیت نمبر ۶	رب کی طرف رغبت کیجیے
آیت نمبر ۸	آپ ﷺ کا سینہ کشادہ فرمایا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- شرحِ صدر سے کیا مراد ہے؟

۲- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کے اوپر کون سا بوجھ تھا جو اللہ ﷻ نے اپنی رحمت سے اُتار دیا؟

۳- اللہ ﷻ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کا ذکر کیسے بلند فرمایا؟

۴- اس سورت کے آخر میں اللہ ﷻ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کو کیا خصوصی تلقین فرمائی؟

۵- اس سورت میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ پر اللہ ﷻ کے کون کون سے انعامات کا ذکر کیا گیا ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر ”وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور رنگ بھریں۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شان میں چند نعتیہ اشعار لکھیں۔

____
____
____
____
____
____

- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادات کی کوئی چار کیفیات بیان کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________
دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۴

سُوْرَةُ التِّيْنِ

(سورت نمبر: ۹۵، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ علانیہ تبلیغ فرما رہے تھے اور کفار آپ ﷺ کی دعوت کی مخالفت کر رہے تھے۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم فرمائی ہے جن سے عموماً مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے علاقے مراد لیے جاتے ہیں۔ مثلاً طورِ سینا سے مراد وہ پہاڑ ہے جہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور امن والے شہر سے مراد مکّہ مکرمہ ہے جہاں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی۔ اس کے بعد انسان کی دو مختلف کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی کیفیت یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے جس کی نمایاں اور اعلیٰ ترین مثال انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ دوسری کیفیت یہ کہ لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا ہو کر پستیوں میں گر پڑتے ہیں۔ البتہ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کرنے والے لوگ ہی نہ صرف یہ کہ اس پستی میں گرنے سے بچتے ہیں بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں بہترین اَجر و ثواب کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔ اس سورت کے آخر میں دو بڑی حقیقتوں کا بیان ہے یعنی آخرت پر سچے دل سے یقین رکھنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو حقیقی حاکم ماننا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طورِ سینا کی۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾

اور اس امن والے شہر (مکّہ) کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پھیر دیا۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۷﴾

تو ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ تو اس (حقیقت) کے بعد روزِ جزا کو جھٹلانے پر تمہیں کون سی چیز آمادہ کرتی ہے؟

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۠﴿۸﴾ ع ۱ / ۸

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟ (یقیناً وہی ہے)

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہم باتوں پر زور دینے کے لئے قرآن حکیم میں مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔(سورۃ التین، آیات:۱تا۳)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو امن والا شہر بنایا ہے چنانچہ اس شہر میں لڑائی جھگڑے اور تمام جانداروں کو تکلیف پہنچانے سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ التین، آیت:۳)

۳- مخلوق میں سے اعلیٰ ترین انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔(سورۃ التین، آیات:۱تا۴)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔(سورۃ التین، آیت:۴)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو جسم کے ساتھ روح بھی عطا فرمائی ہے اور اسے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔(سورۃ التین، آیت:۴)

۶- اگر خواہشاتِ نفس کو قابو میں نہ رکھا جائے تو وہ انسان کو انتہائی پستی میں لے جاتی ہیں۔(سورۃ التین، آیت:۵)

۷- جسم کی غذا کی طرح روح کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ہے ایمان اور نیک اعمال کا اہتمام کرنا۔(سورۃ التین، آیت:۶)

۸- روح کی ضرورتوں کو پورا کرکے یعنی ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے انسان بہترین مقام پا سکتا ہے۔(سورۃ التین، آیت:۶)

۹- آخرت کا انکار کرنے والے روح کی ضرورتوں کو پورا کرنے سے غافل رہتے ہیں۔(سورۃ التین، آیت:۷)

۱۰- قیامت واقع ہو کر رہے گی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس دن تمام معاملات کا فیصلہ فرمائے گا۔(سورۃ التین، آیات:۷،۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) انسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس میں تخلیق کیا؟

(الف) پستیوں کی پستی (ب) بہترین صورت (ج) مٹی

(۲) کوہِ طور کا تعلق کس نبی علیہ السلام سے ہے؟

(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکر کس قسم کے ذریعہ کیا گیا ہے؟

(الف) امن والے شہر (ب) زیتون (ج) کوہِ طور

(۴) اس سورت میں کس کو امن والا شہر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) طائف (ب) مدینہ منورہ (ج) مکّہ مکرمہ

(۵) ایمان اور نیک عمل کرنے والے کے لئے کیسا اجر ہے؟

(الف) عزت والا (ب) نہ ختم ہونے والا (ج) شاندار

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

طورِ سینا	
امن والا شہر مکہ	
اللہ سب سے بڑا حاکم ہے	
بہترین صورت	
انجیر اور زیتون	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟

۲- تمام مخلوقات میں انسان کا کیا خاص مقام ہے؟

۳- اس سورت میں انسان کی کن دو مختلف کیفیات کا ذکر ہے؟

۴- اس سورت کے آخر میں کن دو حقیقتوں کا بیان ہے؟

۵- بہترین صورت کی حقیقی مثال کون ہیں؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جن چیزوں کی قسمیں فرمائی ہیں ان کی تصویریں بنا کر وضاحت کریں۔
- ایک چارٹ پر نیکی کے دس کاموں اور گناہ کے دس کاموں کی فہرست بنائیں اور اپنے گھر والوں کو نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی ترغیب دیں۔
- قرآن حکیم سے بہترین اور بدترین انسانوں کی تین مثالیں دیں۔

بہترین انسان	بدترین انسان
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________
________	________

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۵ پہلی وحی کا قصہ

پہلی وحی کے نزول کی تفصیلات احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئی ہیں۔ ان تفصیلات کے مطابق جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عمر مبارک تقریباً چالیس (۴۰) سال کی ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ پر ظہورِ نبوت کا آغاز اس طرح ہوا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو سچے خواب آنے لگے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبحِ روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آ جاتا۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ تنہائی اختیار فرمانے لگے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنا کھانا اور پانی لے کر کئی کئی دن کے لئے غارِ حرا تشریف لے جاتے۔ ایک روز جب آپ خاتم النبیین ﷺ غارِ حرا میں تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی بار تشریف لائے اور اُنہوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے کہا کہ "پڑھیے" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر فرشتہ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو بہت زور سے دبایا اور اپنی پوری قوت صرف کر دی اور پھر چھوڑ دیا اور کہا "پڑھیے" آپ خاتم النبیین ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر فرشتہ نے دوسری مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بہت زور سے دبایا اور اپنی پوری قوت صرف کر دی اور پھر چھوڑ دیا اور کہا "پڑھیے" آپ خاتم النبیین ﷺ نے پھر فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر فرشتے نے تیسری مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بہت زور سے دبایا اور اپنی پوری قوت صرف کر دی اور پھر چھوڑ دیا اور کہا "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ۔۔۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) اپنے رب کے نام سے پڑھیے اس طرح یہ آیات نازل ہوئیں اور قرآن حکیم کے نزول کا آغاز ہوا۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ان نازل شدہ آیات کو لے کر گھر واپس تشریف لائے تو آپ خاتم النبیین ﷺ پر گھبراہٹ طاری تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو کمبل اڑھا دیا یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی گھبراہٹ دُور ہو گئی۔ اس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پورا واقعہ سنایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ اُم المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو تسلّی دی کہ ہر گز ایسا نہ ہو گا۔ اللہ کی قسم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ خاتم النبیین ﷺ کو کبھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ قرابت داروں کا حق ادا کرتے ہیں بے سہاروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔ پھر وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنے پھوپھی زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ وہ انجیل کے عالم تھے اور بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ انہوں نے کہا آپ خاتم النبیین ﷺ پر وہی فرشتہ وحی لے کر آیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آتا رہا ہے۔ ورقہ بن نوفل نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو رسالت عطا فرمائے جانے کی خوشخبری دی۔ انہوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یہ بھی بتایا کہ "جلد ہی آپ کی قوم آپ کو مکّہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (تعجب سے پوچھا) کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ بن نوفل نے کہا کہ بے شک نکال دے گی کیونکہ جب بھی کوئی شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے سچا پیغام اور دین حق لے کر آیا جیسے آپ لائے ہیں تو اس کی قوم نے اس کے ساتھ دشمنی کی اور تکلیف پہنچائی۔ اگر میں زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔" مگر ورقہ بن نوفل کا جلد ہی انتقال ہو گیا۔ سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات قرآنِ حکیم کی پہلی وحی تھی جو آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوئی۔ پھر مسلسل تئیس (۲۳) سالوں تک آپ خاتم النبیین ﷺ پر قرآنِ حکیم تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ٦

سُوْرَةُ الْعَلَق

(سورت نمبر:٩٦، کل رکوع:١، کل آیات:١٩)

تعارف اور شانِ نزول: اس سورت کی پہلی پانچ آیات نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر غارِ حرا میں قرآنِ حکیم کی پہلی وحی کی صورت میں نازل ہوئیں۔ سورت کا بقیہ حصہ چند سالوں کے بعد نازل ہوا۔ سورت کی ابتدائی پانچ آیات میں علم کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آخرت سے غافل انسان کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ پھر ابو جہل کے بارے میں ذکر ہے جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکتا تھا۔ سورت کے آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ابو جہل کو اس عمل پر بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ②
آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ③ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۭ ⑤
آپ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) پڑھیے اور آپ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ ⑥ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ ⑦
ہر گز (نافرمانی) نہیں (کرنی چاہیے مگر) بے شک انسان ضرور سرکشی کرنے لگتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۭ ⑧ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ ⑨
بے شک (اسے) آپ کے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ بھلا آپ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۭ ⑩ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ ⑪
ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھیے اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۭ ⑫ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۭ ⑬ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۭ ⑭
یا وہ پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو اچھا ہوتا)۔ بھلا دیکھیے تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے۔

كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ ڏ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ⑮
ہر گز (بے خوف) نہیں (ہونا چاہیے!) اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) پیشانی کے بالوں سے (پکڑ کر) گھسیٹیں گے۔

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ⑯ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ ⑰ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ ⑱
وہ پیشانی (جو) جھوٹی (اور) خطا کار ہے۔ تو وہ اپنی مجلس (والوں) کو بُلا لے۔ ہم بھی (عذاب کے) فرشتوں کو بلا لیں گے۔

السجدة

كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ⑲
(وہ عذاب سے بے خوف) ہر گز نہیں (ہو)! آپ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) اس کی بات نہ مانیں اور سجدہ کریں اور (اللہ کا) قرب حاصل کریں۔

ع ١ / ١٩

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں ہر نیک کام کا آغاز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام کے ساتھ یعنی "بِسۡمِ اللہ" پڑھ کر کرنا چاہیئے۔(سورۃ العلق، آیت:۱)

۲- انسان کی عظمت کی ایک وجہ اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے علم عطا کیا جانا ہے۔(سورۃ العلق، آیات:۱تا۵)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں پر بہت کرم فرمانے والا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۳)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قلم کو علم سیکھنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۴)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی نے انسان کو تمام علوم سکھائے ہیں۔(سورۃ العلق، آیت:۵)

۶- دنیا میں بُرے اعمال کی سزا نہ ملنے پر اکثر انسان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی کرتے ہیں۔(سورۃ العلق، آیات:۶،۷)

۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس انسان کو بُرے اعمال سے محفوظ رکھتا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۸)

۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے ہر اچھے اور بُرے عمل کو دیکھ رہا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۱۴)

۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے منکروں، رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو ترک کرنے والوں کو سخت سزا سے ڈرایا گیا ہے۔(سورۃ العلق، آیات:۱۵تا۱۸)

۱۰- سجدہ کی حالت میں بندہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔(سورۃ العلق، آیت:۱۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) انسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس چیز سے پیدا فرمایا؟

(الف) پانی سے (ب) آگ سے (ج) جمے ہوئے خون سے

(۲) اس سورت میں پڑھنے کا حکم کتنی مرتبہ دیا گیا ہے؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین

(۳) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو کس کے ذریعہ سے علم سکھایا؟

(الف) قلم (ب) جنات (ج) نفس

(۴) انسان کی سرکشی کی ایک وجہ کیا ہے؟

(الف) نبی پر یقین نہ ہونا (ب) دنیا پر یقین نہ ہونا (ج) آخرت پر یقین نہ ہونا

(۵) انسان کی عظمت کس چیز کے حاصل کرنے میں ہے؟

(الف) شہرت (ب) علم (ج) دولت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	سجدہ کرنا
آیت نمبر ۴	رب کی طرف واپسی
آیت نمبر ۸	رب کے نام سے پڑھنا
آیت نمبر ۱۰	نماز پڑھنا
آیت نمبر ۱۹	قلم اور علم

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- انسان سرکشی کیوں کرتا ہے؟ اور اس سورت میں مذکور سرکش انسان سے کون مراد ہے؟

۲- اس سورت میں ایک بُرے انسان کا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو کس کام سے روکنے کا ذکر ہے؟

۳- اس سورت میں بیان کی گئیں اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے نافرمان انسان کی کوئی دو بُرائیاں تحریر کریں؟

۴- اس سورت میں عبد سے کون عظیم المرتبت ذات مراد ہے؟ ان کی کوئی دو خوبیاں بیان کریں۔

۵- انسان اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی سے کس حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ آج قلم اور علم کے کئی ذرائع ہیں مثلاً کمپیوٹر، کتاب اور انٹرنیٹ وغیرہ۔ اِن ذرائع کے پانچ اچھے استعمالات چارٹ پر لکھیں۔
- کسی صاحب علم کی مدد سے علم کی فضیلت کے حوالہ سے قرآن حکیم کی کسی ایک آیت یا دو احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ تلاش کر کے لکھیں۔

____

____

____

____

____

- علم کے پانچ فوائد نیچے دیئے گئے چارٹ پر لکھیں۔

علم کے فوائد

۱ ____

۲ ____

۳ ____

۴ ____

۵ ____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۷

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

(سورت نمبر:۹۷، کل رکوع:۱، کل آیات:۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں شبِ قدر کی عظمت اور اہمیت کا بیان ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اُمت کی عمریں گزشتہ اُمتوں کے مقابلے میں چونکہ کم ہیں اس لئے اس اُمت کے اعمال دوسری امتوں کے اعمال کے برابر نہیں ہو سکتے تھے جن کی عمریں زیادہ تھیں۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم خاتم النبیین ﷺ کی اُمت کو شبِ قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات کی عظمت کی وجہ قرآنِ حکیم کا نازل کیا جانا ہے۔ قدر کے معنیٰ عزت و شرف کے علاوہ تقدیر کے بھی ہیں۔ اس رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایک رمضان سے اگلے رمضان تک تمام مخلوقات کے لئے مقرر کردہ احکامات فرشتوں کے سپرد کیئے جاتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس رات میں پورا قرآنِ حکیم لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل فرمایا۔ پھر وہاں سے ۲۳ سال کے عرصے میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے حضور خاتم النبیین ﷺ پر تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا گیا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی پانچ طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں تلاش کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے شبِ قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف فرما دے گا" شبِ قدر میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگنے کی یہ دعا سکھائی ہے "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے تو معافی کو پسند فرماتا ہے تو تُو مجھے معاف فرما دے۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۞١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۞٢

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل فرمایا اور آپ کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۞٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور رُوح (الامین یعنی جبرائیل علیہ السلام) اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۞٤ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۞٥ ع ۱ ۵

ہر (نیک) کام (کے انتظام) کے لئے۔ یہ (رات) فجر کے طلوع ہونے تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION! SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے شبِ قدر میں قرآنِ حکیم نازل فرمایا۔(سورۃ القدر، آیت:۱)
۲- شبِ قدر کی فضیلت کی وجہ اس رات میں قرآنِ حکیم کا نازل ہونا ہے۔(سورۃ القدر، آیت:۱)
۳- شبِ قدر نہایت عظمت اور اہمیت والی رات ہے۔(سورۃ القدر، آیات:۱ تا ۳)
۴- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے شبِ قدر میں قرآنِ حکیم نازل فرما کر دنیا کی تقدیر بدل دی۔(سورۃ القدر، آیات:۱ تا ۳)
۵- شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے۔(تعارف سورۃ القدر)
۶- ہمیں شبِ قدر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے آخری عشرے کی طاق راتوں میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خوب عبادت کرنی چاہیئے۔(سورۃ القدر، آیات:۲، ۳)
۷- شبِ قدر میں ہمیں کثرت سے استغفار اور دعائیں مانگنی چاہیئے۔(تعارف، سورۃ القدر، آیات:۲، ۳)
۸- شبِ قدر کی عبادت کا اجر و ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔(سورۃ القدر، آیت:۳)
۹- شبِ قدر میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے بہت سے کاموں کے انتظامات کے لئے اُترتے ہیں۔(سورۃ القدر، آیت:۴)
۱۰- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے شبِ قدر کو امن و سلامتی والی رات بنایا ہے۔(سورۃ القدر، آیت:۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قدر کے کیا معنی ہیں؟
(الف) عزت　(ب) رات　(ج) قدرت

(۲) شبِ قدر رمضان کے آخری عشرے کی کون سی راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے؟
(الف) طاق　(ب) جفت　(ج) تمام

(۳) شبِ قدر کی عظمت اور اہمیت کی کیا وجہ ہے؟
(الف) رمضان　(ب) روزہ　(ج) قرآنِ حکیم

(۴) شبِ قدر میں عبادت کا ثواب کتنی عبادت سے زیادہ ہے؟
(الف) ہزار سالوں کی عبادت سے　(ب) ہزار مہینوں کی عبادت سے　(ج) ہزار دنوں کی عبادت سے

(۵) شبِ قدر میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم سے کن کا نزول ہوتا ہے؟
(الف) انسانوں　(ب) فرشتوں　(ج) جنّوں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

ہزار مہینوں سے بہتر رات	
فرشتوں کا نزول	
شبِ قدر	
نزولِ قرآن	
سلامتی والی رات	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- شبِ قدر کی رات کاموں کے انتظام کے لئے کون اُترتا ہے؟

۲- شبِ قدر کی کیا فضیلت ہے؟

۳- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو کس طرح نازل فرمایا؟

۴- شبِ قدر کب تک سلامتی کی رات ہے؟

۵- شبِ قدر میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر شبِ قدر کی دعا اور اس کا ترجمہ خوب صورتی سے لکھ کر گھر میں لگائیں۔
- ہمیں شبِ قدر میں کیا کرنا چاہیے تحریر کریں۔

____

____

____

____

____

- اپنے والدین سے معلوم کر کے قرآنِ حکیم کی اہمیت کے بارے میں پانچ باتیں تحریر کریں۔

۱ ____________________

۲ ____________________

۳ ____________________

۴ ____________________

۵ ____________________

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۸

سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ

(سورت نمبر:۹۸، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: جب سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہو چکی تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ)! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ یہ سورت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تلاوت فرما کر سنائیں۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بہت عظیم قاری تھے)۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر حیرت سے عرض کرنے لگے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے میرا نام لے کر یہ فرمایا ہے۔ تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا بے شک، تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر (خوشی سے) رونے لگے۔ اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قوموں کو کفر و شرک کی گمراہی سے نکالنے کے لئے اپنے انبیاء و رسل علیہم السلام کو واضح تعلیمات کے ساتھ بھیجا۔ پھر یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو لوگ رسول اور کتاب کے آنے کے بعد بھی ہدایت کا راستہ اختیار نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے جہنّم ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ہدایت کا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ بہترین مخلوق ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے جنّت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾

اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جنہوں نے کفر کیا (وہ کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس واضح دلیل (نہ) آجائے۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾

(یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول جو (ان پر) پاکیزہ صحیفے تلاوت فرماتے ہیں۔ جن میں مضبوط (اور درست) احکام ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہ (اختلاف میں پڑ کر) جدا جدا ہو گئے مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیل آگئی (اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ تشریف لے آئے)۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ

اور انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یکسو ہو کر

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی مضبوط (اور درست) دین ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جہنم کی آگ میں ہوں گے (وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور نیک عمل کرتے رہے یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

ع ۱/۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ࣖ﴿۸﴾

وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس (یعنی اللہ) سے راضی ہوئے یہ (اجر) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کی طرف سے واضح دلیل آجانے کے بعد حق اور باطل میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔ (سورۃ البینہ، آیت:۱)
۲- اللہ ﷻ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بھیجا جو لوگوں کو قرآن حکیم کے سچے احکام سناتے تھے۔ (سورۃ البینہ، آیات:۱تا۳)
۳- اللہ ﷻ کی ہدایت کو جان بوجھ کر نظر انداز کر کے انسان کفر و شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (سورۃ البینہ، آیت: ۴)
۴- تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا یعنی صرف ایک اللہ ﷻ کی عبادت کرنا۔ (سورۃ البینہ، آیت:۵)
۵- تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قوموں کو صرف ایک اللہ ﷻ کی مکمل عبادت کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ (سورۃ البینہ، آیت:۵)
۶- تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قوموں کو نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ (سورۃ البینہ، آیت:۵)
۷- کفر اور شرک کرنے والے ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے۔ (سورۃ البینہ، آیت:۶)
۸- کفر اور شرک کرنے والے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بُرے لوگ ہیں۔ (سورۃ البینہ، آیت:۶)
۹- اللہ ﷻ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والے ہی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اچھے لوگ ہیں اور اللہ ﷻ ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے۔ (سورۃ البینہ، آیات:۷،۸)
۱۰- جو شخص اللہ ﷻ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارتا ہے اس کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتیں ہیں اور اللہ ﷻ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور وہ اللہ ﷻ سے راضی ہوتا ہے۔ (سورۃ البینہ، آیت:۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اہل کتاب سے مراد کون ہیں؟
(الف) ہندو اور سکھ (ب) یہودی اور عیسائی (ج) پارسی اور بُدّھی

(۲) اس سورت میں بَيِّنَة سے کیا مراد ہے؟
(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات (ج) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خاتم النبیین ﷺ اور قرآن

(۳) تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو کس بات کا حکم دیا؟
(الف) حج کرنے (ب) روزے رکھنے (ج) ایک اللہ ﷻ کی عبادت کرنے

(۴) اس سورت میں کافروں کو کیا کہا گیا ہے؟
(الف) شَرُّ الْبَرِيَّةِ (ب) خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (ج) اَلْمُنَافِق

(۵) جنّت اور اللہ ﷻ کی رضا کے حصول کے کیا ذرائع ہیں؟
(الف) سیر و تفریح (ب) ایمان اور نیک عمل (ج) نافرمانی اور سرکشی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

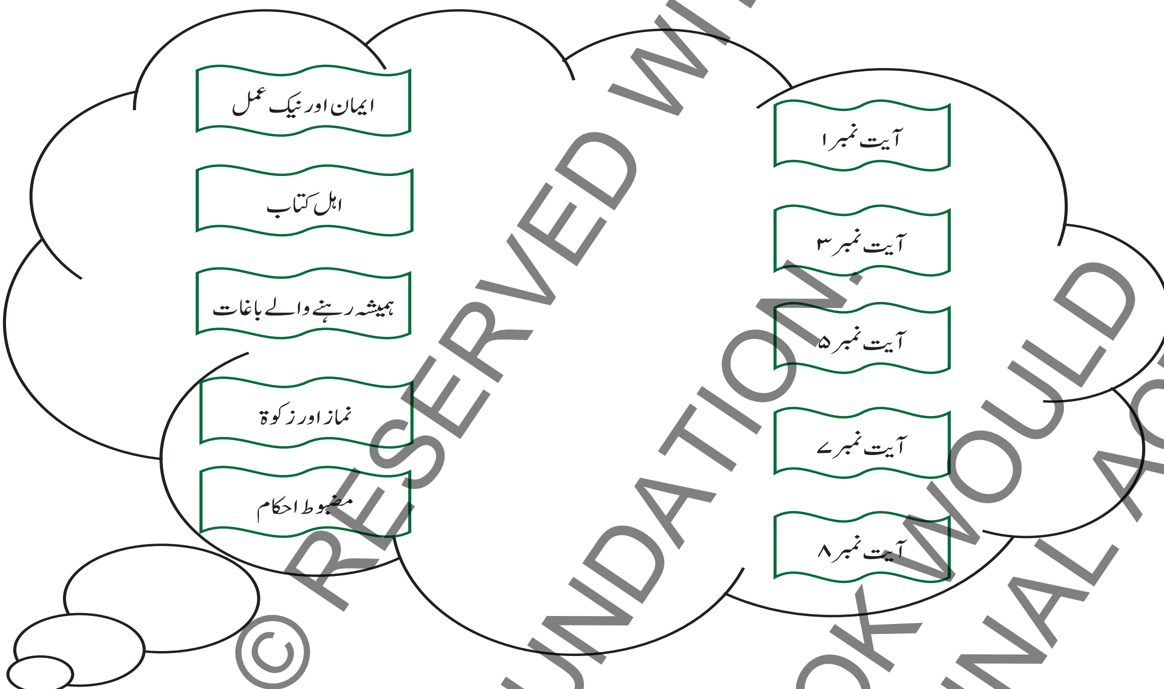

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- دنیا سے کفر و شرک دُور کرنے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا انتظام فرمایا؟

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسے بدترین مخلوق قرار دیا ہے؟

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مخلوق میں سے بہترین لوگوں کی کیا صفات ہیں؟

۴- اس سورت میں نیک لوگوں کے لئے کن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۵- اس سورت میں ارکان اسلام میں سے کن دو ارکان کا ذکر ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ بنا کر شَرُّ الْبَرِيَّةِ اور خَيْرُ الْبَرِيَّةِ کے کردار اور انجام کا موازنہ کریں۔
- شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین مکّہ نے کیا شرک کیا، تحریر کریں۔

____

____

____

- قرآن حکیم میں چھبیس (۲۶) انبیاء کرام علیہم السلام کے نام آئے ہیں ان میں سے گیارہ (۱۱) کے نام تلاش کر کے نیچے دیئے گئے چارٹ میں لکھیں۔

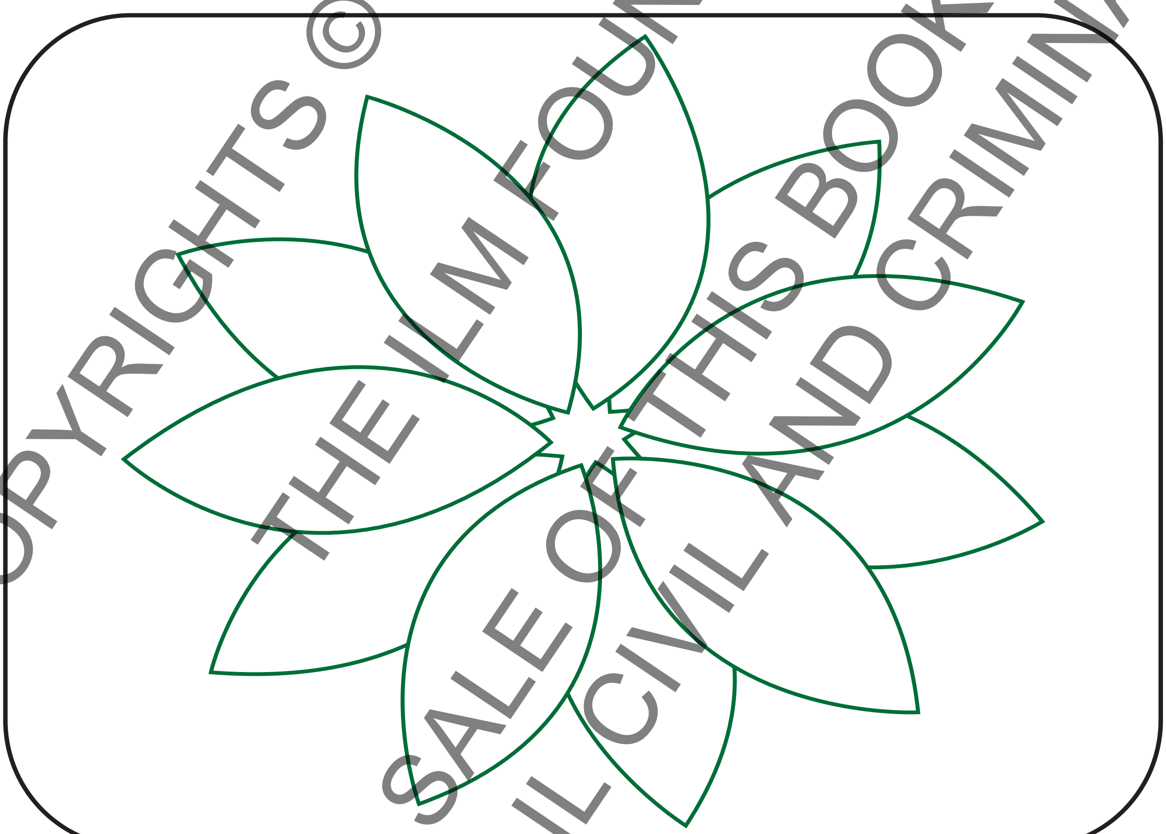

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۹

سُوْرَۃُ الزِّلْزَال

(سورت نمبر:۹۹، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کے زمانۂ نزول کے بارے میں اختلاف ہے، البتہ جمہور مفسرین کے مطابق یہ سورت مدنی ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ ایک بوڑھے شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قرآن پڑھانے کی درخواست کی۔ اس نے یہ بھی عرض کیا کہ میں بڑی بڑی سورتیں نہیں یاد کرسکتا چنانچہ آپ ﷺ مجھے ایک مختصر اور جامع سورت پڑھادیجیے۔ تو آپ ﷺ نے اسے سورۃ الزلزال پڑھائی۔ اس سورت کو رسول اللہ ﷺ نے نصف قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قیامت کے حالات بیان فرمائے ہیں کہ زمین شدید زلزلے سے ہلا دی جائے گی۔ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر اپنے اندر کی سب چیزیں یعنی خزانے اور انسان باہر نکال دے گی اور اپنے اوپر کی گئی تمام باتیں بیان کردے گی۔ اس دن تمام انسان اپنی چھوٹی سی چھوٹی نیکی یا گناہ سب دیکھ لیں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾

جب زمین اپنے زلزلہ سے پوری شدت سے ہلا دی جائے گی۔ اور زمین اپنے (اندر کے) تمام بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔

وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ اس دن (زمین اپنے اوپر گزرے ہوئے واقعات کی) اپنی (سب) خبریں بیان کردے گی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ

اس لئے کہ آپ کے رب نے اسے (یہی) حکم دیا ہوگا۔ اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے

لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾

تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ تو جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۧ﴿۸﴾ ع ۲/۸

اور جس نے ذرّہ برابر بُرائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کے دن زمین پر شدید زلزلہ آئے گا۔(سورۃ الزلزال، آیت:۱)

۲- قیامت کے دن تمام انسان قبروں سے نکال دیے جائیں گے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۲)

۳- قیامت کے دن کے حالات دیکھ کر آخرت کا منکر انسان تعجب کرے گا۔(سورۃ الزلزال، آیت:۳)

۴- ہمارے اعمال کی ایک گواہ زمین بھی ہے۔(سورۃ الزلزال، آیات:۳،۴)

۵- زمین روزِ قیامت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم پر انسانوں کی تمام باتیں بیان کر دے گی۔(سورۃ الزلزال، آیات:۴،۵)

۶- قیامت کے دن اعمال کے اعتبار سے اچھے اور بُرے لوگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔(سورۃ الزلزال، آیت:۶)

۷- قیامت کے دن لوگوں کو ان کے تمام اعمال دکھائے جائیں گے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۷)

۸- ہمارا ہر قول اور عمل محفوظ ہے اور روزِ قیامت اس کا نتیجہ نکلے گا۔(سورۃ الزلزال، آیات:۷،۸)

۹- قیامت کے دن ہر نیکی پیش ہوگی چنانچہ کسی بھی نیکی کو معمولی سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہیے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۷)

۱۰- قیامت کے دن کوئی بھی گناہ پکڑ کا سبب بن سکتا ہے چنانچہ کسی بھی گناہ کو معمولی سمجھ کر کرنا نہیں چاہیے۔(سورۃ الزلزال، آیت:۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کا ذکر ہے؟

(الف) تیز آندھی (ب) شدید زلزلہ (ج) سمندری طوفان

(۲) قیامت کے دن زمین کن کو باہر نکال پھینکے گی؟

(الف) اچھے لوگوں (ب) بُرے لوگوں (ج) تمام لوگوں

(۳) اس سورت میں انسانی اعمال پر کس کی گواہی دینے کا ذکر ہے؟

(الف) جسمانی اعضاء (ب) فرشتوں (ج) زمین

(۴) قیامت کے دن انسان کیا دیکھے گا؟

(الف) اپنے تمام اعمال (ب) اپنے اچھے اعمال (ج) اپنے بُرے اعمال

(۵) قیامت کے دن انسان کس پر حیران ہوگا؟

(الف) جنّت کی نعمتوں (ب) زمین کی حالت (ج) جہنّم کی ہولناکی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

زمین کے بوجھ	
خبروں کا بیان	
ذرّہ برابر نیکی	
ذرّہ برابر برائی	
شدید زلزلہ	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

۲- اس سورت میں معمولی نیکیوں اور گناہوں کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

۳- قیامت کے دن زمین سے گواہی کیوں لی جائے گی؟

۴- قیامت کے دن زمین کیا خبریں بیان کرے گی؟

۵- اس سورت کی روشنی میں واضح کریں کہ زمین کے بوجھ سے کیا مراد ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- روزمرہ زندگی کی چند نیکیاں لکھیں جنہیں ہم چھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔

- روزمرہ زندگی کی چند بُرائیاں لکھیں جنہیں ہم چھوٹا سمجھ کر انہیں کر گزرتے ہیں۔

- زلزلہ سے ہونے والی تباہ کاریوں کی چند تصاویر جمع کر کے نیچے چسپاں کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۱۰

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت

(سورت نمبر:۱۰۰، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں مجاہدین کے گھوڑوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ عرب کے لوگ گھوڑے کو مختلف کاموں کے لئے استعمال کرتے تھے۔ گھوڑا بڑا وفادار جانور ہے جو اپنے مالک کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے۔ اسی بات کا حوالہ دے کر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی فرماں برداری کی تلقین کی گئی ہے۔ سورت کے آغاز میں اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسمیں ذکر فرمائی ہیں۔ گھوڑے اپنے مالک کے فرماں بردار اور شکر گزار ہوتے ہیں جب کہ انسان اپنے مالک اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا نافرمان اور ناشکرا ہے۔ اس ناشکری کی اصل وجہ مال سے شدید محبت ہے۔ مال کی محبت کا علاج آخرت کو یاد رکھنا ہے جب لوگوں کی نیتیں اور اعمال سب پیش ہوں گے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾

قسم ان (گھوڑوں) کی جو (میدانِ جہاد میں) تیزی سے دوڑتے ہیں زور سے ہانپتے ہوئے۔ پھر سُم مار کر چنگاریاں نکالنے والے (گھوڑوں کی قسم)۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾

پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والے (گھوڑوں) کی (قسم)۔ پھر وہ اس وقت گردوغبار اُڑاتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾

پھر وہ اس وقت (دشمن کی) فوج میں گھس جاتے ہیں۔ بے شک انسان اپنے رب کا یقیناً بڑا ناشکرا ہے۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۙ﴿۸﴾

اور بے شک وہ اس (ناشکری) پر خود بھی یقیناً گواہ ہے۔ اور بے شک وہ مال کی محبت میں یقیناً بہت سخت ہے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾

تو کیا اسے معلوم نہیں؟ جب وہ (مُردے) اُٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ﴿۱۱﴾ ع ۲/۱۱

اور جو سینوں میں (چھپے راز) ہیں انہیں ظاہر کر دیا جائے گا۔ بے شک اس دن ان کا رب ان سے یقیناً خوب باخبر ہوگا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے نزدیک مجاہدین کے گھوڑوں کی بھی بڑی قدر ہے اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نے ان کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۱)

۲- گھوڑے اپنے مالک کی فرماں برداری کرتے ہیں لیکن انسان اپنے مالک یعنی اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی ناشکری کرتا رہتا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیات:۱تا۶)

۳- گھوڑے اپنے مالک کے لئے جان تک قربان کردیتے ہیں، ہمیں بھی حق کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیات:۱تا۵)

۴- ہمیں گھوڑوں سے سبق لیتے ہوئے اپنے مالک یعنی اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی فرماں برداری کرنی چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیات:۱تا۶)

۵- ہر انسان اپنی ناشکری اور نافرمانی سے واقف ہوتا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۷)

۶- اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی ناشکری کی ایک وجہ انسان کا مال سے شدید محبت کرنا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۸)

۷- ہمیں سب سے بڑھ کر اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی سے محبت کرنی چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۸)

۸- مال سے شدید محبت کرنے کا علاج قیامت کو یاد رکھنا ہے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۹)

۹- قیامت کے دن لوگوں کی نیتیں اور سینوں کے راز سب ظاہر کردیئے جائیں گے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۱۰)

۱۰- اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی ہمارے اعمال سے خوب واقف ہے لہٰذا ہمیں بُرے اعمال سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ العادیات، آیت:۱۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں کن کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟

(الف) ہواؤں (ب) فرشتوں (ج) گھوڑوں

(۲) اس سورت میں خیر سے کیا مراد ہے؟

(الف) بھلائی (ب) مال (ج) قرآنِ حکیم

(۳) مرنے کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟

(الف) دوبارہ اٹھایا جائے گا (ب) مٹی بنا دیا جائے گا (ج) کبھی نہیں اُٹھایا جائے گا

(۴) اس سورت میں آخرت کے دن کیا چیز ظاہر کردیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) اعمال نامے (ب) زمین کے خزانے (ج) سینوں کے راز

(۵) قبروں سے کن کو اُٹھایا جائے گا؟

(الف) صرف نیک لوگوں (ب) تمام انسانوں (ج) صرف بُرے لوگوں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILMI FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	حملہ کرنے والے گھوڑے
آیت نمبر ۳	دوڑنے والے گھوڑے
آیت نمبر ۵	دشمن کی فوج میں گھسنے والے گھوڑے
آیت نمبر ۶	مال سے شدید محبت
آیت نمبر ۸	انسان کی ناشکری

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں گھوڑوں کی کن صفات کا ذکر ہے؟

۲- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے گھوڑوں کی قسمیں کیوں ذکر فرمائی ہیں؟

۳- اس سورت میں انسان کی کن کوتاہیوں کا ذکر ہے؟

۴- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن صفات کا ذکر ہے؟

۵- انسان کس چیز سے شدید محبت کرتا ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ مال کی محبت سے انسان میں جو بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں اُن کی ایک فہرست بنائیں۔

____

____

____

❁ گھوڑوں کے بارے میں قرآن حکیم کا مزید کوئی ایک مقام تلاش کریں۔ گھوڑوں کے کوئی تین فوائد لکھیں؟

____

____

____

❁ اللہ ﷻ کی دی ہوئی چند نعمتیں لکھیں جن پر ہمیں اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

اللہ ﷻ کا شکر ہے کہ:

۱- والدین اور اساتذہ عطا فرمائے۔

۲- ________________________

۳- ________________________

۴- ________________________

۵- ________________________

دستخط استاد مع تاریخ: ________________ دستخط والدین مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

(سورت نمبر:۱۰۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔اِس سورت میں قیامت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ آخرت پر ایمان لوگوں کے اعمال پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔اس سورت میں بتایا گیاہے کہ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ جن لوگوں کے نیک اعمال کا وزن بھاری ہو گا وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے نیک اعمال کا وزن ہلکا ہو گا وہ ناکام ہوں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ﴿۳﴾
کھڑکھڑانے والی۔ کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾
جس دن لوگ ہو جائیں گے بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۭ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾
اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ تو وہ شخص جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۭ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ
تو وہ خوشگوار پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور رہا وہ شخص

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۭ﴿۹﴾
جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔ تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ ۭ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱/۱۱
اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ (وہ) بھڑکتی ہوئی آگ (کا بے حد نیچا گڑھا) ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا واقع ہونا یقینی بات ہے۔(سورۃ القارعہ، آیات: ۱ تا ۴)
۲- قیامت کا دن ایک ہولناک دن ہو گا۔(سورۃ القارعہ، آیات: ۴، ۵)
۳- قیامت کے دن انسان پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے۔ ہر ایک کو اپنی فکر ہو گی کسی دوسرے کا ہوش نہ ہو گا۔(سورۃ القارعہ، آیت: ۴)
۴- قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔(سورۃ القارعہ، آیات: ۶ تا ۸)
۵- دنیا میں کیے گئے اعمال کا نتیجہ آخرت میں ضرور نکلے گا۔(سورۃ القارعہ، آیات: ۶ تا ۹)
۶- نیکیاں کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں آخرت میں کامیابی کے لئے نیک اعمال کی کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ القارعہ، آیت: ۶)
۷- نیک اعمال کرنے والے آخرت میں خوش و خرم ہوں گے۔(سورۃ القارعہ، آیت: ۷)
۸- بُرائیاں ناکامی کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں آخرت میں ناکامی سے بچنے کے لئے بُرائیوں سے دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ القارعہ، آیت: ۸)
۹- بُرے اعمال کرنے والے آخرت میں سخت عذاب میں ہوں گے۔(سورۃ القارعہ، آیات: ۸ تا ۱۱)
۱۰- جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ بہت شدید ہے ہمیں اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ القارعہ، آیات: ۱۰، ۱۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلْقَارِعَة سے کیا مراد ہے؟
(الف) بھڑکتی ہوئی آگ (ب) قیامت کا دن (ج) قرآن حکیم پڑھنے والی

(۲) قیامت کے دن انسانوں کی کیا کیفیت ہو گی؟
(الف) اُڑتے ہوئے پہاڑوں کی طرح ہوں گے (ب) دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہوں گے
(ج) بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے

(۳) قیامت کے دن پہاڑ کس کی طرح ہوں گے؟
(الف) اُڑتے ہوئے غبار (ب) دھنکی ہوئی رنگین اُون (ج) بکھرے ہوئے پتنگوں

(۴) آخرت کے دن انسان کے اعمال کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟
(الف) بانٹے جائیں گے (ب) وزن کیے جائیں گے (ج) کام نہیں آئیں گے

(۵) جنت والوں کے نیک اعمال کے پلڑے کیسے ہوں گے؟
(الف) خالی (ب) بھاری (ج) ہلکے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۲	پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے انسان
آیت نمبر ۴	رنگین اون کی طرح اڑتے ہوئے پہاڑ
آیت نمبر ۵	کھڑ کھڑانے والی قیامت
آیت نمبر ۸	ہاویہ
آیت نمبر ۱۰	ہلکے پلڑے

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن انسان اور پہاڑ کس حال میں ہوں گے؟

۲- آخرت میں انسانوں کے اعمال کو کیسے جانچا جائے گا؟

۳- اس سورت میں اچھے اور بُرے انسانوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۴- اس سورت میں جہنّم کا کیا نام بیان کیا گیا ہے؟

۵- آخرت پر ایمان کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ کوئی ایک حدیث شریف تلاش کر کے لکھیں جس میں اعمال کے تولے جانے کا ذکر ہو۔

____

____

❁ نیکیوں کے پلڑے کو وزنی کرنے والے کوئی دس کاموں کی ایک فہرست بنائیں۔

۱۔	۲۔
۳۔	۴۔
۵۔	۶۔
۷۔	۸۔
۹۔	۱۰۔

❁ قرآنِ حکیم کی کوئی دو آیات تلاش کریں جن میں "اعمال وزن کیئے جانے" کا ذکر ہو اور ان کا حوالہ نیچے دیئے گئے چارٹ میں لکھیں۔

پہلا مقام	دوسرا مقام
سورت کا نام: __________	سورت کا نام: __________
آیت نمبر: __________	آیت نمبر: __________

دستخط استاد مع تاریخ: __________ دستخط والدین مع تاریخ: __________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۱۲ — سُوْرَةُ التَّكَاثُر

(سورت نمبر:۱۰۲، کل رکوع:۱، کل آیات:۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں انسان کی مال و دولت سے بے پناہ محبت اور آخرت سے غفلت کا ذکر ہے۔ انسان کی اسی کیفیت کے بارے میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کے پاس (ایسی) دو وادیاں ہو جائیں اور (سنو!) انسان کا منہ (قبر کی) مٹی کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔" حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم ان الفاظ کو قرآنِ حکیم کا حصّہ ہی سمجھتے تھے، یہاں تک کہ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے) یہ سورت نازل فرمائی۔

اس سورت میں آخرت سے غافل انسان کو بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ انسان سے ان نعمتوں کے بارے میں آخرت کے دن پوچھا جائے گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

بہت زیادہ (مال) کی خواہش نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾

ہرگز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (یہ حقیقت) جان لو گے۔ پھر ہرگز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (اپنا انجام) جان لو گے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾

ہرگز (ایسا) نہیں (ہوتا) اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو آخرت سے غافل نہ ہوتے)۔ تم جہنّم کو ضرور دیکھو گے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ؑ﴿۸﴾ (ع ۱ / ۸)

پھر تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- انسانوں کی اکثریت آخرت سے غافل رہتی ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۱)

۲- آخرت سے غفلت کی بڑی وجہ دنیا سے محبت ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۱)

۳- دنیا کی محبت اور مال کا لالچ انسان کی موت تک بڑھتا رہتا ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۲)

۴- دنیا کے مقابلہ میں آخرت زیادہ قیمتی ہے۔ یہ حقیقت بھی موت کے وقت انسان پر واضح ہو جائے گی۔(سورۃ التکاثر، آیت:۴)

۵- قیامت کے دن جب دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو انسان دنیا اور آخرت کی حقیقت جان لے گا۔(سورۃ التکاثر، آیات:۳،۴)

۶- آخرت کا یقین رکھنے والے اس کی تیاری سے غافل نہیں ہوتے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۵)

۷- قیامت کے دن انسان کو جہنم دکھائی جائے گی جو نافرمانوں کا ٹھکانا ہے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۶)

۸- قیامت کے دن نافرمان لوگ جہنم کو دیکھ کر اس کا یقین کر لیں گے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۷)

۹- دنیا میں عطا ہونے والی نعمتیں امتحان کا ذریعہ ہیں، ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔(سورۃ التکاثر، آیت:۸)

۱۰- قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی نعمتوں بالخصوص ہدایت اور نعمتِ عظمیٰ امام الانبیاء والمرسلین حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بارے میں ہم سے سوال کرے گا۔(سورۃ التکاثر، آیت:۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) نعمتوں کے بارے میں سوال کہاں ہو گا؟

(الف) دنیا میں (ب) آخرت میں (ج) قبر میں

(۲) ہر نعمت پر انسان کو سب سے زیادہ کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟

(الف) اللہ سبحانہ وتعالیٰ (ب) والدین (ج) لوگوں

(۳) مال زیادہ جمع کرنے کی خواہش کب تک جاری رہتی ہے؟

(الف) جوانی (ب) بڑھاپے (ج) موت

(۴) اس سورت میں جہنّم کا کیا نام بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اَلْجَحِيْم (ب) اَلْقَارِعَة (ج) اَلْحَاقَّة

(۵) اس سورت میں کن لوگوں کا ذکر ہے؟

(الف) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں (ب) مال کی شدید خواہش رکھنے والوں (ج) سابقہ قوموں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILMI FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

زیادہ مال کی خواہش	
جہنم کو دیکھنا	
نعمتوں کے بارے میں سوال	
قبروں تک پہنچنا	
یقینی علم حاصل ہونا	

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں انسان کی آخرت سے غفلت کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

۲- انسانوں پر آخرت کی اصل حقیقت کب واضح ہو گی؟

۳- اس سورت میں ایمان و یقین کے کن دو درجات کا بیان ہے؟

۴- اس سورت میں نعمتوں کے بارے میں کیا حقیقت واضح کی گئی ہے؟

۵- دنیا کی محبت سے بچنے کا ذریعہ کیا ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- قبر سے متعلق کوئی دو احادیثِ مبارکہ تحریر کریں۔

____
____
____
____
____
____

- قبر میں پوچھے جانے والے تین سوالات معلوم کر کے تحریر کریں۔

____
____
____

- ایک فہرست بنائیں کہ ہمیں دنیا میں کن چیزوں سے محبت ہوتی ہے۔

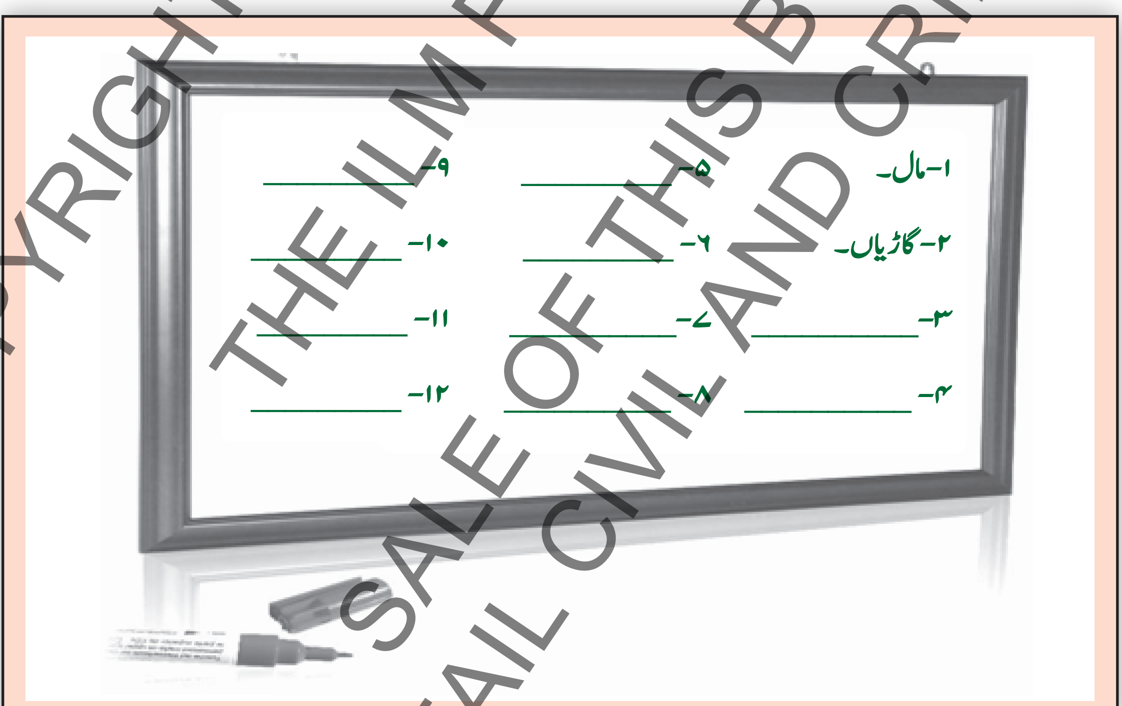

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۱۳

سُوْرَۃُ الْعَصْر

(سورت نمبر:۱۰۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۳)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ جب آپس میں ملاقات کرتے تو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے جب تک یہ سورت نہ سنا لیتے۔

اس سورت کی عظمت کے بارے میں امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ "اگر لوگ صرف اس ایک سورت پر غور کر لیں تو یہ ان کی ہدایت کے لئے کافی ہو جائے۔" قرآنِ حکیم کی سب سے چھوٹی تین سورتیں ہیں یعنی سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر اور سُوْرَۃُ النَّصْر۔ یہ سب تین تین آیات پر مشتمل ہیں۔ سُوْرَۃُ الْعَصْر کے آغاز میں اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے قسم ذکر فرمائی ہے۔ بات میں زور پیدا کرنے، اہمیت بیان کرنے اور گواہ بنانے کے لئے قسم اٹھائی جاتی ہے۔ تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی قسم بیان کر کے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے فرمایا کہ "تمام انسان نقصان میں ہیں۔" اس نقصان سے صرف وہی لوگ بچیں گے جو ایمان لائیں، نیک عمل کریں، باہم مل کر ایک دوسرے کو حق بات بتائیں، مصیبتوں پر صبر کریں اور نیکی پر جمے رہیں۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِيْنَ

قسم ہے (تیزی سے گزرتے ہوئے) زمانے کی۔ بے شک انسان یقیناً نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳ ع

ایمان لائے اور نیک عمل کیئے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہماری زندگی بہت تیزی سے گزر رہی ہے۔ (سورۃ العصر، آیت:۱)
۲- وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے۔ (سورۃ العصر، آیت:۱)
۳- ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیئے اور اُسے فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ (سورۃ العصر، آیات:۱، ۲)
۴- وقت کو ضائع کرنے والے دنیا اور آخرت میں ناکام ہوتے ہیں۔ (سورۃ العصر، آیات:۱، ۲)
۵- آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے ایمان، نیک عمل، حق کا بیان اور مشکلات پر صبر ضروری ہے۔ (سورۃ العصر، آیت:۳)
۶- اگر کسی شخص میں سچا ایمان موجود ہوگا تو اس کا عمل بھی نیک ہوگا۔ (سورۃ العصر، آیت:۳)
۷- آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے انسان کا خود نیک ہو جانا کافی نہیں ہے۔ (سورۃ العصر، آیت:۳)
۸- حق بات کی دعوت دینے پر مشکلات ضرور آتی ہیں۔ (سورۃ العصر، آیت:۳)
۹- ہمیں مشکلات میں ہمت ہارنے کے بجائے صبر کرنا چاہیئے۔ (سورۃ العصر، آیت:۳)
۱۰- دوسروں کو جہنّم کی آگ سے بچانے کے لئے حق بات کی دعوت و تبلیغ ہر مسلمان پر لازم ہے۔ (سورۃ العصر، آیت:۳)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کی قسم ذکر کی گئی ہے؟
(الف) قیامت (ب) قرآنِ حکیم (ج) زمانے

(۲) اس سورت میں نقصان سے کیا مراد ہے؟
(الف) دنیا کا نقصان (ب) دنیا اور آخرت کا نقصان (ج) جان اور مال کا نقصان

(۳) آخرت میں نقصان سے بچنے کی کتنی شرائط ہیں؟
(الف) چار (ب) تین (ج) دو

(۴) سچے ایمان کا نتیجہ کیا ہے؟
(الف) اچھے گھر (ب) اچھے اعمال (ج) اچھے کپڑے

(۵) اس سورت کی روشنی میں ہمیں حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کیسے کرنی چاہیئے؟
(الف) اکیلے اکیلے (ب) کبھی کبھی (ج) مِل جُل کر

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

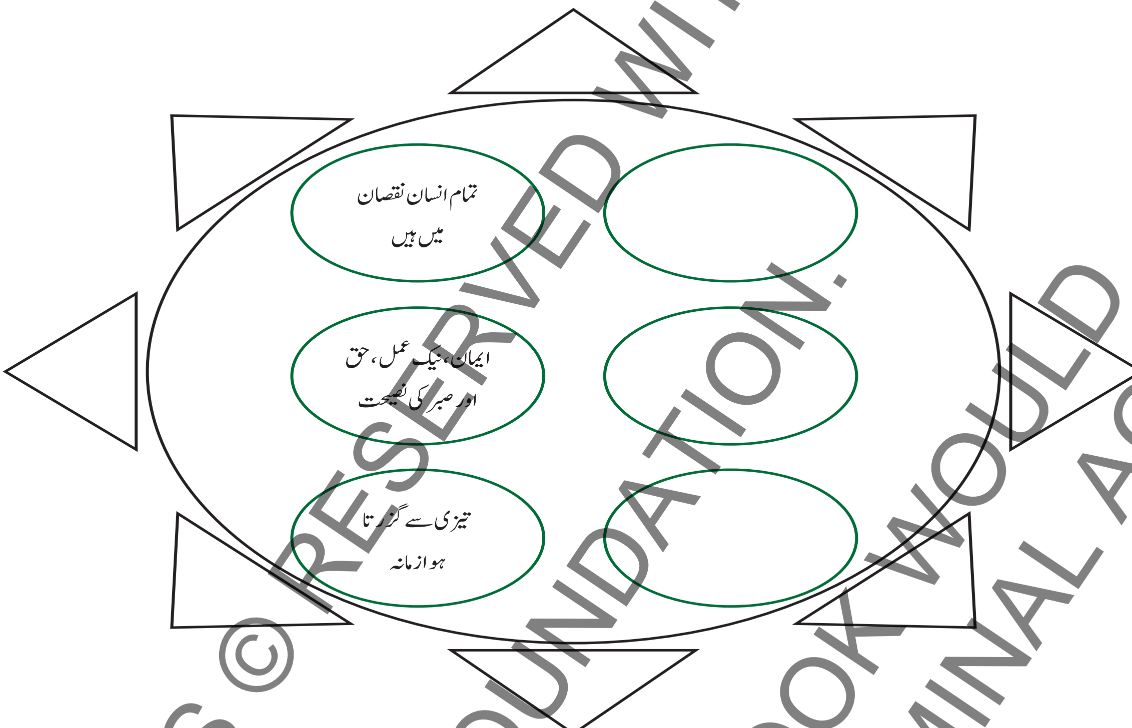

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قسم کیوں کھائی جاتی ہے؟

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے کیا بات بیان فرمائی ہے؟

۳- آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے کیا اُمور ضروری ہیں؟

۴- ایمان اور نیک عمل کے ساتھ ہمیں مزید کن باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟

۵- صبر کسے کہتے ہیں؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- نجات کے لئے ضروری چار کاموں کو خوبصورتی سے ایک چارٹ پر لکھیں اور رنگ بھریں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت سے دو مثالیں تحریر کریں جنھوں نے نیکی کے راستے پر چلتے ہوئے مشکلات کا مقابلہ کیا۔

____
____
____
____
____
____
____

- اپنی کاپی میں مندرجہ ذیل سوالات لکھ کر اپنے تین دوستوں سے انٹرویو لیں:

سوالات	جوابات
۱-اپنے فارغ اوقات کو آپ کس طرح استعمال کرتے ہیں؟	
۲-کیا آپ اپنے جیب خرچ میں سے کسی غریب کی مدد کرتے ہیں؟	
۳-کیا آپ اپنے پڑوسی کو اپنی کسی خوشی میں شریک کرتے ہیں؟	
۴-کیا آپ اپنے وہ کپڑے اور جوتے جو استعمال نہیں ہوتے کسی ضرورت مند کو دے دیتے ہیں؟	
۵-گزشتہ ہفتہ آپ نے کتنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اچھائی کی دعوت دی؟	

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۱۴ — سُوْرَةُ الْهُمَزَة

(سورت نمبر:۱۰۴، کل رکوع:۱، کل آیات:۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں کُفّار مکّہ کے رویّے کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخرت سے غافل اور دنیا سے محبت کرنے والے انسان کا حال بیان کیا گیا ہے۔ ایسا شخص دوسرں کے عیب نکالتا ہے اور طعنے دیتا ہے۔ وہ مال کو گن گن کر جمع کرتا ہے اور مال سے امیدیں رکھتا ہے۔ ایسے شخص کو اللہ ﷻ آگ میں ڈالے گا جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا
ہر ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔ وہ جس نے مال جمع کیا

وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾
اور اس کو گن گن کر رکھا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ﴿۵﴾
(ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا!) وہ ضرور چورہ چورہ کر دینے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور آپ کیا سمجھے چورہ چورہ کر دینے والی کیا ہے؟

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۭ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾
(وہ) اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔ بے شک وہ ان پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی۔

فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۧ﴿۹﴾ ع ۱/۹
لمبے لمبے ستونوں میں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں دوسروں کے عیب نہیں نکالنے چاہیئے۔(سورۃ الھمزہ، آیت:۱)
۲- ہمیں کسی کو اُس کی بُرائی پر طعنہ نہیں دینا چاہیئے۔(سورۃ الھمزہ، آیت:۱)
۳- ہمیں دوسروں کے بجائے اپنے عیبوں کو تلاش کر کے ان کی اصلاح کرنی چاہیئے۔(سورۃ الھمزہ، آیت:۱)
۴- ہمیں دوسروں کا ذکر اچھے الفاظ میں کرنا چاہیئے۔(سورۃ الھمزہ، آیت:۱)
۵- ہمیں لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔(سورۃ الھمزہ، آیت:۱)
۶- دوسروں کے عیب نکالنا، طعنے دینا اور مال گن گن کر رکھنا آخرت سے غافل انسان کی نشانیاں ہیں۔(سورۃ الھمزہ، آیات:۱ تا ۴)
۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ مال سے محبت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔(سورۃ الھمزہ، آیات:۲ تا ۴)
۸- انسان کی عظمت مال و دولت کے بجائے اچھے اعمال اور کردار کی وجہ سے ہوتی ہے۔(سورۃ الھمزہ، آیت:۳)
۹- جہنم کی آگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی ہے جو بہت سخت ہے۔(سورۃ الھمزہ، آیت:۶)
۱۰- آخرت سے غفلت اور مال سے محبت کا انجام جہنّم کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔(سورۃ الھمزہ، آیات:۷ تا ۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) وَيۡلٌ کے کیا معنی ہیں؟
(الف) غیبت　(ب) بشارت　(ج) ہلاکت

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آگ کہاں تک پہنچ جائے گی؟
(الف) چہروں　(ب) دلوں　(ج) دماغوں

(۳) حُطَمَة سے کیا مراد ہے؟
(الف) جہنم کا گرم سایہ　(ب) جہنم کا کھولتا پانی　(ج) بھڑکائی ہوئی آگ

(۴) اس سورت میں کیسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے؟
(الف) نیک　(ب) آخرت سے غافل　(ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے محبوب

(۵) اس سورت میں لمبے ستونوں سے کیا مراد ہے؟
(الف) جہنم کی وادی　(ب) جہنّم کی آگ　(ج) جہنم کی عمارت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

	لمبے لمبے ستونوں والی آگ
	دلوں تک پہنچنے والی آگ
	عیب نکالنے اور طعنہ دینے والے
	مال جمع کرنے والے
	اللہ ﷻ کی بھڑکائی ہوئی آگ

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں انسان کی کن بُرائیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲- جہنّم کی آگ کی کیا کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

۳- اس سورت میں مال کے بارے میں انسان کا کیا طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے؟

۴- مال سے محبت کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۵- جہنّم کی آگ کہاں تک پہنچ جائے گی؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- آگ کا منظر بنا کر ان بُرائیوں کی نشاندہی کریں جن کا ہولناک نتیجہ جہنّم کی آگ بتایا گیا ہے۔
- مال کی محبت کو دور کیسے کیا جا سکتا ہے تین باتیں تحریر کریں۔

____

____

____

- اپنی غلطیوں پر دوسروں سے معافی کیسے مانگی جائے؟ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر نیچے دی گئی مثال کی طرح مشق کریں۔

معافی کیسے مانگیں

میں شرمندہ ہوں اور آپ سے معافی مانگتا / مانگتی ہوں کہ میں نے آپ کو تکلیف پہنچائی تھی۔ برائے مہربانی آپ مجھے معاف کر دیجیے۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا / گی۔ ان شاء اللہ

دستخط استاد مع تاریخ: _______________ دستخط والدین مع تاریخ: _______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق ۵: قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عظیم نبی تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں بچپن ہی سے ان کی شان کے مطابق کامل بصیرت اور ہدایت سے نوازا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے کئی بڑے بڑے امتحان لیئے اور آپ علیہ السلام ہر امتحان میں کامیاب ہوئے۔ آپ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تین خصوصی نسبتیں عطا فرمائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست یعنی "خلیل اللہ" بنایا، آپ علیہ السلام کو تمام انسانوں کے لئے رہنما یعنی "امام النّاس" کا مقام بخشا اور آپ علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں بھیجے وہ سب آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک اعزاز "ابُو الانبیاء" ہونا بھی ہے۔

۱- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت کرنے والے اور بُتوں سے نفرت رکھنے والے تھے۔ آپ علیہ السلام کی شدید کوشش تھی کہ اپنے گھر والوں کو بُتوں کی پوجا سے منع کریں اور اُنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل کریں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنے گھر سے دعوتِ حق کا آغاز فرماتے ہوئے آزر کو توحید کی دعوت دی جو کہ بُت بناتا اور ان کی پوجا کرتا تھا۔ مفسرین کرام کی ایک رائے کے مطابق آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔ کئی موٴرخین نے بتایا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ اور ان کا لقب آزر تھا۔ جب کہ مفسرین کرام کی ایک جماعت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا جو کہ توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اور چچا کا نام آزر تھا جو شرک میں مبتلا ہو گیا تھا، اور چچا کو باپ کہنا عربی محاورات میں عام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کو سمجھاتے کہ نہ تو یہ بُت ہماری بات سن سکتے ہیں، نہ ہماری پکار کا جواب دے سکتے ہیں، نہ ہمیں فائدہ پہنچاسکتے ہیں اور نہ ہی نقصان پہنچاسکتے ہیں۔ ہمیں صرف ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ آزر نے آپ علیہ السلام کی بات نہ مانی اور آپ علیہ السلام کو رَجم (یعنی پتھر مار کر ہلاک) کر دینے کی دھمکی دی اور بالآخر گھر سے ہی نکال دیا۔ آپ علیہ السلام نے آزر سے وعدہ کیا کہ میں تمہارے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتا رہوں گا لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ بات واضح ہوگئی کہ آزر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دشمن ہے اور شرک کو چھوڑنے کے لئے کسی صورت تیار نہیں تو انہوں نے آزر سے تعلق ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

۲- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم مشرک تھی۔ بُتوں کے ساتھ ساتھ وہ سورج، چاند اور ستاروں کی بھی پوجا کرتی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی ان حرکتوں پر فکر مند رہتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ارادہ فرمایا کہ اپنی قوم پر جھوٹے معبودوں کی حقیقت کو ضرور واضح کریں گے اور حقیقی معبود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پہچان کرائیں گے۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو سمجھانے کے لئے ایک چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھ کر فرمایا کہ کیا یہ میرا رب ہے؟ تھوڑی دیر بعد ستارہ غائب ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں غائب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کچھ دیر بعد چاند نکل آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ کیا یہ چاند میرا رب ہے؟ کچھ دیر بعد چاند بھی غائب ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ عطا فرمائی ہوتی تو میں گمراہ ہو جانے والوں میں سے ہو جاتا۔ پھر جب سورج نکلا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سمجھایا کیا یہ سورج میرا رب ہے؟ کہ یہ سب سے بڑا ہے۔ لیکن جب سورج بھی غروب ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے قوم پر واضح کر دیا کہ یہ ستارے، چاند اور سورج رب نہیں ہو سکتے۔ رب تو وہ ہے جس نے اِنہیں اور ساری کائنات کو بنایا ہے۔ اس لئے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو اپنا رب اور خالق مانتا ہوں۔ ہر قسم کے شرک سے رُخ پھیر کر صرف اُسی کی طرف اپنا رُخ کرتا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

۳- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بُتوں کی بھی پوجا کرتی تھی۔ اُنہوں نے ایک بڑا بُت خانہ بنایا ہوا تھا جس میں بہت سے بُت رکھے ہوئے تھے۔ قوم بڑے احترام سے ان بُتوں کی پوجا کرتی تھی۔ ایک دن جب ساری قوم جشن منانے کے لئے شہر سے باہر گئی ہوئی تھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم پر بُتوں کی بے بسی واضح کرنے کے لئے ایک زبردست تدبیر کی۔ آپ علیہ السلام نے ایک کلہاڑا لیا اور بُت خانے میں چلے گئے۔ آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ بُتوں کے آگے کھانے پینے کی چیزیں رکھی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بُتوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟ اور تم بات کیوں نہیں کرتے؟ پھر آپ علیہ السلام نے کلہاڑا لیا اور سب سے بڑے بُت کو چھوڑ کر باقی تمام بُتوں کو توڑ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسے بالکل صحیح سلامت چھوڑ دیا اور کلہاڑا بھی اُس کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب قوم جشن منا کر واپس آئی اور انہوں نے اپنے بُتوں کا یہ حال دیکھا تو اُنہوں نے غصّے سے پوچھا کہ کس نے ہمارے بُتوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک نوجوان ہے جس کا نام ابراہیم ہے۔ وہ ہمارے بُتوں کے خلاف باتیں کرتا ہے۔ ضرور یہ کام اُسی کا ہے۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب لوگوں کے سامنے بلایا اور پوچھا کہ کیا تم نے ان بُتوں کا یہ حال کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطورِ طنز فرمایا کہ اس بڑے بُت نے کیا ہو گا۔ اسی کے کندھے پر کلہاڑا بھی ہے یا پھر ان بُتوں سے پوچھو کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ قوم نے کہا کہ یہ بُت تو بول نہیں سکتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی موقع کے انتظار میں تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ افسوس ہے تم پر اور اِن بُتوں پر جنہیں تم پوجتے ہو۔ جو نہ بول سکتے ہیں، نہ تمہاری فریاد سن سکتے ہیں، نہ تمہیں فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ قوم کو بُتوں کی بے بسی کا احساس تو ہو گیا لیکن انہوں نے پھر بھی یہی طے کیا کہ انہیں اپنے بُتوں کی طرف داری کرنی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سخت سزا دینی ہے۔ (معاذ اللہ)

۴- حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود بادشاہ کے دربار میں

نمرود اس وقت عراق کا بادشاہ تھا اور اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا۔ لوگ اس کی بھی پوجا کرتے تھے۔ جب اسے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسے خدا نہیں مانتے تو اس نے انہیں اپنے پاس دربار میں بلالیا اور پوچھا کہ تمہارا خدا کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو زندہ فرماتا اور مارتا ہے۔ نمرود نے کہا کہ یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں۔ اس نے ایک موت کی سزا سنائے جانے والے مجرم کو چھوڑ دیا اور ایک بے گناہ کو قتل کروا دیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ معاملہ دیکھا تو فرمایا کہ میرا رب تو وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تم خدا ہو تو اسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ۔ اس پر وہ کافر حیران و پریشان ہوا اور مبہوت ہو کر رہ گیا۔

۵- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود بادشاہ کی آگ

نمرود کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینے کے لئے ایک بہت بڑی آگ جلائی گئی اور جب آگ کے شعلے نہایت بلندی تک اٹھنے لگے تو اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں پھینک دیا۔ بُت پرستوں کا خیال تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام چند لمحوں میں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آگ کو حکم فرمایا کہ "ہم (اللہ) نے فرمایا کہ اے آگ! تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السلام)

پر پھر وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے سلامتی والی بن گئی" اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو آگ کی تکلیف سے محفوظ رکھا۔

۶- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کی ہٹ دھرمی اور کفر پر اصرار دیکھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لئے شام و فلسطین اور مصر کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آپ علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ سَلَامٌ عَلَيْهَا اور آپ علیہ السلام کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام بھی تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام کے والد کا نام ہاران تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو اُردن کی بستیوں "عَمُوْرَہ اور سَدُوْم" کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر پہنچے تو وہاں مصر کے بادشاہ کی بیٹی حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا سے آپ علیہ السلام کی شادی ہوئی۔

۷- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے امتحان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام عطا فرمائے۔ وہ آپ علیہ السلام کے پہلے بیٹے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا اور حکم دیا کہ اپنی بیوی حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا اور ننھے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک بنجر اور غیر آباد وادی یعنی مکّہ میں چھوڑ آئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کی اور اپنی بیوی اور بیٹے کو مکّہ میں خانہ کعبہ کے پاس چھوڑ آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا کو کچھ کھجوریں اور پانی دیا اور واپس چل پڑے۔ حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے آئیں اور کہا کہ آپ (علیہ السلام) ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں۔ اس وادی میں نہ کوئی رہتا ہے اور نہ کوئی کھانے پینے کی چیز ہے۔ حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا نے یہ سوال کئی دفعہ دہرایا جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام خاموش رہے۔ حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا نے پوچھا کہ کیا آپ (علیہ السلام) کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا نے کہا کہ پھر ٹھیک ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا اور واپس پلٹ گئی۔

۸- عظیم بچے کے لئے عظیم ماں کی بے قراری

جلد ہی پانی اور کھجوریں ختم ہو گئیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھوک اور پیاس سے بے چین ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام بے قرار ہو کر کبھی صفا پہاڑی پر چڑھ جاتیں اور دور تک دیکھنے لگتیں کہ شاید پانی یا کوئی قافلہ نظر آجائے۔ پھر سامنے موجود دوسری پہاڑی مَروہ پر چڑھ جاتیں اور دونوں پہاڑیوں کے درمیان کا راستہ دوڑ کر طے کرتیں تاکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام زیادہ دیر نظروں سے اوجھل نہ رہیں۔ اس طرح انہوں نے ان پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اُن کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اسے عمرہ اور حج کا ایک رکن بنا دیا۔ اس عمل کو "سَعی" کہتے ہیں۔

۹- آبِ زم زم اور مکّہ مکرمہ شہر کا آباد ہونا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس جگہ کے قریب جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام لیٹے تھے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا۔ حضرت ہاجرہ سَلَامٌ عَلَيْهَا پانی دیکھ کر خوش ہو گئیں اور دونوں ہاتھوں سے روکنے لگیں اور فرمانے لگیں "زم زم" یعنی ٹھہر جا ٹھہر جا۔ کچھ عرصے بعد پانی کو دیکھ کر ایک قبیلہ "بنو جُرہُم" بھی وہاں آکر ٹھہر گیا اس طرح مکّہ شہر آباد ہو گیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۱۰- عظیم والد اور بیٹے کی سب سے بڑی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کبھی کبھی ملاقات کے لئے مکّہ تشریف لاتے رہتے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جب کچھ بڑے ہو گئے اور کاموں میں اپنے والد کا ہاتھ بٹانے لگے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک بہت بڑا امتحان لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سنایا اور پوچھا کہ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ "ابّا جان! جس بات کا آپ (علیہ السلام) کو حکم فرمایا جا رہا ہے اس پر عمل کیجیے۔ آپ (علیہ السلام) مجھے ان شاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے"۔ دونوں باپ بیٹا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے پر تیار ہو گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیشانی کے بل لِٹایا اور قربان کرنے ہی والے تھے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ندا فرمائی "اے ابراہیم! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا"۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک دُنبہ ان کے فدیہ میں قربان کیا گیا۔ یہ ایک بہت بڑا امتحان تھا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوئے۔ ہم اسی واقعہ کی یاد میں ہر سال عید الاضحیٰ مناتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں۔

۱۱- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا خانہ کعبہ کی تعمیر کرنا

زمین پر خانہ کعبہ پہلا گھر تھا جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے طوفان کے بعد خانہ کعبہ کی صرف بنیادیں باقی رہ گئیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے انہی بنیادوں پر خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر فرمایا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام قریبی پہاڑوں سے پتھر اُٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن پتھروں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے جاتے۔ ساتھ ساتھ دونوں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا کرتے جاتے کہ "اے ہمارے رب! تو ہماری طرف سے (یہ عمل) قبول فرما بے شک تُو ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے (بھی) اپنی ایک فرماں بردار اُمت (پیدا فرما) اور ہمیں ہماری عبادتوں کے طریقے سکھا اور ہم پر (اپنی رحمت سے) توجہ فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔" (سورۃ البقرہ ۲، آیت: ۱۲۸)

۱۲- حج کی پکار

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔ مزید فرمایا کہ لوگوں کو حج کے لئے پکارو تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جبلِ ابی قبیس پر کھڑے ہو کر حج کے لئے اعلان فرمایا تو آپ علیہ السلام کی اس آواز کو ان لوگوں نے بھی سنا جو مردوں کی پشتوں میں تھے یا ماؤں کے رحموں میں یہاں تک کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سات سمندروں کی گہرائی تک آپ علیہ السلام کی آواز کو سنوا دیا۔ آج بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس پکار کے جواب میں دنیا بھر سے مسلمان ہر سال حج کے لئے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے بھی آپ علیہ السلام کی آواز پر جتنی مرتبہ لبیک کہا اتنی بار وہ حج کریں گے۔

۱۳- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر اجنبی مہمانوں کی آمد

ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر چند اجنبی مہمان آئے۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ آپ علیہ السلام مہمانوں کے لئے کھانا لے آئے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے کہ مہمان کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا رہے۔ مہمانوں نے آپ علیہ السلام کا خوف دُور کرتے ہوئے کہا کہ ہم انسان نہیں بلکہ آپ (علیہ السلام) کے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ہیں۔ ہمیں لوط علیہ السلام کی قوم کو سزا دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ساتھ ہی اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک اور بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام آئے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے جن میں آخری نبی و رسول امام الانبیاء حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر اور اپنی قوم کو توحید کی دعوت (سورۃ الانعام ۶، آیات: ۷۴ تا ۸۳)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾

اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کیا تو بتوں کو معبود بناتا ہے؟ بے شک میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور اسی طرح ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو دکھائے آسمانوں اور زمینوں کے عجائبات اور اس لئے کہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائیں۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ

پھر جب ان پر رات چھا گئی (تو) انہوں نے ایک ستارا دیکھا (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا (کیا) یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ غائب ہو گیا

قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ

(تو) اُنہوں نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب انہوں نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا (تو) فرمایا (کیا) یہ میرا رب ہے؟

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾

پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کہ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ فرماتا تو میں بھی ضرور گمراہ قوم میں سے ہو جاتا۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ

پھر جب سورج کو چمکتا ہُوا دیکھا (تو) فرمایا (کیا) یہ میرا رب ہے؟ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میری قوم! بے شک میں بیزار ہوں اُن سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔ بے شک میں نے اپنا رخ کر لیا

لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ

سب سے الگ ہو کر اُسی کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور اُن کی قوم اُن سے جھگڑنے لگی

قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ اُس نے تو مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے اور میں (اُن سے) نہیں ڈرتا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ

جنہیں تم اُس کا شریک ٹھہراتے ہو مگر میرا رب ہی کچھ (نقصان) چاہے (تو پہنچا سکتا ہے) میرا رب (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کیئے ہوئے ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

توکیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور میں کیوں ڈروں اُن سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو جب کہ تم نہیں ڈرتے

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ

کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو جس کی اس نے تم پر کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی تو دونوں فریقوں میں سے کون امن کا زیادہ حق دار ہے؟

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

اگر تم جانتے ہو۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے

وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ

اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو عطا فرمائی تھی اُن کی قوم کے مقابلہ میں

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

ہم درجات میں بلند فرما دیتے ہیں جس کو ہم چاہتے ہیں بے شک آپ کا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ (سورۃ الانعام ۶، آیات : ۸۴ تا ۹۰)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

اور ہم نے اُن (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) عطا فرمائے ہم نے سب کو ہدایت عطا فرمائی

وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

اور اس سے پہلے ہم نے نوح (علیہ السلام) کو بھی ہدایت عطا فرمائی اور اُن کی اولاد میں سے

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ

داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) اور ایوب (علیہ السلام) اور یوسف (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ

اور ہم نیک کام کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا (علیہ السلام) اور یحییٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) اور الیاس (علیہ السلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ

یہ سب صالحین میں سے تھے۔ اور اسماعیل (علیہ السلام) اور الیسع (علیہ السلام) اور یونس (علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ

اور ان سب کو ہم نے (ان کے زمانے کے) تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور ان کے باپ دادا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بھی (کچھ کو) اور ہم نے انہیں چُن لیا اور انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت عطا فرمائی۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

یہ ہے اللہ کی ہدایت جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازے

وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے کیئے ہوئے تمام اعمال ضرور برباد ہو جاتے۔

اہم نکات

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائی تو اب اگر یہ لوگ ان کا انکار کریں

فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾

تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر رکھے ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا فرمائی تو آپ ان کے طریقہ پر چلیں

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾

آپ (ﷺ) فرما دیجیے میں تم سے نہیں مانگتا اس (تبلیغ) پر کوئی اجر یہ تو تمام جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر اور قوم کو توحید کی دعوت (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۶۹ تا ۷۷)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾

اور آپ (ﷺ) ان پر تلاوت کیجیے ابراہیم (علیہ السلام) کا قصّہ۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ

وہ کہنے لگے ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں لہذا ہم ہمیشہ انہی (کی پوجا) پر جمے رہنے والے ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا

هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا

کیا وہ تمہاری (فریاد) سنتے ہیں جب تم (انہیں) پکارتے ہو؟ یا وہ تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ انہوں نے کہا

بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾

بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا اسی طرح کرتے ہوئے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم نے (ان کی حقیقت میں) غور کیا جن کی تم پوجا کرتے ہو؟

أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾

تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی۔ تو بے شک وہ میرے دشمن ہیں سوائے تمام جہانوں کے رب کے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ توحید (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات : ۷۸ تا ۸۲)

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾

وہ جس نے مجھے پیدا فرمایا تو وہی میری رہنمائی فرماتا ہے۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور مجھے پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾

اور جو مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ فرمائے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میری خطائیں بخش دے گا بدلہ کے دن۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اللہ ﷻ سے دعائیں (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۸۳ تا ۸۸)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔ اور میرا ذکرِ خیر جاری فرما بعد میں آنے والوں میں۔

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾

اور مجھے بنا دے نعمتوں والی جنّت کے وارثوں میں سے۔ اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہوں میں سے ہے۔

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾

اور مجھے رُسوا نہ کرنا جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے (اولاد)۔

قیامت کے دن فرماں برداروں اور نافرمانوں کا انجام (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۸۹ تا ۱۰۴)

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾

مگر جو اللہ کے پاس آیا سلامتی والے (پاک) دل کے ساتھ (وہی کامیاب ہوگا)۔ اور جنّت قریب کر دی جائے گی پرہیزگاروں کے لئے۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور جہنّم ظاہر کر دی جائے گی گمراہوں کے لئے۔ اور ان سے کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجتے تھے؟ اللہ کے سوا

هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ

کیا وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں یا وہ خود کو بچا سکتے ہیں؟ پھر وہ اور تمام گمراہ اس (جہنّم) میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اور ابلیس کے لشکر بھی

اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾

سب کے سب۔ اور وہ سب اس (جہنّم) میں آپس میں جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔ اللہ کی قسم! یقیناً ہم تو کھلی گمراہی میں تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا

جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر کرتے تھے۔ اور ہمیں تو ان مجرموں ہی نے گمراہ کیا تھا۔ تو (اب) ہمارے لئے کوئی نہیں ہے

مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً

سفارش کرنے والوں میں سے۔ اور نہ کوئی گرم جوش دوست ہے۔ تو کاش (دنیا میں) ہمیں واپس ہونا نصیب ہوجاتا

فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾

تو ہم مومنوں میں سے ہو جاتے۔ بے شک اس (قصہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر کو توحید کی دعوت (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیات: ۵۱ تا ۵۷)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

اور ہم نے (موسیٰ علیہ السلام سے بھی) پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی (شان کے مطابق) کامل بصیرت عطا فرمائی تھی اور ہم اُن کو خوب جاننے والے تھے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

جب (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا اپنے باپ اور اپنی قوم سے یہ کیسی مُورتیاں ہیں جن (کی پوجا) پر تم جم کر بیٹھے ہو؟

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

اُنہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اُن کی پوجا کرتے ہوئے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾

کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہو۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا تم کھیل تماشا کرنے والوں میں سے ہو؟

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے جس نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

اور اللہ کی قسم! میں یقیناً تمہارے بتوں کے ساتھ ضرور ایک تدبیر کروں گا اس کے بعد کہ جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بُت خانہ میں (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیات: ۵۸ تا ۶۷)

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

پھر انہوں (یعنی ابراہیم علیہ السلام) نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے ان کے ایک بڑے (بُت) کے تاکہ وہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾

وہ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾

(کچھ) لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے جو ان کا ذکر (بُرائی سے) کرتا ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا

وہ بولے تو لاؤ اسے لوگوں کے سامنے تاکہ وہ (اس کا انجام) دیکھ لیں۔ (جب ابراہیم علیہ السلام آئے تو) ان لوگوں نے کہا

ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾

کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے اے ابراہیم!

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا (نہیں) بلکہ یہ کام کیا ہوگا ان کے اس بڑے (بُت) نے لہٰذا تم انہی (بُتوں) سے پوچھو اگر وہ بول سکتے ہیں۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

پھر وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے تو (اپنے آپ سے) کہنے لگے بے شک تم خود ہی ظالم ہو۔

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

پھر (شرمندہ ہو کر) سر نیچا کر لیا (اور کہنے لگے) یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ (بُت) نہیں بولتے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا تو کیا تم پوجتے ہو اللہ کے سوا (ان کو) جو نہ تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے ہیں

وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ؕ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور نہ تمہیں نقصان دے سکتے ہیں؟ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بادشاہ نمرود کی آگ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیات: ۶۸ تا ۷۳)

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ

وہ لوگ کہنے لگے تم اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم (یعنی اللہ) نے فرمایا کہ اے آگ!

كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ ایک بُری چال کا ارادہ کیا تھا

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ ۚ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

تو ہم نے انہی لوگوں کو کر دیا نقصان اُٹھانے والے۔ اور ہم نے انہیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) اور لوط (علیہ السلام) کو نجات عطا فرمائی

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

اُس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی تھی۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

اور ہم نے انہیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) عطا فرمائے اسحاق (علیہ السلام) اور (اسحاق علیہ السلام پر) زائد یعقوب (علیہ السلام بھی) اور ہم نے ان سب کو نیکوکار بنایا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ

اور ہم نے انہیں امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت فرماتے تھے اور ہم نے ان کی طرف وحی فرمائی نیک کام کرنے کی

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ ۙ

اور نماز قائم کرنے کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں سب سے پہلے اپنے قریبی لوگوں کو دین کی دعوت دینی چاہیے۔(سورۃ الانعام، آیت:۷۴)
۲- شرک کی ایک وجہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو نہ پہچاننا ہے۔(سورۃ الانعام، آیات:۷۶ تا ۷۸)
۳- سورج، چاند، ستاروں سمیت ساری کائنات کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنایا ہے۔ ہمیں صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیے۔ (سورۃ الانعام، آیات:۷۶ تا ۷۹)
۴- اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لا کر شرک سے بچنے والے امن اور ہدایت پانے والے ہیں۔(سورۃ الانعام، آیت:۸۲)
۵- جھوٹے معبود کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ تمام اختیار حقیقی معبود اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔(سورۃ الشعراء، آیت:۷۳)
۶- شرک کی ایک بڑی وجہ کافر باپ دادا کے غلط عقائد کی پیروی کرنا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۷۴)
۷- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا، وہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمیں ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہی ہمیں کھلاتا پلاتا ہے۔(سورۃ الشعراء، آیات:۷۸، ۷۹)
۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمیں بیماری میں شفا عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۸۰)
۹- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہمارے گناہ معاف فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۸۲)
۱۰- قیامت کے دن کافروں کے لیے نہ کوئی سفارش کرنے والا ہو گا اور نہ ہی کوئی دوست کام آئے گا۔(سورۃ الشعراء، آیات:۱۰۰، ۱۰۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کس کی پوجا کرتی تھی؟
(الف) زمین، آسمان اور پہاڑوں (ب) سورج، چاند اور ستاروں (ج) جن، فرشتوں اور روحوں

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس بادشاہ کو توحید کی دعوت دی؟
(الف) ذوالقرنین (ب) فرعون (ج) نمرود

(۳) کس نے سب سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے؟
(الف) حضرت سارہ سلام اللہ علیہا (ب) حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا (ج) حضرت مریم سلام اللہ علیہا

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں کون اجنبی مہمان بن کر آئے؟
(الف) فرشتے (ب) جنات (ج) مکّہ کے لوگ

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم پر حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کہاں چھوڑ آئے؟
(الف) فلسطین (ب) عراق (ج) مکّہ

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے بتوں کو توڑ دیا۔
☐ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کریں۔
☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور بھتیجے کے ساتھ شام و فلسطین اور مصر کی طرف ہجرت فرمائی۔
☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر فرشتے انسانی شکل میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری دینے آئے۔
☐ آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتوں کی پوجا نہ کرنے پر اپنے گھر سے نکال دیا۔
☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کا حج کرنے کے لئے لوگوں کو دعوت دی۔
☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا فرماں بردار بیٹا عطا فرمایا۔
☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر کو توحید کی دعوت دی۔
☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوم نے آگ میں ڈال دیا۔
☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر پہلے سے موجود انہی بنیادوں پر خانہ کعبہ کو تعمیر فرمایا۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ ہمیں دعوت کے کام کا آغاز کہاں سے کرنا چاہیے؟

____

____

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکے جانے کا کیا نتیجہ نکلا؟

____

____

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُتوں کو کیوں توڑا؟

____

____

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا خواب دیکھا؟

____

____

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا القاب عطا فرمائے گئے؟

____

____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- سورۂ ابراہیم ۱۴، آیات: ۴۱، ۴۲ میں دی گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا ترجمہ خوب صورتی کے ساتھ ایک چارٹ پر لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

____

____

- حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق مختلف مقامات مثلاً شہر مکّہ، خانہ کعبہ، مقامِ ابراہیم علیہ السلام، منٰی اور جمرات کی تصاویر تلاش کر کے ایک چارٹ پر لگائیں۔
- نیچے دی گئی تصاویر میں جن اعمال کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے اُنہیں رنگ بھر کر واضح کریں۔

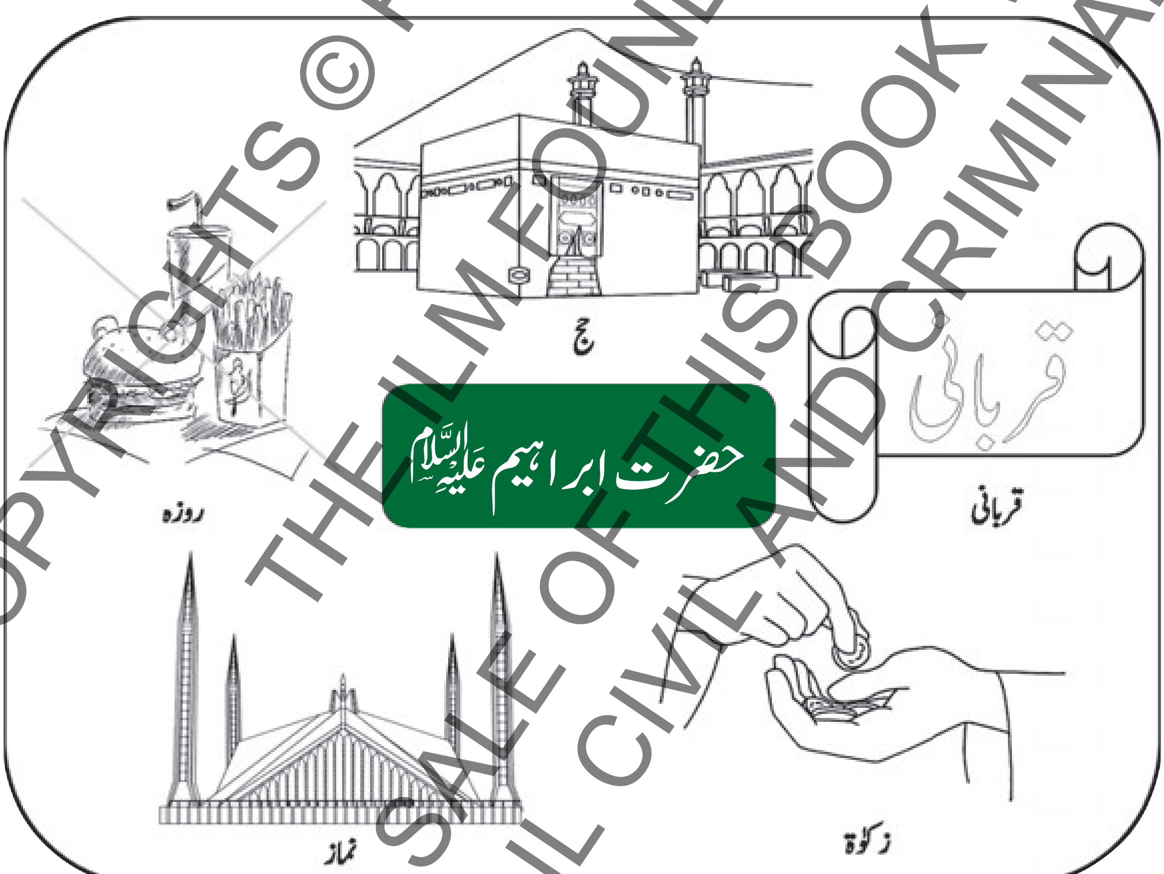

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

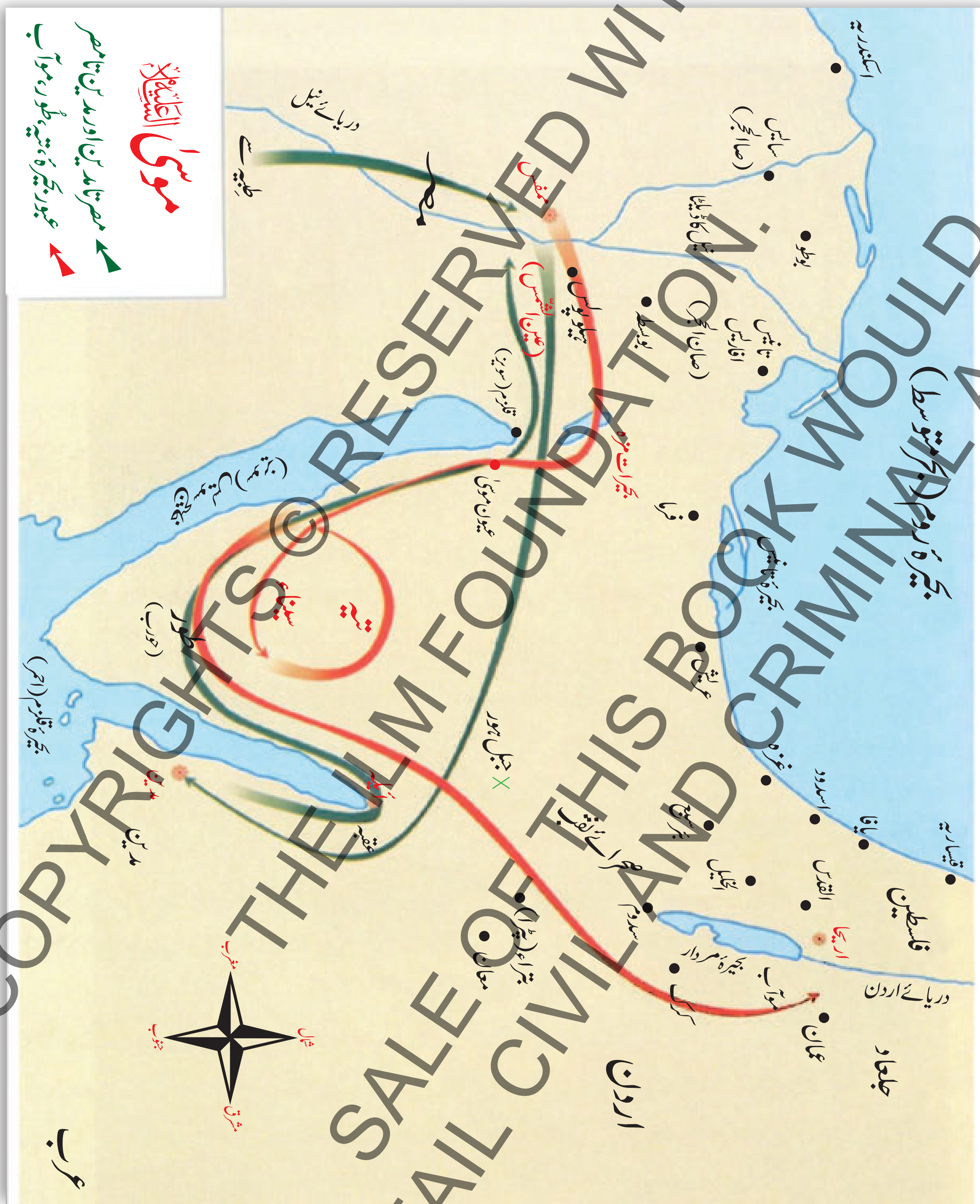

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۱۶ قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ اوّل)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا پہلا دور: پیدائش سے مدین جانے تک

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے اُن میں سے ایک عظیم رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔قرآنِ حکیم میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ آیا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "اسرائیل" تھا (جس کا مطلب ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بندہ)۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو بارہ بیٹے عطا فرمائے۔ان بیٹوں کی اولادوں سے بارہ قبیلے بنے جو بنی اسرائیل کہلائے۔بنی اسرائیل فلسطین کے رہنے والے تھے۔وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑی محبوب قوم تھی جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بے شمار احسانات فرمائے۔لیکن بنی اسرائیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور ناشکری کرتے رہے۔

۱۔ بنی اسرائیل کا مصر میں داخلہ اور فرعون کا بنی اسرائیل پر ظلم وستم

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں ایک حضرت یوسف علیہ السلام بھی تھے۔جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مصر میں ایک بڑا مقام عطا فرمایا تھا۔حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد، بھائیوں اور سب گھر والوں کو مصر بلوالیا۔اس طرح بنی اسرائیل شام کے شہر کنعان یا فلسطین سے مصر آکر آباد ہوگئے۔بنی اسرائیل مصر میں کئی سال تک عیش و آرام سے حکومت کرتے رہے۔حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے کئی سال بعد مصر کے رہنے والے قبطیوں نے بغاوت کی اور فرعون کو بادشاہ بنا کر بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنالیا۔

فرعون اس مظلوم قوم پر ظلم ڈھاتا اور ان سے جانوروں کی طرح کام لیتا تھا۔فرعون کو نجومیوں نے خبر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اُس کی بادشاہت کو ختم کردے گا۔اس وجہ سے فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دینے کا حکم دیا۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم وستم سے آزاد کرانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اُن کی حفاظت کا انتظام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت پر آپ علیہ السلام کی والدہ فکرمند ہوئیں کہ اس بچے کو فرعون قتل کرادے گا۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے دل میں بات ڈالی کہ ایک صندوق میں بچے کو ڈال کر دریا میں بہادیں اور انہیں تسلّی دی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو واپس اُن کے پاس پہنچادے گا۔اُن کی والدہ نے ایسا ہی کیا۔صندوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لیئے دریا کی لہروں پر تیرتا رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بڑی بہن دریا کے کنارے صندوق کے پیچھے پیچھے چلتی رہیں۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں

جب صندوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لیئے دریا میں تیرتا ہوا فرعون کے محل کے سامنے پہنچا تو فرعون کے لوگوں نے اسے نکال کر فرعون اور ملکہ کے سامنے پیش کیا۔جیسے ہی صندوق کھولا گیا تو اندر ایک نہایت خوبصورت بچے کو دیکھا۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت ملکہ آسیہ سَلَامٌ عَلَيْهَا کے دل میں ڈال دی۔ملکہ نے فرعون سے کہا کہ ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیتے ہیں۔فرعون نے ملکہ کی بات مان لی۔یوں فرعون

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے سے باز رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کے لئے کئی دائیوں کو بُلایا گیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی بھی دائی کا دودھ نہیں پیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن جو یہ سب حال دیکھ رہی تھیں اُنہوں نے درخواست کی کہ میں ایک ایسی عورت کو جانتی ہوں کہ جو اس بچے کو دودھ پلا سکے گی۔ ملکہ آسیہ سَلَامٌ عَلَیْہَا کو بچے کے بارے میں بہت فکر تھی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کی درخواست قبول کر لی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اپنی والدہ کو لے کر محل آ گئیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے انہیں دودھ پلانا شروع کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام دودھ پینے لگے۔ یہ دیکھ کر ملکہ کو اطمینان ہو گیا۔ یوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے پر مقرر کر دی گئیں۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ کی گود میں دوبارہ پہنچا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کا اہتمام فرما دیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہو گئے۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قِبطی کی ہلاکت

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں آئے تو دیکھا کہ دو افراد آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی بنی اسرائیل سے تھا اور دوسرا قِبطی یعنی فرعون کی قوم سے تھا۔ اسرائیلی نے آپ علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارا۔ آپ علیہ السلام نے قِبطی کو ایک مُکا مارا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ اُس کو قتل کرنے کا نہیں تھا۔ اس پر آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے فوراً معافی مانگی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو معاف فرما دیا۔ قِبطی کی ہلاکت ایسے وقت میں ہوئی تھی کہ جب سب لوگ آرام کر رہے تھے اس لئے لوگوں کو پتہ نہیں چلا کہ قِبطی کو کس نے ہلاک کیا ہے۔ اگلی صبح جب حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں آئے تو اُسی اسرائیلی کو دوبارہ ایک اور قِبطی سے لڑتے ہوئے دیکھا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسرائیلی سے کہا کہ تم ہی گمراہ ہو اور اُسے قِبطی سے بچانے کے لئے آگے بڑھے۔ آپ علیہ السلام کی بات سن کر اسرائیلی ڈر گیا اور سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس کے خلاف کاروائی کرنا چاہتے ہیں اس لئے اُس نے کہا کہ کیا آپ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتے ہیں جیسے کل آپ نے ایک قِبطی کو ہلاک کر دیا تھا؟ اس طرح یہ بات شہر میں پھیل گئی کہ قِبطی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہلاک ہوا تھا۔ جلد ہی ایک شخص دوڑتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ فرعون اور اُس کی قوم کے سردار آپ کو قتل کرنے کی تیاری کر رہے ہیں لہٰذا آپ یہاں سے فوراً چلے جائیں۔ یوں حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے ایک دُور دراز علاقہ مَدیَن تشریف لے گئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱- فرعون کا بنی اسرائیل پر ظلم و ستم (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۱تا ۶)

طٰسٓمّٓ ۝۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ
طٰسٓمّٓ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے کچھ حالات حق کے ساتھ

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا
ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ بے شک فرعون زمین میں سرکش تھا اور اس نے وہاں کے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا

يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ
اُس نے کمزور کر دیا تھا اُن میں سے ایک گروہ کو وہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور اُن کی بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۴ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ
بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ اور ہم نے چاہا کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیئے گئے تھے

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
اور ہم اُنہیں امام بنائیں اور ہم انہیں (ان کے ملک و مال کا) وارث بنائیں۔ اور ہم انہیں زمین میں اختیار عطا کریں

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝۶
اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو اِن (کمزوروں) سے وہ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی حفاظت کا انتظام (سورۃ القصص ۲۸، آیت: ۷)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ
اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کی طرف الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو پھر جب تمہیں اس کے بارے میں کوئی خطرہ ہو

فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ
تو اُسے دریا میں ڈال دینا اور تم ڈرنا نہیں اور نہ تم غم کرنا بے شک ہم اُسے تمہاری طرف واپس پہنچانے والے ہیں

وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷
اور اُسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۸ تا ۱۳)

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

تو فرعون کے گھر والوں نے اسے اُٹھا لیا تاکہ وہ اُن کے لئے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنیں بے شک فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکر

كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۞۸ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ

(بڑے) گناہ گار تھے۔ اور فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ علیہا السلام) نے کہا (یہ بچہ) میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اِسے قتل نہ کرنا

عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۞۹ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ

شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اِسے بیٹا بنالیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا

اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞۱۰

قریب تھا کہ وہ اس (راز) کو ظاہر کر دیتیں اگر ہم نے اُن کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے رہیں۔

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۞۱۱

اور (موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے) اس کی بہن سے کہا تم اُس کے پیچھے پیچھے جاؤ تو وہ اُسے دُور سے دیکھتی رہی اور وہ لوگ بالکل بے خبر تھے۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ

اور ہم نے پہلے ہی سے اُن (یعنی موسیٰ علیہ السلام) پر دائیوں کا دُودھ حرام کر دیا تھا تو (موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے) کہا کہ میں تمہیں بتاؤں ایسے گھر والوں کا پتہ

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۞۱۲ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ

جو تمہارے لئے اس (بچے) کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ تو اس طرح ہم نے اُن (موسیٰ علیہ السلام) کو ان کی والدہ کے پاس واپس پہنچا دیا

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞۱۳

تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں اور تاکہ وہ جان لیں کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قبطی کی ہلاکت (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۱۴ تا ۲۱)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞۱۴

اور جب (موسیٰ علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے اور جسمانی اعتدال پر آ گئے (تو) ہم نے اُنہیں حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫

اور (موسیٰ علیہ السلام) شہر میں داخل ہوئے ایسے وقت جب اس کے رہنے والے (نیند کی) غفلت میں تھے تو انہوں نے اس میں پایا دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ

ایک تو ان کے (اپنے) گروہ میں سے تھا اور ایک ان کے دشمنوں میں سے تھا تو اس شخص نے مدد طلب کی جو اُنہی کے گروہ میں سے تھا

COPYRIGHTS© RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

عَلَى الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى فَقَضٰى عَلَيۡهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ ؕ

اس کے خلاف جوان کے دشمنوں میں سے تھا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے ایک مُکا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ یہ شیطان کا کام ہے

اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيۡنٌ ۱۵ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ

بے شک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان کا نقصان کیا

فَاغۡفِرۡ لِىۡ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۱۶

(اس لئے) تُو مجھے معاف فرما تو اللہ نے اُنہیں معاف فرما دیا بے شک وہی بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ ۱۷

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! تُو نے مجھ پر جو انعام فرمایا ہے تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَاَصۡبَحَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ

پھر (دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے) شہر میں صبح کی ڈرتے ڈرتے انتظار کرتے ہوئے تو اچانک (دیکھا) وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی

يَسۡتَصۡرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيۡنٌ ۱۸ فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ

(پھر) انہیں (مدد کے لئے) پکار رہا ہے موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے فرمایا بے شک تو ضرور کھلا گمراہ ہے۔ پھر جب (موسیٰ علیہ السلام نے) ارادہ کیا

اَنۡ يَّبۡطِشَ بِالَّذِىۡ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اَتُرِيۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِىۡ

اس شخص کو پکڑنے کا جو ان دونوں کا دشمن تھا (تو اسرائیلی) بولا اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی (اسی طرح) قتل کرنا چاہتے ہو

كَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ۖ اِنۡ تُرِيۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ جَبَّارًا فِى الۡاَرۡضِ

جیسے تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ تم تو صرف یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سرکش بن جاؤ

وَمَا تُرِيۡدُ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ ۱۹ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡعٰى ۫

اور تم نہیں چاہتے کہ تم اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔ اور ایک شخص شہر کے آخری کنارے سے دوڑتا ہوا آیا

قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ الۡمَلَاَ يَاۡتَمِرُوۡنَ بِكَ لِيَقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ

اس نے کہا اے موسیٰ! بے شک سردار آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر ڈالیں تو آپ نکل جائیں

اِنِّىۡ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيۡنَ ۲۰ فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫

بے شک میں آپ کی بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں۔ پس (موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے نکلے ڈرتے ڈرتے (اللہ کی مدد کا) انتظار کرتے ہوئے

قَالَ رَبِّ نَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۲۱ ع

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ و تعالیٰ فساد کرنے والوں اور گناہ گاروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (سورۃ القصص، آیات: ۴، ۸)

۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ مظلوموں کی مدد فرماتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۵)

۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں کو نہ خوف ہوتا ہے اور نہ غم ہوتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۷)

۴- جس کی حفاظت اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (سورۃ القصص، آیات: ۷ تا ۹)

۵- اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرماتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۳)

۶- اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو حکمت اور علم عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۴)

۷- ہمیں مجرموں کے خلاف مظلوموں کا ساتھ دینا چاہیے۔ (سورۃ القصص، آیات: ۱۵، ۱۷)

۸- انبیاءِ کرام علیہم السلام معصوم عن الخطا ہونے کے باوجود بھی کثرت سے استغفار کرتے ہیں تو خطا ہو جانے پر ہمیں بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۶)

۹- نادان دوست دشمن سے بڑھ کر نقصان دہ ہوتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۱۹)

۱۰- ہمیں مشکل حالات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا اور مدد مانگنی چاہیے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا اور دعا قبول فرمانے والا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت: ۲۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق کس قوم سے تھا؟

(الف) بنی اسرائیل (ب) بنی اسماعیل علیہ السلام (ج) بنی ہاشم

(۲) کن کا لقب اسرائیل تھا؟

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت یعقوب علیہ السلام

(۳) بنی اسرائیل کہاں سے آکر مصر میں آباد ہو گئے تھے؟

(الف) شام (ب) مدیَن (ج) ایران

(۴) مصر کے رہنے والے لوگوں نے کس کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا؟

(الف) نمرود (ب) جالوت (ج) فرعون

(۵) قبطی کا تعلق کس کی قوم سے تھا؟

(الف) نمرود (ب) فرعون (ج) قارون

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

- ⬠ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے محبت کی وجہ سے فرعون کی ملکہ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو بیٹا بنانے کا فیصلہ کیا۔
- ⬠ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر سے مَدیَن تشریف لے گئے۔
- ⬠ حضرت یوسف علیہ السّلام کے انتقال کے بعد فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا۔
- ⬠ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے شہر میں ایک قِبطی اور بنی اسرائیلی کو آپس میں جھگڑتے ہوئے پایا۔
- ⬠ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اُن کی والدہ نے ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہادیا۔
- ⬠ حضرت یوسف علیہ السّلام نے بنی اسرائیل کو شام کے شہر کنعان سے مصر بلوالیا۔
- ⬠ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اُن کی والدہ کے پاس دوبارہ پہنچا کر ان کی پرورش کا اہتمام فرمادیا۔
- ⬠ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھوں ایک قِبطی مارا گیا۔
- ⬠ فرعون بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرادیتا تھا۔
- ⬠ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ بنی اسرائیل کون تھے؟

۲۔ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں قتل کرادیتا تھا؟

۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو بچانے کے لئے کیا تدبیر اُن کی والدہ کے دل میں ڈالی؟

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو دوبارہ ان کی والدہ تک کیسے پہنچایا؟

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر چھوڑ کر مَدیَن کیوں چلے گئے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ بنی اسرائیل میں آنے والے کوئی پانچ انبیاء کرام علیہم السلام کے نام تحریر کریں۔

____

____

❁ بنی اسرائیل میں آنے والے رسولوں پر نازل کی جانے والی کوئی تین کتابوں کے نام تحریر کریں۔

____

____

❁ نیچے دیئے گئے مقامات میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق مقامات کی نشاندہی لکیر کھینچ کر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ١٧ قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ دوم)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا دوسرا دور: مدین جانے سے صحرائے سینا ہجرت تک

١- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کے ایک کنویں پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روکے ہوئے الگ کھڑی ہیں۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ ان لڑکیوں کے والد بوڑھے ہیں اور وہ انتظار کر رہی ہیں کہ پہلے سب لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا لیں تو پھر وہ اپنی بکریوں کو پانی پلائیں۔ آپ علیہ السلام نے اس کنویں سے پانی نکال کر ان کی بکریوں کو پلایا اور پھر ایک درخت کے سائے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس شہر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اجنبی تھے یہاں ان کے پاس نہ گھر تھا، نہ رشتہ دار، نہ مال اور نہ ہی کچھ کھانے پینے کے لئے تھا لیکن اس کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام گھبرائے نہیں۔ آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا مانگی کہ "اے میرے رب! تُو مجھے جو بھی بھلائی عطا فرمائے میں اُس کا محتاج ہوں"۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور لڑکیوں کے والد اور ان کے اہل خانہ کی وساطت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمام ضرورتوں کو پورا فرما دیا۔

٢- مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عنایات

تھوڑی دیر بعد اُن لڑکیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور کہا کہ ہمارے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ بکریوں کو پانی پلانے پر آپ کو اُجرت دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن کے والد کے پاس پہنچے اور اُن کو اپنا سارا حال سنایا۔ اُنہوں نے آپ علیہ السلام کو تسلّی دی اور کہا کہ آپ ڈریں نہیں۔ آپ ظالموں سے نجات پا چکے ہیں۔ اُن لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابّا جان! اِنہیں اُجرت پر رکھ لیجئے کیوں کہ یہ طاقت ور اور امانت دار ہیں۔ بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ آٹھ سال میرے ہاں کام کریں یا اپنی خوشی سے دس سال پورے کریں تو میں اپنی دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی شادی آپ سے کر دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کی بات قبول فرمائی اور دس سال تک اُن کے پاس رہے۔

٣- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بات کرنا

دس سال مدین میں رہنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں رات کے وقت صحرا سے گزرتے ہوئے شدید سردی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور کی طرف آگ دکھائی دی۔ آپ علیہ السلام نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں جا کر وہاں سے ہاتھ سینکنے کے لئے کچھ انگارے لاتا ہوں یا راستے کی کوئی خبر معلوم کرتا ہوں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ایک بہت بڑی سعادت عطا فرمائی یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ اسی لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ (یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بات کرنے والا) بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ "بے شک میں ہی تمہارا رب ہوں تو تم اپنے جوتے اُتار دو، بے شک تم مقدس وادی طویٰ میں ہو۔"

٤- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یہ میرا عصا ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں، اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی بہت فائدے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے نیچے ڈال

COPYRIGHTS © RESERVED WITH
THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

دو۔ جیسے ہی آپ علیہ السلام نے عصا زمین پر ڈالا وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا اور قریب تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام رُخ پھیر کر دوڑ پڑتے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو وہ اپنی اصلی حالت میں آجائے گا۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالو تو وہ نہایت سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔ اس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ دو معجزات عطا فرمائے اور حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے اور اُسے نرمی سے دعوت دینا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اپنے لئے دعائیں مانگیں اور اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے دعا مانگی کہ اُن کو بھی میری مدد کے لئے نبوت عطا فرما۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں پہنچ کر اس سے فرمایا کہ بے شک ہم دونوں تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل پر ظلم و ستم بند کرو اور انہیں آزاد کر کے ہمارے ساتھ بھیج دو۔ آپ علیہ السلام نے اسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات دکھائے۔ فرعون نے معجزات کا انکار کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادوگر ہونے کا الزام لگایا اور اپنے جادوگروں سے مقابلے کی دعوت دی۔ اس مقابلے کے لئے قومی تہوار کا دن مقرر کیا گیا تاکہ سب حاضر ہوں اور سب کے سامنے مقابلہ ہو۔ معجزات دیکھ کر بھی جب فرعون ایمان نہ لایا اور اپنی ضد پر قائم رہا تو آلِ فرعون میں سے ایک ایمان لانے والے شخص نے بھرے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیتے ہوئے فرعون اور اُس کی قوم کے سرداروں کو سرکشی کے بُرے نتیجے سے ڈرایا اور ایمان لانے کی دعوت دی۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح

فرعون نے ملک بھر سے ماہر جادوگر جمع کیے۔ انہیں انعامات کا لالچ دے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے میدان میں بھیجا۔ جب آمنا سامنا ہوا تو جادوگروں نے کہا کہ اے موسیٰ! پہلے آپ شروع کریں گے یا ہم اپنا جادو پیش کریں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے تم اپنا جادو پیش کرو۔ جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈالیں تو لوگوں کو دوڑتی ہوئی نظر آئیں جیسے سانپ ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا عصا زمین پر ڈالنے کا حکم فرمایا تو عصا ایک بہت بڑا اژدھا بن گیا جس نے جادوگروں کی بنائی ہوئی تمام جھوٹی چیزوں کو نگل لیا۔ جادوگر یہ معجزہ دیکھ کر بے اختیار سجدے میں گر پڑے اور مسلمان ہوگئے۔ لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گئے۔

۷- فرعون کی اہلِ ایمان کو دھمکی اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی

فرعون شدید غصّہ ہوا اور جادوگروں سے بولا کہ کیا تم میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے؟ اس نے الزام لگایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان جادوگروں کے بڑے ہیں جنہوں نے ان سب کو جادو سکھایا ہے (معاذاللہ) اور ان سب نے مل کر یہ چال چلی ہے۔ اُس نے جادوگروں کو دھمکی دی کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا مگر وہ سب ایمان پر جمے رہے۔ اُنہوں نے فرعون کو جواب دیا کہ تُو جو چاہے کر لے ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان سے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

۸- آلِ فرعون پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سات عذاب

فرعون اور آلِ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے۔ ان کے مسلسل انکار اور کفر پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے ان پر کئی عذاب بھیجے گئے۔ ان پر قحط، پھلوں کا نقصان، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون کے عذاب بھیجے گئے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ مگر وہ لوگ عذاب آنے پر ایمان لانے کا وعدہ کرتے اور عذاب ختم ہونے پر اپنے وعدے سے پھر جاتے۔ اس طرح وہ مسلسل وعدہ خلافی کرتے رہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدیَن میں (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۲۲تا۲۴)

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

اور جب (موسیٰ علیہ السلام نے) مدیَن کی طرف رُخ کیا (تو) فرمانے لگے اُمید ہے کہ میرا رب مجھے ہدایت عطا فرمائے گا سیدھے راستہ کی۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۥ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

اور جب وہ مدیَن کے کنویں پر آئے تو اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ دو لڑکیوں کو پایا

تَذُوْدٰنِ ج قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا

(جو اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی تھیں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ وہ دونوں بولیں

لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتۃ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک چرواہے (اپنے جانوروں کو) واپس نہ لے جائیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ

تو (موسیٰ علیہ السلام نے) ان کی خاطر پانی پلایا پھر سائے کی طرف چلے گئے پھر عرض کیا اے میرے رب!

اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

(واقعی) میں اس خیر (وبرکت) کا جو تو نے میری طرف اتاری ہے محتاج ہوں۔

۲- مدیَن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ ﷻ کی عنایات (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۲۵تا۲۸)

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ز قَالَتْ

پھر (تھوڑی دیر بعد) اُن کے پاس ان دونوں میں سے ایک لڑکی آئی شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اُس نے کہا

اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَهٗ

میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کا بدلہ دیں جو آپ نے ہمارے لئے (بکریوں کو) پانی پلایا پھر جب (موسیٰ علیہ السلام) اُن (کے والد) کے پاس آئے

وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ لا قَالَ لَا تَخَفْ قف وقفة نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور اُن سے سارے واقعات بیان فرمائے تو (بزرگ نے) کہا آپ خوف نہ کریں آپ نے ظالم لوگوں سے نجات پالی ہے۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ز اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ

ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابّا جان! انہیں اُجرت پر رکھ لیجئے بے شک بہترین شخص جسے آپ اجرت پر رکھیں وہی ہے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ۝٢٦ قَالَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ

جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ (لڑکیوں کے والد نے) کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کا نکاح کر دوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک سے

عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

اس (عہد) پر کہ آپ میرے پاس اُجرت پر کام کریں آٹھ سال تک پھر اگر آپ دس سال پورے کر دیں تو وہ آپ کی طرف سے (احسان) ہے

وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝٢٧

اور میں نہیں چاہتا کہ آپ پر کوئی مشقت ڈالوں اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا یہ (عہد) میرے اور آپ کے درمیان ہے دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں

فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ۝٢٨

تو مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی اور ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ ﷻ سے بات کرنا (سورۂ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۹ تا ۱۶)

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

اور کیا آپ کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر آئی؟ جب انہوں نے ایک آگ دیکھی تو اُنہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (یہیں) ٹھہرو

اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠

بے شک میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں تمہارے لئے بھی اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس میں کوئی رہنمائی پالوں۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ۝١١ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ

پھر جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو اُنہیں ندا کی گئی کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی تمہارا رب ہوں تو تم اپنے جوتے اُتار دو

اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ۝١٣

بے شک تم مقدس وادی طویٰ میں ہو۔ اور میں نے تمہیں (رسول) چُن لیا ہے تو اسے غور سے سنو جو وحی کی جارہی ہے۔

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝١٤

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے لہٰذا تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝١٥

بے شک قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو خفیہ رکھوں تاکہ ہر جان کو بدلہ دیا جائے جو وہ کوشش کرتی ہے۔

فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝١٦

لہٰذا تمہیں وہ (شخص) اس سے روک نہ دے جو اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اس نے اپنی خواہش کی اتباع کی (ورنہ) پھر تم (بھی) ہلاک ہو جاؤ گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ ﷻ سے بات کرنا (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۰ تا ۱۵)

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝۱۱

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ندا دی کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ۔ (یعنی) قوم فرعون کے پاس کیا وہ لوگ (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں؟

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝۱۲ۭ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان (خوب روانی سے) نہیں چلتی

فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝۱۳ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۱۴ۚ

بس تو ہارون (علیہ السلام) کی طرف بھی (نبوت) بھیج دے۔ اور ان کا میرے اوپر ایک (قتل کا) الزام بھی ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل (نہ) کر دیں۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝۱۵

(اللہ نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہو گا!) لہٰذا تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ بے شک ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ ﷻ سے بات کرنا (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۲۹ تا ۳۰)

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو انہوں نے کوہِ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی

قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

(موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (یہیں) ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لے آؤں

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۲۹ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ

یا آگ کا کوئی انگارہ تاکہ تم (ہاتھ) سینک سکو۔ پھر جب وہ وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے سے ندا دی گئی

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۰ۙ

ایک مبارک جگہ میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۱۷ تا ۲۴)

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝۱۷ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا

اور (اللہ نے پوچھا) اے موسیٰ! یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں

وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰي غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝۱۸ قَالَ

اور میں اس سے اپنی بکریوں کے لئے (پتے) جھاڑتا ہوں اور میرے لئے اس میں اور بھی کئی فائدے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

اے موسیٰ! اسے (زمین پر) ڈال دو۔ تو انہوں نے اسے ڈال دیا تو وہ (عصا) اچانک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ (اللہ نے) فرمایا اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ

ہم ابھی اسے اس کی پہلی حالت پر واپس لے آئیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دباؤ وہ سفید چمک دار ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے

اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾

(یہ) دوسری نشانی ہے۔ (یہ) اس لئے کہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دکھائیں۔ تم فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۳۱تا۳۵)

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

اور (اللہ نے فرمایا) کہ اپنا عصا ڈال دو پھر جب اسے دیکھا کہ وہ تیزی سے (ایسے) حرکت کر رہا ہے جیسے وہ سانپ ہو (تو) وہ پیٹھ پھیر کر چل دیئے

وَّلَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾

اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (فرمایا گیا) اے موسیٰ! آگے آؤ اور ڈرو نہیں بے شک تم امن (پانے) والوں میں سے ہو۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور اپنا بازو اپنی طرف ملا لو خوف سے (بچنے کے لئے)

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾

تو یہ دو (مضبوط) دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (جاؤ) بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے اُن کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً

اور میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) جن کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے لہٰذا انہیں میری مدد کے لئے (رسول بنا کر) میرے ساتھ بھیج دے

يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ

کہ وہ میری تصدیق کریں کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جُھٹلائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا ہم تمہارے بازو مضبوط کر دیں گے

بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ

تمہارے بھائی کے ذریعہ اور ہم تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے لہٰذا وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے ہماری نشانیوں کی وجہ سے

اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾

تم دونوں اور جنہوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہیں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُن پر عنایات (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۲۵ تا ۴۶)

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لئے میرا کام آسان بنادے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے

مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾

میری زبان کی۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرا ایک وزیر (مددگار) مقرر فرمادے میرے گھر والوں میں سے۔

هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾

(یعنی) میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو۔ اُس سے میری قوت کو مضبوط فرمادے۔ اور اُسے میرے کام میں شریک فرما دے۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾

تاکہ (یک جان ہوکر) ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں۔ اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾

(اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! تمہیں دے دیا گیا جو کچھ تم نے مانگا ہے۔ اور بے شک ہم نے تم پر احسان کیا تھا ایک بار اور بھی۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ

جب ہم نے الہام کیا تمہاری والدہ کی طرف جو کچھ (اب تم پر) وحی کیا جارہا ہے۔ کہ تم ان (موسیٰ علیہ السلام) کو صندوق میں رکھو

فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ

پھر اُس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اُسے کنارے پر لاکر ڈال دے گا (پھر) میرا اور اس کا دشمن اُسے اٹھالے گا

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾

اور میں نے تم پر ڈال دی تھی اپنی طرف سے محبت اور تاکہ میری نگرانی میں تمہاری پرورش کی جائے۔

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ

جب تمہاری بہن (اجنبی کی طرح) چلتے چلتے آئی پھر (فرعون کے گھر والوں سے) کہنے لگی کیا میں تمہیں اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس کی پرورش کرے

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

تو (اس طرح) ہم نے تمہیں تمہاری والدہ کے پاس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا

اور (اے موسیٰ) تم نے ایک شخص کو قتل کردیا تھا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات عطا فرمائی اور ہم نے تمہیں کئی آزمائشوں سے گزارا

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾

پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے پھر اے موسیٰ! تم (ہمارے) مقررہ وقت پر آپہنچے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾

اور میں نے تمہیں اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔ تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔

اہم نکات

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ (سرکشی میں) حد سے نکل چکا ہے۔ لہٰذا تم دونوں اُس سے نرمی سے بات کرنا

لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ

شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! بے شک ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾

یا سرکش ہو جائے۔ (اللہ نے) فرمایا تم دونوں ڈرو نہیں بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سُن (بھی) رہا ہوں اور دیکھ (بھی) رہا ہوں۔

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۰۳ تا ۱۱۲)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ

پھر ہم نے ان کے بعد بھیجا موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اُس (کی قوم) کے سرداروں کی طرف

فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

تو اُن لوگوں نے اُن (نشانیوں) کے ساتھ ظلم کیا تو آپ دیکھئے کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا؟ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اے فرعون!

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

بے شک میں رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔ مجھ پر لازم ہے کہ اللہ کے بارے میں سوائے حق بات کے کچھ نہ کہوں

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾

یقیناً میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانی لایا ہوں لہٰذا تم بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

(فرعون نے) کہا اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچوں میں سے ہو۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ

تب (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیا تو وہ اسی وقت واضح اژدھا بن گیا۔ اور اپنا ہاتھ نکالا

فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾

تو وہ اسی وقت سفید چمک دار تھا دیکھنے والوں کے لئے۔ قوم فرعون کے سرداروں نے کہا یقیناً یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَا ذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ

وہ چاہتا ہے کہ تمہیں نکال دے تمہاری زمین سے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو

وَ اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو۔ وہ تمہارے پاس لے آئیں ہر ماہر جادوگر کو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۴۷ تا ۵۶)

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ

(اللہ نے فرمایا) لہٰذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ پھر کہو بے شک ہم دونوں تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں لہٰذا تم ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى

اور انہیں تکلیفیں نہ پہنچاؤ ہم یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اس کے لئے ہے

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ

جو ہدایت کی پیروی کرے۔ یقیناً ہماری طرف وحی فرمائی گئی ہے بے شک عذاب اس کو ہو گا جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑا۔ (فرعون نے) کہا

فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾

تو اے موسیٰ! تم دونوں کا رب ہے کون؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی بناوٹ عطا فرمائی پھر (اس کی) رہنمائی فرمائی۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ

(فرعون نے) کہا تو پہلی قوموں کا کیا حال ہوا؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ اُن کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا

نہ میرا رب غلطی کرتا ہے اور نہ وہ بھولتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ

اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے نکالیں اس کے ذریعے کئی اقسام کی مختلف نباتات۔ تم (خود بھی) کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

بے شک اس میں عقل مندوں کے لئے یقیناً نشانیاں ہیں۔ اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا فرمایا اور اسی میں تمہیں واپس لے جائیں گے

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾

اور اسی سے تمہیں ایک بار پھر نکالیں گے۔ اور یقیناً ہم نے اس (فرعون کو) اپنی ساری نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔

دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا دلچسپ مکالمہ (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۶ تا ۳۷)

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۷﴾

لہٰذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

(فرعون نے) کہا کیا ہم نے تمہیں بچپن میں اپنے پاس نہیں پالا تھا اور تم نے ہمارے پاس اپنی عمر کے کئی سال گزارے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹ قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۲۰

اور (پھر) تم نے کر ڈالا اپنا کام جو تم نے کیا اور تم تو ناشکروں میں سے ہو۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا میں نے وہ اس حال میں کیا جبکہ مجھے پتہ نہیں تھا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۱

تو میں تمہارے پاس سے چلا گیا جب کہ مجھے تم سے خوف ہوا پھر میرے رب نے مجھے حکم (یعنی نبوت اور علم) عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں سے بنایا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ۝۲۲ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۳

اور یہ کوئی احسان ہے جو تم مجھ پر جتا رہے ہو (جب) کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے کہا اور (یہ) تمام جہانوں کا رب کیا ہے؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۲۴ قَالَ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا (وہ) رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ (فرعون نے) کہا

لِمَنْ حَوْلَهٗٓ أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ۝۲۶

اپنے ارد گرد کے لوگوں سے کیا تم سن نہیں رہے؟ (موسیٰ علیہ السلام نے مزید) فرمایا وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

قَالَ إِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝۲۷ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

(فرعون نے) کہا یقیناً تمہارے رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں وہ ضرور دیوانے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے مزید) فرمایا (وہ) رب ہے مشرق اور مغرب کا

وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲۸ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِيْ

اور (اس سب کا) جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم عقل سے کام لو۔ (فرعون نے) کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا

لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝۲۹ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۰

تو میں تمہیں ضرور قیدیوں میں سے بنا دوں گا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اور اگر میں تمہارے پاس کوئی واضح چیز لاؤں (تو پھر)؟

قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۱ فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝۳۲

(فرعون نے) کہا تو پیش کرو اسے اگر تم سچوں میں سے ہو۔ پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک دم واضح اژدہا بن گیا۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۳۳ قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهٗٓ

اور انہوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید (چمکتا ہوا) تھا۔ (فرعون نے) اپنے ارد گرد کے سرداروں سے کہا

إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝۳۴ يُّرِيْدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَأْمُرُوْنَ ۝۳۵ قَالُوْٓا

یقیناً یہ کوئی ماہر جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دے اپنے جادو کے ذریعے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ (سرداروں نے) کہا

أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝۳۶ يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝۳۷

اِسے اور اِس کے بھائی کو کچھ مہلت دیں اور تمام شہروں میں (جادوگروں کو) جمع کرنے والے بھیج دیں۔ وہ آپ کے پاس تمام ماہر جادوگر لے آئیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH
THE ILM FOUNDATION.
SALE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۳۶، ۳۷)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آئے ہماری کھلی نشانیوں کے ساتھ (تو) وہ کہنے لگے کہ یہ تو کچھ نہیں سوائے گھڑے ہوئے جادو کے

وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ

اور ہم نے یہ (بات) نہیں سنی اپنے پچھلے باپ دادا میں۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے

بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جس کے لئے آخرت کے گھر کا انجام ہو گا بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۱۳تا۱۲۲)

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾

اور جادوگر فرعون کے پاس آئے کہنے لگے کہ یقیناً ہمارے لئے کچھ انعام ہونا چاہیئے اگر ہم غالب ہو جائیں۔

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾

(فرعون نے) کہا ہاں اور یقیناً تم قربت والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (جادوگروں نے) کہا اے موسیٰ! یا تم (پہلے) پھینکو یا ہم پھینکیں۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ تم ہی ڈالو پھر جب انہوں نے (جادو کی چیزیں) ڈالیں (تو) لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور اُنہیں ڈرایا

وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ

اور وہ زبردست جادو لائے۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو وہ فوراً ان (چیزوں) کو نگلنے لگا

مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ

جو انہوں نے جھوٹی بنائی تھیں۔ تو حق ثابت ہو گیا اور بے کار ہو گیا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ تو وہ (آلِ فرعون) وہاں مغلوب ہو گئے

وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

اور ذلیل و خوار ہو کر واپس ہوئے۔ اور جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (جادوگر) بولے ہم ایمان لائے

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

تمام جہانوں کے رب پر۔ (یعنی) موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کے رب پر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۵۷تا۷۰)

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

(فرعون نے) کہا کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ تم ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو اپنے جادو کے ذریعے اے موسیٰ؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا

لہٰذا یقیناً ہم بھی تمہارے سامنے اسی طرح کا جادو لائیں گے پھر تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو

لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ

جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں اور نہ تم (مقابلہ) کھلے ہموار میدان میں (ہوگا)۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تمہارے وعدہ کا دن جشن کا دن ہے

وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

اور یہ کہ دن چڑھتے ہی لوگوں کو جمع کر لیا جائے۔ تو فرعون (اپنی جگہ) واپس چلا گیا تو اس نے اپنی چالیں جمع کیں پھر (مقابلے کے لئے) آگیا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ

موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں) سے فرمایا تم پر افسوس ہے اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں ایک سخت عذاب کے ذریعے تباہ وبرباد کر دے گا

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

اور واقعی وہ شخص ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔ چنانچہ وہ اپنے معاملے میں آپس میں جھگڑ پڑے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا

وہ کہنے لگے یہ دونوں واقعی جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دیں اپنے جادو کے ذریعے

وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ

اور تمہارے بہترین طریقے (یعنی مذہب) کو ختم کر دیں۔ لہٰذا تم اپنی ساری چالیں جمع کر لو پھر صفیں باندھ کر آؤ اور یقیناً آج وہ کامیاب ہو گیا

مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا

جو غالب رہا۔ (جادوگر) بولے اے موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا بلکہ تم ہی (پہلے) ڈالو

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

پھر اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو ایسی محسوس ہونے لگیں جیسے وہ دوڑ رہی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

تو موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دل میں کچھ خوف محسوس ہوا۔ ہم نے فرمایا کہ خوف مت کرو بے شک تم ہی غالب رہو گے۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا

اور تم (عصا زمین پر) ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ اس کو نگل جائے گا جو کچھ انہوں نے بنایا ہے

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

بے شک جو کچھ انہوں نے بنا رکھا ہے (وہ) صرف جادوگر کا دھوکا ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوگا جہاں کہیں (حق کے مقابلے میں) آئے۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

تو جادوگر سجدے میں گر پڑے وہ کہنے لگے ہم ہارون (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے رب پر ایمان لائے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۳۸تا۴۸)

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ

پھر سارے جادوگر جمع کر لیئے گئے ایک معلوم دن کے مقررہ وقت پر۔ اور لوگوں سے کہا گیا

هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾

کیا تم جمع ہونے والے ہو؟ تاکہ ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہی غالب ہوں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾

پھر جب جادوگر آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لئے کوئی انعام ہے اگر ہم ہی غالب ہوں؟

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾

(فرعون نے) کہا ہاں اور تم اس صورت میں یقیناً قربت والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

تو انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں (زمین پر) ڈالیں اور وہ کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ضرور غالب ہوں گے۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾

پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا ڈالا تو وہ اچانک نگلنے لگا ان جھوٹی چیزوں کو جو انہوں نے بنائی تھیں۔ تو جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾

وہ کہنے لگے ہم سارے جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کا رب ہے۔

۷- فرعون کی اہل ایمان کو دھمکی اور اہل ایمان کی ثابت قدمی (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۲۳تا۱۲۹)

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ ایک چال ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾

جو تم سب نے مل کر اس شہر میں چلی ہے تاکہ تم اس (شہر) سے نکال دو اس کے رہنے والوں کو تو عنقریب تم (اس کا انجام) جان لو گے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾

میں یقیناً کاٹ ڈالوں گا تمہارے ہاتھوں اور تمہارے پاؤں کو مخالف سمت سے پھر تم سب کو ضرور سولی پر لٹکا دوں گا۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا

وہ (جادوگر) بولے بے شک ہم تو اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اور تُو ہم سے اس بات کا انتقام لے رہا ہے کہ ہم ایمان لائے

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾

اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آئیں اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اُٹھا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

اور قومِ فرعون کے سرداروں نے (فرعون سے) کہا کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑدیں گے تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ

اور وہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑے رہیں؟ (فرعون نے) کہا ہم اُن کے لڑکوں کو (بُری طرح) قتل کریں گے

وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ

اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے اور بے شک ہم اُن پر غالب ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٨﴾

بے شک زمین اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اپنے بندوں میں سے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ

(بنی اسرائیل نے) کہا ہمیں ستایا گیا آپ کے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی اور آپ کے ہمارے پاس آنے کے بعد بھی

قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے

فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾

پھر وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟

فرعون کی اہلِ ایمان کو دھمکی اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی (سورۃ طٰہٰ ٢٠، آیات: ٧١ تا ٧٦)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

(فرعون) بولا تم اس (موسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ بے شک وہ تمہارا بڑا ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو اب میں ضرور ضرور کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے

وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

اور تمہیں ضرور سولی پر لٹکادوں گا کھجور کے تنوں پر اور تم ضرور جان لوگے ہم میں سے کس کا عذاب سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا

انہوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہیں دیں گے ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آچکے ہیں اور اُس (اللہ) پر جس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے

فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

لہٰذا تُو کرلے جو تُو کرنے والا ہے تُو صرف اس دنیا کی زندگی کے متعلق ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿٧٣﴾

تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے اور اس جادو (کے گناہ) کو بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور اللہ ہی سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾

بے شک جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا تو بے شک اس کے لئے جہنّم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ ۙ

اور جو شخص اُس کے پاس مومن بن کر آئے گا جس نے یقیناً نیک عمل بھی کیئے ہوں گے تو انہی لوگوں کے لئے بلند درجات ہیں۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع

(یعنی) ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ اُس کا بدلہ ہے جو پاک ہوا۔

فرعون کی اہلِ ایمان کو دھمکی اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی (سورۃ الشعراء۲۶، آیات:۴۹تا۵۱)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

(فرعون نے) کہا تم اُس پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً وہ تمہارا بڑا ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو عنقریب تم جان لو گے میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں کاٹوں گا مخالف سمت سے

وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ ۚ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ؗ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ ۚ

اور ضرور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔ انہوں نے کہا کوئی نقصان نہیں بے شک ہم اپنے رب کے پاس پہنچنے والے ہیں۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾

بے شک ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

۸- آلِ فرعون پر اللہ ﷻ کے سات عذاب (سورۃ الاعراف۷، آیات:۱۳۰تا۱۳۵)

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ

اور یقیناً ہم نے آلِ فرعون کو پکڑا قحطوں اور پھلوں میں نقصان (کے عذاب) سے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ پھر جب انہیں اچھائی پہنچتی

قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ

تو وہ کہتے یہ ہماری اپنی وجہ سے ہے اور اگر اُنہیں کوئی بُرائی پہنچتی تو وہ موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کے ساتھیوں کی بدشگونی ٹھہراتے

اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوْا

آگاہ رہو! اللہ کے نزدیک اُن ہی کی نحوست (مقدر) ہے لیکن اُن میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور وہ لوگ کہنے لگے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾

تم ہمارے پاس جو بھی نشانی لاؤ تاکہ تم اس کے ذریعے ہم پر جادو کرو تو بھی ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۣ فَاسْتَكْبَرُوْا

پھر ہم نے اُن پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون (یہ) سب الگ الگ نشانیاں (بطورِ عذاب) بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

اور وہ مجرم قوم تھی۔ اور جب اُن پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے کہ اے موسیٰ! آپ دعا فرمائیں ہمارے لئے اپنے رب سے

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ

اس کے ذریعے سے جو اُس نے آپ سے عہد فرما رکھا ہے اگر آپ ہم سے اس عذاب کو ہٹا دیں گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے

وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور ہم ضرور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم ان سے عذاب ہٹا دیتے ایک مدت تک کے لئے

هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾

جس کو وہ پہنچنے والے ہوتے تب وہ عہد توڑ دیتے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- نماز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد کا ذریعہ ہے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۱۴)

۲- ہمیں کمزوروں کی مدد کرنی چاہیئے۔(سورۃ القصص، آیات:۲۳،۲۴)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کی پرورش اپنے دشمنوں کے گھر میں بھی کرا سکتا ہے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۳۹، سورۃ الشعراء، آیت:۱۸)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمیں غموں سے نجات عطا فرماتا ہے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۴۰)

۵- ہمیں دین کی دعوت سختی کے بجائے نرمی سے دینی چاہیئے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۴۴)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں پہلی بار پیدا فرمایا اور وہی ہمیں قیامت کے دن دوبارہ زندگی عطا فرمائے گا۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۵۵)

۷- مجرموں کو جہنم میں سخت سزا ملے گی وہ نہ اس میں جی سکیں گے اور نہ مریں گے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۷۴)

۸- ہمیں ہر ضرورت کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے دعا مانگنی چاہیئے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مددگار ہے۔(سورۃ القصص، آیت:۲۴)

۹- شرم وحیا انسان کی بہت بڑی خوبی ہے۔(سورۃ القصص، آیت:۲۵)

۱۰- کام میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ امانت دار ہونا بہترین خدمت گزار کی لازمی صفت ہے۔(سورۃ القصص، آیت:۲۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) بہترین خدمت گزار اور ہاتھ بٹانے والے کی ایک خوبی یہ ہونی چاہیئے کہ وہ طاقتور ہو اور دوسری خوبی کیا ہونی چاہیئے؟

(الف) خوب صورتی (ب) امانت داری (ج) ذہانت

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں اکیلے تھے اور اُن کے پاس کچھ نہ تھا لہٰذا اُنہوں نے سب سے پہلے کیا کام کیا؟

(الف) محنت مزدوری کی (ب) نوکری تلاش کی (ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کی

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں کتنے سال تک قیام کیا؟

(الف) آٹھ سال (ب) نو سال (ج) دس سال

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور کے کنارے پر کیا چیز دیکھی؟

(الف) آگ (ب) پانی (ج) کشتی

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات میں سے ایک لاٹھی کا سانپ بننا اور دوسرا کیا تھا؟

(الف) کوڑھی مریض کو صحیح کرنا (ب) چمکتا ہوا ہاتھ (ج) نابینا کو صحیح کرنا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

○ مدین سے مصر جاتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر آگ نظر آئی۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں ایک کنویں کے پاس پہنچے۔

○ لڑکیوں کے والد نے اپنی ایک بیٹی کی شادی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دی۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں سے مقابلہ میں غالب آگئے اور تمام جادوگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لے آئے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر پہنچے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں معجزات عطا فرمائے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام دس سال مدین میں رہے۔

○ کنویں پر چرواہے اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے تھے جب کہ دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روکے ہوئے الگ کھڑی تھیں۔

○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرما کر فرعون کی طرف بھیجا۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلایا۔

○ فرعون نے معجزات دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر قرار دیا۔ (معاذ اللہ)

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدیَن کے ایک کنویں کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے کیا دیکھا؟

۲- مدیَن سے مصر جاتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادوگروں سے مقابلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ کے بعد فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟

۵- فرعون نے اہلِ ایمان کو اسلام قبول کرنے پر کیا دھمکی دی؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا (رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ) اور اس کا ترجمہ لکھ کر ایک خوبصورت چارٹ بنائیں۔
- قرآنِ حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوئی دو دعائیں تلاش کر کے ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور یاد کریں۔

____

____

____

____

- نیچے دیئے گئے چارٹ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں سے مکمل کریں۔

والد کا نام	بیٹے کا نام
حضرت ابراہیم علیہ السلام	
حضرت اسحاق علیہ السلام	
حضرت یعقوب علیہ السلام	
حضرت زکریا علیہ السلام	

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۱۸ قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا تیسرا دور: صحرائے سینا سے وصال تک

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کے ساتھ ہجرت اور فرعون کا تعاقب

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ وہ راتوں رات بنی اسرائیل کو مصر سے لے جائیں۔ جب فرعون کو پتہ چلا تو وہ ایک بہت بڑا لشکر لے کر اُن کے تعاقب میں نکلا۔ اب آگے سمندر تھا اور پیچھے فرعون کا لشکر۔ بنی اسرائیل نے پریشان ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم تو مارے گئے۔ فرعون تو ہم سب کو ہلاک کر دے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرا رب ہے ان شاء اللہ وہ جلد ہی ہمیں کوئی راہ دکھائے گا۔

۲- سمندر کا پھٹنا اور فرعون کی ہلاکت

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ اپنا عصا سمندر پر ماریں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا سمندر پر مارا تو سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہر حصّہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا اور درمیان میں خشک راستہ بن گیا جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر سمندر کی دوسری جانب صحرائے سینا میں پہنچ گئے۔ جب فرعون کا لشکر پیچھا کرتے ہوئے سمندر کے اسی خشک راستے کے درمیان میں پہنچا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سمندر کو برابر کر دیا اور سب کا فر غرق ہو گئے۔ جب فرعون نے غرق ہوتے ہوئے اپنی موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تو کہنے لگا کہ "میں اس پر ایمان لایا کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ (اس سے کہا گیا) کیا اب (ایمان لاتا ہے)؟ حالانکہ تو اس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا"۔ فرعون کا ایمان لانا قبول نہیں کیا گیا اس لئے کہ موت کے وقت ایمان لانا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرعون کی لاش کو محفوظ کر کے آئندہ نسلوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا۔ اس کی لاش آج بھی مصر کے عجائب خانے میں موجود ہے۔ لیکن ہمیں یہ ایمان و یقین رکھنا چاہیئے کہ قرآنِ حکیم کے الفاظ کا حق اور سچ ہونا فرعون کی لاش کے دریافت اور موجود ہونے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا سچا کلام ہے اور اس کی صداقت کے لئے کسی سائنسی تحقیق کی تصدیق کی حاجت نہیں۔

۳- بنی اسرائیل کا صحرائے سینا میں قیام اور اُن پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عنایات

بنی اسرائیل آلِ فرعون سے نجات حاصل کر کے صحرائے سینا میں پہنچے۔ یہ لوگ بڑی تعداد میں تھے جبکہ صحرا میں شدید دھوپ تھی، نہ پانی تھا اور نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر بہت احسانات فرمائے۔ صحرا کی دھوپ میں بادلوں کا سایہ کیا، بھوک لگی تو مَن و سلویٰ نازل فرمایا، پیاس لگی تو ہر قبیلے کے لئے الگ الگ یعنی بارہ چشمے ایک چٹان سے جاری فرمائے لیکن اس کے باوجود بنی اسرائیل ناشکری ہی کرتے رہے۔ ایک دفعہ اُن کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہُوا جو بُتوں کی پوجا میں مصروف تھی۔ اُس قوم کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بُت بنانے کی فرمائش کی جس کی وہ بھی پوجا کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن پر ناراض ہوئے اور اس بُرے عمل کے انجام سے ڈرایا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہِ طور پر جانا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دنوں کے لئے کوہِ طور پر بلایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات اور کلام سننے کے شوق میں قوم سے پہلے پہنچ گئے۔ کوہِ طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھنے کی درخواست کی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ تمہارے مشاہدے کے لئے میں پہاڑ پر تجلی فرماتا ہوں۔ پھر تم پہاڑ کی طرف دیکھنا، اگر وہ اپنی جگہ قائم اور سلامت رہا تو پھر تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پورے منظر کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے۔ جب آپ علیہ السلام کو ہوش آیا تو آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور اس کی طرف رجوع فرمایا۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو تورات عطا فرمائی۔

۵- سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کے بعد سامری کو گمراہی پھیلانے کا موقع مل گیا۔ سامری نے قوم کے پاس موجود زیورات کو پگھلا کر ایک بچھڑے جیسا جسم بنایا جس سے آواز آتی تھی۔ سامری نے کہا کہ یہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رب ہے اور لوگوں کو اس کی پوجا کرنے کو کہا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بہت سمجھایا لیکن اکثر نے حضرت ہارون علیہ السلام کی بات نہیں مانی اور بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی اور بنی اسرائیل کو سزا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قوم کے اس جرم کے بارے میں بتایا تو وہ بہت غصّے کی حالت میں واپس آئے۔ پہلے تو وہ اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر غصّہ ہوئے کہ انہوں نے قوم کو کیوں نہیں سمجھایا؟ جب انہوں نے ساری حقیقت بتائی تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے پوچھا کہ تیرا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے دل نے چاہا کہ میں ایسا کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے کہا کہ جا تُو ساری زندگی لوگوں سے یہ کہتا رہ کہ مجھے ہاتھ نہ لگانا اور تُو اسی تکلیف میں ذلیل ورسوا ہو گا۔ سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کو جلا کر اُس کی راکھ پانی میں بہادی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ وہ اپنے اس جرم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبہ کریں اور اس کی قبولیت کی شرط یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ہزاروں اسرائیلی قتل کیئے گئے اور بالآخر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کی توبہ قبول فرمائی اور ان کے جُرم کو معاف فرمادیا۔

۷- کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے سرداروں کا بے جا مطالبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے ستّر (۷۰) سرداروں کو لے کر کوہِ طور پر پہنچے جہاں اُنہوں نے ایک مطالبہ کیا کہ اے موسیٰ! جب تک ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں آپ کی بات نہیں مانیں گے۔ جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک زلزلہ اور بجلی کی کڑک سے اُن کو ہلاک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں ان سب کو دوبارہ زندگی ملی۔ پھر جب بنی اسرائیل نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے احکامات چھوڑ دیئے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہاڑ کو بنی اسرائیل کے سروں پر اُٹھا کر اُن سے وعدہ لیا کہ وہ دین پر عمل کریں گے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کو یاد رکھیں گے لیکن اس کے باوجود اُن لوگوں نے نافرمانی جاری رکھی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں پر بنی اسرائیل کی ناشکری

بنی اسرائیل کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صحرا کے ویرانے میں منّ وسلویٰ یعنی دانے دار میٹھی غذا اور پرندوں کا گوشت عطا فرمایا۔ لیکن بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ ہم ایک ہی طرح کا کھانا کھاتے کھاتے تنگ آ گئے ہیں۔ آپ علیہ السلام اپنے رب سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے لئے زمین سے سبزیاں، ککڑیاں، گندم، مسور اور پیاز وغیرہ اُگا دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بڑی نعمت کے بجائے کم تر نعمت مانگ رہے ہو؟ اگر تم یہی کچھ چاہتے ہو تو پھر کسی شہر میں چلے جاؤ وہاں تمہیں یہ سب چیزیں مل جائیں گی۔

۹- جہاد و قتال کے حکم پر بنی اسرائیل کی بزدلی اور ان کی سزا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فلسطین میں داخل ہونے کا حکم فرمایا۔ اُس وقت وہاں ایک نہایت سخت اور جنگجو قوم عمالقہ آباد تھی۔ بنی اسرائیل نے بزدلی دکھائی اور لڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کا رب ان سے جا کر جنگ کریں ہم تو ادھر ہی بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب یہ قوم شہر چھوڑ دے گی تب ہم اُس میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کا یہ جواب سن کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ "اے میرے رب! بے شک میں اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا (کسی اور پر) کچھ اختیار نہیں رکھتا پس ہمارے اور اِس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔" اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی۔ بنی اسرائیل چالیس سال تک صحرا میں بھٹکتے رہے۔ اس دوران حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا بھی انتقال ہو گیا۔ پھر چالیس سال بعد بنی اسرائیل کی اگلی نسل جوان ہوئی جن کے درمیان اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت شمویل علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ اُنہوں نے قوم کی درخواست پر حضرت طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا۔ ان کی سرپرستی میں بنی اسرائیل نے قومِ عمالقہ کے خلاف جہاد و قتال کیا جس کا اس وقت فلسطین پر قبضہ تھا۔ اس جہاد و قتال کے نتیجے میں جالوت جو عمالقہ کا بادشاہ اور سپہ سالار تھا حضرت داؤود علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوا۔ یوں بنی اسرائیل کو حضرت طالوت کے دور سے عروج حاصل ہوا۔ اس طرح حضرت طالوت کی بادشاہت کے بعد حضرت داؤود علیہ السلام اور پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہتیں قائم ہوئیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت اور فرعون کا تعاقب (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۷۷ تا ۷۹)

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ پھر اُن کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنا لو

لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

کہ نہ تمہیں پکڑے جانے کا خوف رہے اور نہ (ڈوبنے کا) ڈر۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ اُن کا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

تو سمندر اُن پر چھا گیا جو ان پر چھا جانا چاہیے تھا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور انہیں صحیح راستہ نہ دکھایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت اور فرعون کا تعاقب (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۵۲ تا ۶۲)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ

پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دیئے۔ (اور کہا کہ) بے شک یہ لوگ ضرور چھوٹی سی جماعت ہیں۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ ۙ

اور بے شک وہ ضرور ہمیں غصّہ دلا رہے ہیں۔ اور بے شک ہم بڑی محتاط جماعت ہیں۔ پھر ہم (اللہ) نے انہیں نکال دیا باغوں اور چشموں سے۔

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ ۙ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ ؕ

اور خزانوں اور عزت والے مقام سے۔ (ان کے ساتھ ہم نے) اسی طرح (کیا) اور ان چیزوں کا بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى

پھر (فرعونیوں نے) سورج نکلتے ہی اُن کا پیچھا کیا۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھی کہنے لگے

اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ ۚ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

یقیناً ہم تو ضرور پکڑ لیئے گئے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہو گا!) بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔

۲- فرعون کی ہلاکت (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۳۶ تا ۱۳۷)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

پھر ہم نے اُن سے بدلہ لیا تو ہم نے اُنہیں سمندر میں غرق کر دیا اس وجہ سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اُن سے غافل تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ

اورہم نے اس قوم کو وارث بنا دیا جو کمزور کردی گئی تھی سرزمینِ مشرق و مغرب کا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ

اور آپ کے رب کا اچھا وعدہ پورا ہوگیا بنی اسرائیل کے بارے میں اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا تھا

وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۱۳۷

اور ہم نے ان (محلات) کو تباہ کر دیا جو فرعون اور اس کی قوم نے بنا رکھے تھے اور (انگور کے باغات کو بھی) جو وہ بلندی پر چڑھاتے تھے۔

سمندر کا پھٹنا اور فرعون کی ہلاکت (سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۶۳ تا ۶۸)

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ

تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو تو سمندر پھٹ گیا

فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۶۳ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۶۴ وَاَنْجَيْنَا

پھر ہر ایک حصّہ ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا۔ اور ہم نے وہاں دوسروں (فرعونیوں) کو قریب کر دیا۔ اور ہم نے بچا لیا

مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۶۵ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۶۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ

موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے سب ساتھیوں کو۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۶۷ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۶۸

اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فرعون کا تکبر اور اُس کا انجام (سورۃ القصص ۲۸، آیات: ۳۸ تا ۴۰)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَي الطِّيْنِ

اور فرعون نے کہا کہ اے سردارو! میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی اور معبود نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لئے گارے کو آگ لگا (کر اینٹیں پکاؤ)

فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۳۸

پھر میرے لئے ایک اُونچی عمارت بناؤ تاکہ میں پہنچ سکوں موسیٰ کے معبود کی طرف اور بے شک میں اسے جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۳۹

اور اس نے اور اس کے لشکر نے زمین میں تکبر کیا ناحق اور انہوں نے خیال کیا بے شک وہ ہماری طرف واپس نہیں لائے جائیں گے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۴۰

تو ہم نے اسے (فرعون کو) اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ہم نے اُنہیں سمندر میں پھینک دیا تو دیکھ لو ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

اور ہم نے انہیں (دوزخیوں کا) پیشوا بنایا جو (لوگوں کو) آگ کی طرف بلاتے رہے اور قیامت کے دن اُن کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور ہم نے اس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن (بھی) وہ بدحالوں میں سے ہوں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی پہلی اُمتوں کو ہلاک کرنے کے بعد جو لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی

لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور آپ اس وقت (طور کی) مغربی جانب موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف (رسالت کا) حکم بھیجا

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ

اور نہ آپ دیکھنے والوں میں سے تھے۔ لیکن ہم نے کئی اُمتوں کو پیدا فرمایا پھر اُن پر طویل مدت گزر گئی

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

اور نہ آپ اہلِ مدیَن میں مقیم تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن پر ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہوں بلکہ ہم ہی (رسول) بھیجنے والے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

اور نہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) طور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا تھا بلکہ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے رحمت ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

تاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُس قوم کو (بُرے انجام سے) ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

اور (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لئے رسول بنا کر بھیجا کہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے ان (گناہوں) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے

فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

تو یہ کہنے لگیں اے ہمارے رب! تُو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے

وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ

اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔ پھر جب اُن کے پاس حق آ گیا ہماری طرف سے (تو) کہنے لگے اس (رسول) کو کیوں نہیں دی گئیں

مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ

ویسی (نشانیاں) جو موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی تھیں؟ کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا اُن (نشانیوں) کا جو اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کو عطا فرمائی گئی تھیں؟

قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اُنہوں نے کہا کہ یہ (تورات اور قرآن) دونوں جادو ہیں ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور کہنے لگے ہم سب کے منکر ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قُلْ فَأْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

آپ (ﷺ) فرما دیجیے تم کوئی کتاب لے آؤ اللہ کے پاس سے (ایسی) جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اُس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ

پھر اگر یہ آپ (ﷺ) کی بات قبول نہ کریں تو آپ (ﷺ) جان لیجیے وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا۔

۳- بنی اسرائیل صحرائے سینا میں (سورۃ الاعراف ۷، آیات:۱۳۸ تا ۱۴۱)

وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کرایا تو وہ (ایسی) قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کی پوجا میں لگے ہوئے تھے انہوں نے کہا

يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اے موسیٰ! آپ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیں جیسے اُن لوگوں کے لئے معبود ہیں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا بے شک تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ

بے شک یہ لوگ جس (چیز کی پوجا) میں مشغول ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور باطل ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اسی نے تمہیں (اُس زمانے کے) تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات عطا فرمائی وہ تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

بنی اسرائیل صحرائے سینا میں (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات:۸۰ تا ۸۲)

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں نجات عطا فرمائی تمہارے دشمن سے اور تم سے وعدہ فرمایا کوہِ طور کے دائیں جانب (آنے کا)

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ

اور ہم نے تم پر مَن و سَلویٰ نازل فرمایا۔ اُن پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق عطا فرمایا ہے اور اس میں حد سے نہ بڑھو

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ تباہ ہوگیا۔

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

اور یقیناً میں بہت بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیئے پھر ہدایت پر قائم رہا۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۴۲ تا ۱۴۷)

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ہم نے اسے دس (راتیں اور) ملا کر مکمل فرمادیا تو ان کے رب کی چالیس راتوں کی مدّت پوری ہوگئی

وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے فرمایا (میری غیر موجودگی میں) میرے جانشین رہنا میری قوم میں اور اصلاح کرنا

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

اور فساد کرنے والوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا۔ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کیئے ہوئے وقت پر آئے اور ان سے اُن کے رب نے کلام فرمایا

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

(تو) عرض کیا اے میرے رب! مجھے (اپنا) دیدار کرادے کہ میں تجھے دیکھ لوں (اللہ نے) فرمایا کہ تم ہر گز مجھے نہ دیکھ سکو گے لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

پھر اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو عنقریب تم مجھے دیکھ سکو گے پھر جب اُن کے رب نے پہاڑ پر تجلّی فرمائی تو اُس کو ریزہ ریزہ کر دیا

وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ

اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گرے پھر جب ہوش میں آئے (تو) عرض کیا تو پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ

اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں لوگوں پر چُن لیا ہے

بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ڮ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾

اپنے پیغامات کے لئے اور اپنے کلام کے لئے تو جو کچھ میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے (اسے) لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ

اور ہم نے ان (یعنی موسیٰ علیہ السلام) کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لہٰذا تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو

وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ

اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتوں کو اختیار کریں میں عنقریب تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا۔ میں عنقریب اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ

ان لوگوں کو جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ تمام نشانیاں (بھی) دیکھ لیں (تب بھی) وہ اُس پر ایمان نہیں لائیں گے

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ

اور اگر وہ ہدایت کا راستہ (بھی) دیکھ لیں (تو بھی) اسے (اپنا) راستہ نہیں بنائیں گے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے (اپنا) راستہ بنالیں گے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل رہے۔ اور جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو

وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور آخرت کی ملاقات کو ان کے اعمال برباد ہوگئے انہیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۸۳ تا ۸۷)

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ

اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (پہلے آنے میں) جلدی کیوں کی؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا وہ لوگ بھی میرے پیچھے آرہے ہیں

وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا

اور اے میرے رب! میں نے تیرے پاس (آنے میں) جلدی کی تاکہ تُو راضی ہو جائے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک ہم نے آزمائش میں ڈال دیا

قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ

تمہاری قوم کو تمہارے (آنے کے) بعد اور انہیں سامری نے گمراہ کر ڈالا ہے۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے

غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ

غصّے (اور) غم کی حالت میں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟

اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کیا تم پر طویل مدت گزر گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی غضب نازل ہو جائے؟

فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا

لہٰذا تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی

وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾

بلکہ ہم پر لاد دیئے گئے تھے قوم کے زیورات کے بوجھ تو ہم نے انہیں (آگ میں) پھینک دیا پھر اسی طرح سامری نے (بھی اپنے حصے کے زیورات کو) ڈالا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵- سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۴۸ تا ۱۴۹)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ

اور موسیٰ (علیہ السلام) کے (کوہِ طور پر جانے کے) بعد ان کی قوم نے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنالیا جو ایک جسم تھا جس کی گائے کی سی آواز تھی

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ نہ وہ اُن سے بات کر سکتا ہے اور نہ ہی اُنہیں راستہ دکھا سکتا ہے اُنہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا

اور جب وہ نادم ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ واقعی گمراہ ہو گئے ہیں (تو) وہ کہنے لگے اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا

وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

اور ہمیں نہ بخشا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی (سورۃ طٰہٰ ۲۰، آیات: ۸۸ تا ۹۸)

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ

پھر (سامری نے) اُن کے لئے ایک بچھڑا بنا کر نکال لیا ایک جسم تھا جس کی گائے کی سی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے یہ تمہارا معبود ہے

وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ

اور موسیٰ کا بھی معبود ہے تو وہ (موسیٰ) بھول گئے۔ تو کیا وہ نہیں دیکھتے نہ وہ ان کو کسی بات کا جواب دیتا ہے

وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ

اور نہ ہی ان کے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ہی فائدہ کا۔ اور یقیناً ہارون (علیہ السلام) نے اُن سے پہلے ہی فرما دیا تھا

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اے میری قوم! بے شک تم اس کے ذریعے آزمائے گئے ہو حالانکہ بے شک تمہارا رب تو رحمٰن ہے لہٰذا تم میری پیروی کرو

وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾

اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ وہ کہنے لگے ہم تو اسی (کی پوجا) پر جمے رہیں گے جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہیں آجاتے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ

(موسیٰ علیہ السلام نے واپس آکر) فرمایا اے ہارون! تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ جب تم نے انہیں دیکھا کہ یہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ (اس بات سے کہ) تم میری پیروی کرتے

اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ (ہارون علیہ السلام نے) فرمایا اے میری ماں کے بیٹے! آپ نہ میری داڑھی پکڑیں اور نہ میرا سر

COPYRIGHT © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿۹۴﴾

مجھے ڈر تھا کہ آپ یہ کہیں گے کہ تم نے تفرقہ ڈال دیا ہے بنی اسرائیل کے درمیان اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے وہ چیز دیکھی جو ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ

تو میں نے فرشتے کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی بھر لی پھر اس کو (بچھڑے پر) ڈال دیا اور اسی طرح

سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ

میرے نفس نے (اس کام کو) مجھے اچھا بتایا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا پھر تو چلا جا لہٰذا تیرے لئے زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ تو کہتا رہ

لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓی اِلٰهِكَ

(مجھے) نہ چھونا اور تیرے لئے ایک (اور عذاب کا) وعدہ (بھی) ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ ہوگی اور دیکھ اپنے (اس) معبود کی طرف

الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

جس (کی پوجا) پر تو جم کر بیٹھا رہا ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر اس (کی راکھ) کو ہم ضرور دریا میں اچھی طرح بکھیر دیں گے۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

بے شک تمہارا معبود تو اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی اور بنی اسرائیل کو سزا (سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۵۰ تا ۱۵۴)

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے نہایت غصّے (اور) غم کی حالت میں (تو) فرمانے لگے کہ تم نے میرے پیچھے بہت ہی برا کام کیا ہے

اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗٓ اِلَیْهِ ۭ

کیا تم نے اپنے رب کے حکم پر جلد بازی کی؟ اور تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۡ

(ہارون علیہ السلام نے) فرمایا اے میری ماں کے بیٹے! بے شک (اس) قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے

فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ

تو آپ مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسائیں اور مجھے شامل نہ کریں ظالم لوگوں کے ساتھ۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۡ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾

اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دیجئے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما دیجئے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنایا عنقریب انہیں ان کے رب کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلّت بھی

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا

اور بہتان باندھنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے بُرے کام کیئے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے

إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ

بے شک آپ کا رب اس کے بعد یقیناً بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا

أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾

(تو) انہوں نے تختیاں اٹھا لیں اور ان کے مضامین میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

۷- بنی اسرائیل کے سرداروں کا کوہِ طور پر بے جا مطالبہ اور اُس کا انجام (سورۃ الاعراف ۷، آیت:۱۵۵)

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے منتخب کیئے اپنی قوم کے ستّر آدمی ہمارے مقررہ وقت (ملاقات) کے لئے پھر جب ان کو زلزلے نے پکڑ لیا

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا

(تو موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی کیا تو ہمیں ہلاک کرتا ہے

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ

اس وجہ سے کہ جو کچھ ہم میں سے بے وقوفوں نے کیا ہے یہ تو صرف تیری آزمائش ہے اس کے ذریعے تُو جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے

وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿١٥٥﴾

اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے تُو ہی ہمارا کارساز ہے لہٰذا تُو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تُو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK SHOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے اور ان سے غفلت برتنے والے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔اسی طرح شرک کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوتا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۱۴۶، ۱۵۲)

۲- گمراہ انسان خود کو اور اپنے ساتھیوں کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔(سورۂ طٰہٰ، آیات:۷۹، ۸۵، سورۃ القصص، آیات:۴۱، ۴۲)

۳- منکروں، بدکاروں اور حد سے بڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۸۱)

۴- توبہ کرکے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۸۲)

۵- انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرنے والے اور ان کا حکم ماننے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۹۰)

۶- امت کو توڑنے اور لڑانے کی کوشش کرنا بہت ہی بُرا عمل ہے۔(سورۂ طٰہٰ، آیت:۹۴)

۷- بُرے حکمران قوم کو حق سے دور رکھنے کے لئے فضول کاموں میں اُلجھائے رکھتے ہیں۔(سورۃ القصص، آیت:۳۸)

۸- اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں۔(سورۃ القصص، آیت:۵۰)

۹- مشکل حالات سے نکلنے کا راستہ حقیقتاً اور مستقلاً اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔(سورۃ الشعراء، آیت:۶۲)

۱۰- انبیاء کرام علیہم السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ مُردوں کو بھی نئی زندگی عطا فرما دیتا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۱۵۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو کیسے ہلاک کیا؟

(الف) پتھر برسا کر (ب) سمندر میں غرق کر کے (ج) زمین میں دفن کر کے

(۲) فرعون نے مرتے ہوئے کیا کہا؟

(الف) کیا مصر کی حکومت اور میرے (محل کے) نیچے بہتی نہریں میری نہیں؟ (ب) میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں

(ج) میں ایمان لایا اس پر کہ کوئی معبود نہیں اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے کیا نازل فرمایا؟

(الف) سبزیاں (ب) من و سلویٰ (ج) دالیں

(۴) کس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا؟

(الف) سامری (ب) قارون (ج) فرعون

(۵) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر طور پہاڑ کو اُٹھا کر اُن سے کیا لیا؟

(الف) کام (ب) عہد (ج) انتقام

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

- ○ فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔
- ○ صحرائے سینا میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ کیا، من وسلویٰ اتارا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی ضرب سے چٹان سے بارہ چشمے جاری فرمائے۔
- ○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جہاد کا حکم فرمایا مگر انہوں نے بزدلی دکھائی۔
- ○ سامری نے زیورات سے سونے کا بچھڑا بنایا۔
- ○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو شرک کرنے پر سزا دی۔
- ○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دنوں کے لئے کوہِ طور پر بلایا۔
- ○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا تو اس میں راستہ بن گیا۔ اس طرح اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سمندر کو پھاڑ کر بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی۔
- ○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے شرک کرنے پر نہایت غصہ اور ناراضگی کا اظہار کیا۔
- ○ فرعون اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔
- ○ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت فرما گئے۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- آگے سمندر اور پیچھے فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا کہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کیا جواب دیا؟

____

____

۲- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے صحرائے سینا میں بنی اسرائیل پر کیا عنایات فرمائیں؟

____

____

۳- سامری نے قوم کو کیسے گمراہ کیا؟

____

____

۴- کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیا مطالبہ کیا؟

____

____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵- بنی اسرائیل نے فلسطین میں داخل ہونے سے کیوں انکار کیا؟

گھریلو سرگرمی

❁ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تین ادوار میں پیش آنے والے اہم واقعات کی فہرست بنا کر اُسے ایک چارٹ پر تحریر کریں۔

❁ صحرائے سینا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر جو احسانات فرمائے اُن کی ایک فہرست بنائیں۔

❁ نیچے دیئے گئے اشارات کی مدد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف مکمل کیجیے۔

۱۔ قوم کا نام	۲۔ ملک کا نام	۳۔ کتاب کا نام	۴۔ دشمن قوم کا نام	۵۔ بادشاہ کا لقب
۶۔ معجزات	۷۔ صحرا میں خوراک	۸۔ بھائی کا نام	۹۔ دشمن قوم کا انجام	۱۰۔ صحرا کا نام

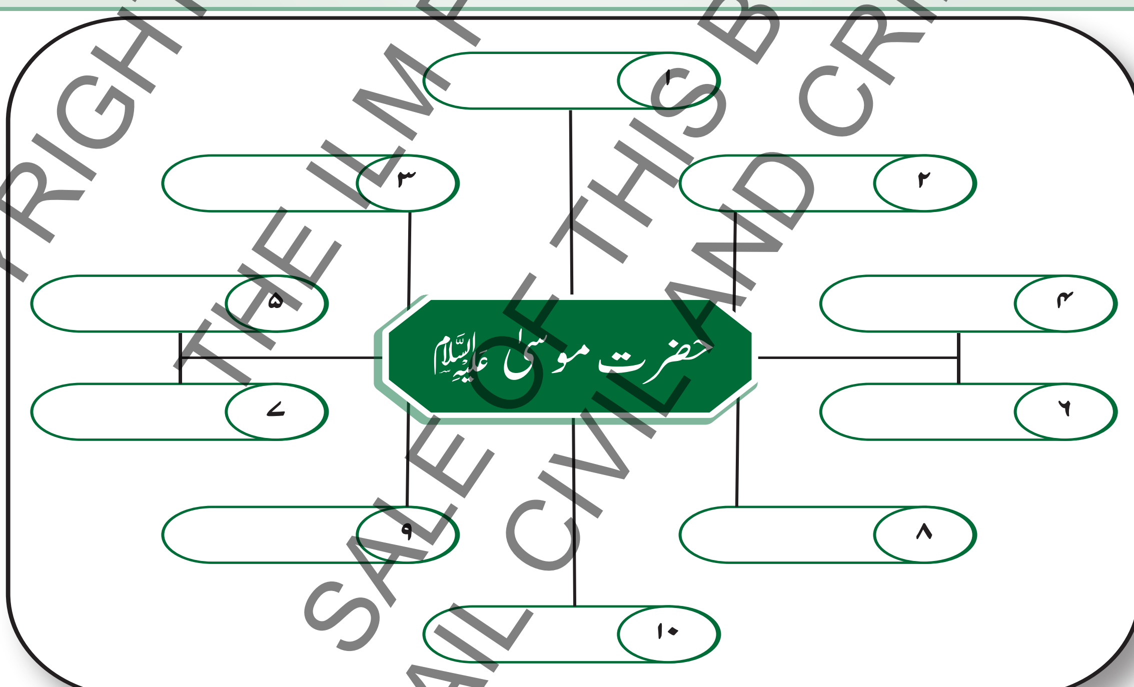

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۹

سُوْرَةُ النَّبَا

(سورت نمبر:۷۸، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر آغازِ وحی کے بعد مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں قیامت کے آنے کی خبر دی گئی ہے جس کے بارے میں لوگ اختلاف کر رہے تھے اور قیامت کے واقع ہونے کے دلائل دیئے گئے ہیں۔ لوگوں کو کائنات میں موجود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مختلف نشانیوں اور قدرتوں کے ذریعے یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اتنی بڑی کائنات بنا سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔ پھر قیامت کا ہولناک منظر کھینچا گیا ہے۔ اُس دن اچھے اور بُرے لوگوں کا انجام سامنے آجائے گا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آخرت میں کوئی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ ہاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اذن سے مقربینِ بارگاہِ الٰہی کی شفاعت قبول ہوگی۔ سورت کے آخر میں بُرے انجام پر کافروں کی اِس حسرت کا ذکر ہے کہ کاش وہ آخرت میں دوبارہ زندہ نہ کیئے جاتے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا
وہ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ اس عظیم (قیامت کی) خبر کے متعلق؟ جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہر گز (ایسا) نہیں!

سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ
وہ عنقریب (قیامت کی حقیقت) جان لیں گے۔ پھر ہرگز (ایسا) نہیں! وہ عنقریب جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو

اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩
(زمین میں گڑی ہوئی) میخیں (نہیں بنایا)؟ اور ہم نے تمہیں (مرد و عورت کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا فرمایا۔ اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢
اور ہم نے رات کو (ڈھانپنے والا) پردہ بنایا۔ اور ہم نے دن کو روزگار کا وقت بنایا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ
اور ہم نے ایک روشن چراغ (یعنی سورج) بنایا۔ اور ہم نے بادلوں سے نازل فرمایا خوب برسنے والا پانی۔ تاکہ ہم اس کے ذریعے نکالیں

حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
اناج اور سبزہ۔ اور گھنے باغات۔ بے شک فیصلے کے دن کا ایک مقررہ وقت ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩
تو تم سب فوج در فوج چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھولا جائے گا تو وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ (ریت کی طرح) سراب ہو جائیں گے۔ بے شک جہنّم گھات میں ہے۔ (وہ) سرکشوں کے لئے ٹھکانا ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾

وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ وہ اس میں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے (کی چیز) کا۔ سوائے کھولتے پانی اور بہتی پیپ کے۔

جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

(یہی ان کا) پورا پورا بدلہ ہے۔ بے شک وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے۔ اور وہ ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔ (کہا جائے گا) تو اب تم مزہ چکھو پھر ہم تمہارے لئے عذاب کو بڑھاتے جائیں گے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔ (ان کے لئے) باغات اور انگور ہیں۔ اور نوجوان ہم عمر عورتیں (بیویاں) ہیں۔ اور (پاکیزہ) شراب کے چھلکتے ہوئے پیالے ہیں۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

وہ نہ اس میں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (یہ) آپ کے رب کی طرف سے بدلہ ہے جو کافی ہو جانے والا انعام ہو گا۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

(اس کی طرف سے) جو رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بڑا مہربان ہے (اس دن) کسی کو اس سے بات کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

جس دن روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت عطا فرمائے گا

وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

اور وہ بات بھی ٹھیک کہے گا۔ یہ دن حق ہے لہٰذا جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنالے۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

بے شک ہم نے تمہیں قریبی عذاب سے ڈرایا ہے اس دن ہر شخص دیکھے گا جو (اعمال) اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

اور کافر کہے گا اے کاش! کہ میں مٹی ہوتا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں لازماً قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔(سورۃ النبا، آیات:۱تا۵)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نیند کو آرام و سکون، رات کو ڈھانپ دینے والا پردہ اور دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا ہے۔(سورۃ النبا، آیات:۹ تا ۱۱)

۳- یہ کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے اور اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے قیامت قائم کرنا بہت آسان ہے۔(سورۃ النبا، آیات:٦تا١٦)

۴- ہمارے اعمال محفوظ ہیں اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔(سورۃ النبا، آیات:۱۷،۱۸،۲۹)

۵- دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نافرمانی کرنے والے آخرت میں ناکام ہوں گے۔(سورۃ النبا، آیات:۲۱ تا ۳۰)

۶- آخرت کے حساب کی فکر نہ کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا جہنم میں لے جانے والے اعمال ہیں۔(سورۃ النبا، آیات:۲۷،۲۸)

۷- دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی فرماں برداری کرنے والے آخرت میں کامیاب ہوں گے۔(سورۃ النبا، آیات:۳۱تا۳٦)

۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنہیں اذن عطا فرمائے گا وہ شفاعت کریں گے۔(سورۃ النبا، آیت:۳۸)

۹- قیامت پر یقین انسان میں نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ (سورۃ النبا، آیت:۴۰)

۱۰- کفار اپنے عبرتناک انجام اور عذاب کو دیکھ کر یہ حسرت کر رہے ہوں گے کہ کاش ہم اس سے پہلے مٹی ہو جاتے تو بہتر تھا۔
(سورۃ النبا، آیت:۴۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) کس چیز کے بارے میں لوگ آپس میں اختلاف کرتے ہیں۔

(الف) توحید　　(ب) رسالت　　(ج) آخرت

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رات کو کس چیز کا ذریعہ بنایا ہے؟

(الف) آرام　　(ب) معاش　　(ج) ڈھانپنے

(۳) روشن چراغ سے کیا مراد ہے؟

(الف) سورج　　(ب) چاند　　(ج) ستارہ

(۴) جس نے سرکشی کی اور آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو زیادہ پسند کیا تو ایسا شخص کہاں ہو گا؟

(الف) وادیٔ طویٰ میں　　(ب) جنّت میں　　(ج) جہنّم میں

(۵) قیامت کے دن کافر کیا حسرت کرے گا؟

(الف) کاش میں مٹی ہوتا　　(ب) کاش میں فرشتہ ہوتا　　(ج) کاش میں پیدا نہیں ہوتا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱۰	باغات اور انگور
آیت نمبر ۱۲	فرشتوں کی صفیں
آیت نمبر ۳۲	ڈھانپنے والا پردہ
آیت نمبر ۳۸	کاش میں مٹی ہوتا
آیت نمبر ۴۰	سات مضبوط آسمان

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں بیان کی گئی اللہ ﷻ کی کوئی سی تین قدرتیں تحریر کریں؟

۲- اس سورت میں بیان کیئے گئے قیامت کے مناظر میں سے کوئی تین مناظر بیان کریں؟

۳- اس سورت میں جہنّمیوں کے کیا جرائم بیان ہوئے ہیں؟

۴- اس سورۃ النّبا میں پرہیز گاروں کو عطا کی جانے والی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

۵- قیامت کے دن فرشتے کس کیفیت میں کھڑے ہوں گے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- سورۃ النّبا میں جنّت کا جو منظر بیان کیا گیا ہے اُسے سامنے رکھ کر کوئی پانچ نعمتوں کی فہرست بنا کر گھر والوں کو بتائیں۔
- جہنم کے عذاب کے حوالہ سے دو احادیث مبارکہ تلاش کر کے لکھیں۔

____

____

____

____

____

- نیچے دیئے گئے چارٹ پر دن اور رات کے پانچ پانچ فوائد تحریر کریں۔

دن | رات

دن	رات
۱ ________	۱ ________
۲ ________	۲ ________
۳ ________	۳ ________
۴ ________	۴ ________
۵ ________	۵ ________

دستخط استاد مع تاریخ: ________ دستخط والدین مع تاریخ: ________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۰ — سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت — (سورت نمبر:۷۹، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۶)

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت مکّہ مکرمہ میں سُوْرَۃُ النَّبَاء کے فوراً بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم پر نازل ہوئی۔ اس سورت کے آغاز میں اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نے فرشتوں کی قسمیں بیان فرما کر قیامت کے واقع ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد یاددہانی کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ توحید کا ذکر ہے اور فرعون کے عبرت ناک انجام کا بیان ہے۔ پھر آخرت کا انکار کرنے والوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے اور قیامت کے دن نیک اور بُرے انسانوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت مختصر ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲
ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر سختی سے (کافر کی روح) کھینچنے والے ہیں۔ اور ان (فرشتوں) کی قسم جو نہایت نرمی سے (مومن کی روح) نکالتے ہیں۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴
اور (فضا میں) تیزی سے تیرنے والے (فرشتوں) کی قسم۔ پھر (اللہ کا حکم ماننے میں) پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھنے والے (فرشتوں کی قسم)

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶
پھر ہر کام کا انتظام کرنے والے (فرشتوں کی قسم)۔ جس دن کانپنے والی (زمین) کانپے گی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹
اس کے بعد پیچھے آنے والا (ایک زلزلہ) آئے گا۔ اس دن کئی دل (خوف سے) دھڑکتے ہوں گے۔ اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱ قَالُوْا
وہ کہتے ہیں کیا واقعی ہم پہلی حالت میں واپس (یعنی پھر زندہ) ہوں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ وہ کہتے ہیں

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴
اُس وقت یہ بڑے نقصان کی واپسی ہوگی۔ لہٰذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ تو وہ (سب) ایک دم کھلے میدان (یعنی حشر) میں (جمع) ہوں گے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۱۵ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۶ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
کیا آپ کے پاس پہنچی ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر جب انہیں ان کے رب نے پکارا مقدس وادی طویٰ میں۔ (اور فرمایا) تم فرعون کی طرف جاؤ

اِنَّهٗ طَغٰى ۝۱۷ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝۱۸ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝۱۹
بے شک وہ سرکش ہوگیا ہے۔ پھر کہو کیا تو چاہتا ہے کہ تو پاک ہو جائے؟ اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں تاکہ تو ڈرے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝۲۰ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝۲۱ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝۲۲
پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) اس (فرعون) کو بڑی نشانی دکھائی۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ پلٹا (اور فساد کی) کوشش کرنے لگا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE LWF FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ

پھر اس نے سب کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر اُس نے کہا میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ لہٰذا اللہ نے اس کو پکڑ لیا

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا ع ١

آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔ بے شک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہے۔ کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے

اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا

یا آسمان کا؟ (اللہ نے) اُسے بنایا۔ اس نے اس کی چھت بلند کی پھر اسے درست فرمایا۔ اور اس کی رات کو تاریک بنایا

وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ﴿٣١﴾

اور اس کے دن کو روشن فرمایا۔ اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارا نکالا۔

وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾

اور اس نے پہاڑوں کو (زمین میں) گاڑ دیا۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے۔ پھر جب بڑی آفت (قیامت) آئے گی۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾

اس دن انسان اپنی کوشش کو یاد کرے گا۔ اور جہنّم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کر دی جائے گی۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِىَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾

لہٰذا جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بے شک جہنّم ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے (اپنے) نفس کو (بُری) خواہش سے روکا۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾

تو بے شک جنّت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ وہ آپ (ﷺ) سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ کب قائم ہوگی؟

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿٤٤﴾

آپ (ﷺ) کا اس (قیامت کے وقت) کے ذکر سے کیا تعلق؟ آپ (ﷺ) کے رب کے پاس اس (قیامت کے وقت) کا انتہائی علم ہے۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿٤٥﴾

آپ (ﷺ) تو صرف (بُرے انجام سے) ڈرانے والے ہیں اس کو جو اُس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿٤٦﴾ ع ٢

گویا وہ (کافر) جس دن اسے (یعنی قیامت کو) دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی ایک صبح رہے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- فرشتے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم ماننے میں کوتاہی نہیں کرتے۔(سورۃ النازعات، آیات:۱تا۵)

۲- گناہ گاروں کے لئے قیامت کا دن بہت ہی خوف ناک ہوگا۔(سورۃ النازعات، آیات:۶تا۱۴)

۳- پچھلی قوموں کے قصّوں سے ہمیں سبق حاصل کرکے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔(سورۃ النازعات، آیات:۱۵تا۲۶)

۴- ہمیں بُرائیوں سے بچنا چاہیئے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ النازعات، آیات:۱۸، ۱۹)

۵- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکروں اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنے والے مجرموں کو دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب دیا جائے گا۔(سورۃ النازعات، آیت:۲۵)

۶- جس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس عظیم کائنات کو پیدا فرمایا اس کے لئے قیامت کو قائم کرنا اور انسانوں کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا بہت آسان ہے۔(سورۃ النازعات، آیات:۲۷تا۳۳)

۷- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نافرمان اور آخرت کی فکر کے بجائے دنیا سے محبت کرنے والے جہنّم میں ہوں گے۔(سورۃ النازعات، آیات:۳۷تا۳۹)

۸- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ڈرنے والے اور اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو روکنے والے جنّت میں ہوں گے۔(سورۃ النازعات، آیات:۴۰، ۴۱)

۹- قیامت کے بارے میں سوال و جواب کی بجائے اپنی آخرت بہتر کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ النازعات، آیات:۴۲تا۴۶)

۱۰- قیامت کے دن انسان کو دنیا میں گزاری ہوئی زندگی بہت تھوڑی محسوس ہوگی یعنی آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں۔(سورۃ النازعات، آیت:۴۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیں:

(۱) اس سورت کے آغاز میں کن کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟

(الف) ہواؤں (ب) فرشتوں (ج) گھوڑوں

(۲) اس سورت میں کس نبی کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت شعیب علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بڑی نشانیاں دکھائیں تو اس نے کیا کِیا؟

(الف) انہیں جھٹلایا (ب) ان پر ایمان لایا (ج) بنی اسرائیل کو آزاد کیا

(۴) فرعون نے کیا دعویٰ کیا؟

(الف) بادشاہ ہونے کا (ب) سب سے بڑا رب ہونے کا (ج) نیک ہونے کا

(۵) اس سورت میں جہنّم والوں کی کیا بُرائی بیان کی گئی ہے؟

(الف) دوسروں کی غیبت کرنا (ب) لوگوں کا مال چوری کرنا (ج) آخرت کے بجائے دنیا کو ترجیح دینا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۶	ایک ڈانٹ
آیت نمبر ۹	کانپنے والی زمین
آیت نمبر ۱۳	جنت کا ٹھکانا
آیت نمبر ۳۱	جھکی ہوئی آنکھیں
آیت نمبر ۴۱	پانی اور چارا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کی ابتدا میں فرشتوں کے کن کاموں کا ذکر فرمایا گیا ہے؟

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟

۳- قیامت کے دن لوگوں کے دلوں اور آنکھوں کی کیا کیفیت ہو گی؟

۴- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن کن قدرتوں کا بیان ہے؟

۵- قیامت کے دن انسان کو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کیسی محسوس ہو گی؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- چار فرشتوں کے نام اور اُن کے کام معلوم کر کے ایک چارٹ پر لکھیں۔
- اس سورت کے مطابق جہنّم اور جنّت میں لے جانے والے اعمال تحریر کریں۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال:

____

____

جنّت میں لے جانے والے اعمال:

____

____

- دنیا اور آخرت کی زندگی کا موازنہ کیجیے اور بتایئے کہ ہمیں آخرت کی زندگی کو کیوں ترجیح دینی چاہیئے۔

۱ ______________________________

۲ ______________________________

۳ ______________________________

۴ ______________________________

۵ ______________________________

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲۱

سُوْرَۃُ عَبَسَ

(سورت نمبر:۸۰، کل رکوع:۱، کل آیات:۴۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر آغازِ وحی کے بعد مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت کے شروع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ایک دن نبی کریم ﷺ قریشِ مکّہ کے بڑے بڑے سرداروں ابوجہل بن ہشام، عُتبہ بن ربیعہ، اُبَی بن خلف، اُمیّہ بن خلف اور شَیبہ وغیرہ کو اسلام کی تبلیغ فرمارہے تھے۔ اسی دوران ایک نابینا صحابی حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی توجہ حاصل کرنا چاہی اور کچھ پوچھنا چاہا۔ بعض لوگوں کو حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا آنا ناگوار گزرا۔ آپ ﷺ نے اپنی توجہ مکّہ کے سرداروں پر رکھی کیونکہ حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور بعد میں بھی آپ ﷺ سے جو پوچھنا چاہتے پوچھ سکتے تھے۔ ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوگوں کو تنبیہ کی کہ حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ پر ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں کیونکہ آنے والا وہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ایک بندہ ہے۔ ابتدائی آیات میں اس راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ اس عظیم کارواں میں ایک نابینا مومن کئی گمراہ سرداروں سے زیادہ کردار ادا کرسکتا ہے۔ مزید اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ سرداروں کے ایمان لانے کے بارے میں فکرمند ہونے کی اس قدر ضرورت نہیں بلکہ شفقت و عنایت اور کمال توجہ کے زیادہ مستحق وہ افراد ہیں جو صدقِ دل اور انتہائی اخلاص کے ساتھ حق قبول کیے ہوئے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ظاہری بصارت نہیں رکھتا تو کیا حرج، وہ حق شناسی کی بصیرت سے تو محروم نہیں ان آیات کے نزول کے بعد حضور نبی کریم ﷺ حضرت عبد اللہ ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا بہت زیادہ خیال فرماتے۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو انہیں مدینہ میں اکثر اپنا نائب بنا کر جاتے۔ اس کے بعد اس سورت میں قرآنِ حکیم کی عظمت کا ذکر ہے۔ انسان کی پیدائش، موت اور موت کے بعد کی زندگی کا بیان ہے۔ پھر کئی نعمتوں کا ذکر کرکے ایمان لانے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس سورت کا اختتام اس حقیقت پر کیا گیا کہ آخرت کے دن انسان تمام رشتوں کو بھول کر صرف اپنی نجات کی فکر میں پڑا ہوگا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝١ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝٣
ناگوار محسوس کیا اور رخ پھیر لیا۔ (اس وجہ سے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور آپ کو کیا معلوم شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٥
یا وہ نصیحت حاصل کرتا تو اس کو نصیحت فائدہ دیتی۔ لیکن جو شخص (دین سے) بے پرواہی کرتا ہے۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧
(تو) اس کی طرف تو آپ زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اور آپ پر (کوئی ذمہ داری) نہیں ہے اگر وہ پاکیزگی حاصل نہیں کرتا۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨ وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠
لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ (اللہ سے) ڈرتا بھی ہے۔ تو آپ اسے نظرانداز کرتے ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾

ہر گز (ایسا) نہیں (کیجیئے!) بے شک یہ (قرآن) نصیحت ہے۔لہٰذا جو چاہے اسے قبول کرے۔(یہ) عزت والے صفحات میں (لکھا ہوا ہے)۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

(جو) بلند مرتبہ (والے) پاکیزہ (صفحات) ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (جو) عزت والے نیک (فرشتے) ہیں۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ

ہلاک ہو (نافرمان) انسان وہ کیسا ناشکرا ہے؟ (اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا فرمایا؟ ایک قطرے سے (اللہ نے) اسے پیدا فرمایا

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

پھر اس (کی ہر چیز) کا اندازہ مقرر فرمایا۔ پھر اس کے لئے (زندگی کا) راستہ آسان فرما دیا۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں پہنچا دیا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

پھر جب وہ چاہے گا اسے دوبارہ زندہ فرما دے گا۔ یقیناً اس (نافرمان) نے پورا نہ کیا جس کا (اللہ نے) اسے حکم دیا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ بے شک ہم نے (بادلوں سے) خوب پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾

پھر ہم نے اچھی طرح زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اگایا۔ اور انگور اور سبزیاں۔ اور زیتون اور کھجور۔

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

اور خوب گھنے باغات۔ اور پھل اور چارا (سب پیدا فرمائے)۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾

پھر جب کان بہرے کر دینے والی (قیامت کی) سخت آواز آئے گی۔ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے۔

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے۔ اس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسی فکر ہوگی

يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی۔ اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے۔ (وہ) ہنستے مسکراتے خوش و خرم ہوں گے۔

ع وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

اور اس دن کئی چہروں پر غبار ہوگا۔ ان پر سیاہی چھائی ہوگی۔ یہی لوگ ہوں گے جو کافر (اور) بدکار تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک اصل اہمیت صرف کسی دنیاوی منصب یا مال و دولت کی نہیں بلکہ ایمان اور اخلاص پر مبنی عمل کی ہے۔ (تعارف، سورۂ عبس، آیات:۱ تا ۱۰)

۲- غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کی فکر اہم ہے تاہم مسلمانوں کی اصلاح اور تعلیم کی فکر کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ (تعارف، سورۂ عبس، آیات:۱ تا ۱۰)

۳- اچھی نصیحت انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ (سورۂ عبس، آیت:۴)

۴- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عظیم ترین اور بابرکت کلام ہے۔ (سورۂ عبس، آیات:۱۱، ۱۶)

۵- قرآنِ حکیم ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ (سورۂ عبس، آیات:۱۱، ۱۲)

۶- اکثر انسان اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔ (سورۂ عبس، آیت:۱۷)

۷- ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تمام نعمتوں پر شکر ادا کر کے اُس کی فرماں برداری کرنی چاہیئے۔ (سورۂ عبس، آیات:۱۸ تا ۳۲)

۸- قیامت کی سختی انسان کو اُس کے قریبی رشتہ داروں سے بھی غافل کر دے گی۔ (سورۂ عبس، آیات:۳۳ تا ۳۷)

۹- قیامت کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرماں برداروں کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ خوش و خرم ہوں گے۔ (سورۂ عبس، آیات:۳۸، ۳۹)

۱۰- قیامت کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکرین اور بدکاروں کے چہرے غبار آلود اور سیاہ ہوں گے۔ (سورۂ عبس، آیات:۴۰ تا ۴۲)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیں:

(۱) اس سورت میں کون سے صحابی رضی اللہ عنہٗ کا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہونے کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما (ب) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (ج) حضرت عبد اللہ ابن امِ مکتوم رضی اللہ عنہما

(۲) قرآنِ حکیم کیا ہے؟

(الف) شاعری (ب) نصیحت (ج) قصہ

(۳) اَلصَّاخَّۃ سے مراد کون سی آواز ہے؟

(الف) کانوں کو بہرہ کرنے والی (ب) جنّات کی سخت (ج) فرشتوں کی محبت بھری

(۴) اس سورت کے مطابق قیامت کے دن انسان کس سے دور بھاگے گا؟

(الف) فرشتوں (ب) رشتہ داروں (ج) جنات

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۵) قیامت کے دن کن کے چہرے سیاہ ہوں گے؟

(الف) مالداروں اور سرداروں　　(ب) کافروں اور بدکاروں　　(ج) غریبوں اور محتاجوں

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۲	ایک نابینا
آیت نمبر ۱۱	ماں اور باپ
آیت نمبر ۱۶	قرآن ایک نصیحت
آیت نمبر ۲۱	عزت والے فرشتے
آیت نمبر ۳۵	موت اور قبر

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کن سرداروں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے؟

۲۔ اس سورت میں قرآنِ حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟

۳۔ اس سورت میں بیان کی گئی کوئی تین نعمتیں تحریر کریں؟

۴۔ قیامت کے دن انسان کا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کیا رویہ ہوگا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵- اس سورت میں نیک لوگوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

____

____

گھریلو سرگرمی

- اپنے والدین سے معلوم کریں کہ آپ کو معذور لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔

____

____

____

____

____

- اپنے دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر کسی معذور کی مدد کریں اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے نیکی کی دعوت دیں۔
- مندرجہ ذیل میں قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں بردار اور نافرمان بندوں کے حالات لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۲

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

(سورت نمبر:۸۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۹)

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کی ابتدائی چودہ (۱۴) آیات مکی زندگی کے ابتدائی دور میں اور آخری پندرہ (۱۵) آیات مکی زندگی کے درمیانی دور میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ پر نازل ہوئیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ نے فرمایا "جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اُسے چاہیے کہ سُوْرَةُ التَّكْوِيْر، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار اور سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کو پڑھ لے"۔

اس سورت کی ابتدا میں قیامت کی ہولناکی بیان کی گئی ہے۔ پھر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عظمت اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ سے ان کی ملاقات کا بیان ہے۔ آخر میں عظمتِ قرآن کا ذکر ہے اور قرآن حکیم سے نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿٣﴾
جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾
اور جب دس ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے۔ اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔

وَإِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾
اور جب روحیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی۔ اور جب زندہ دفن کی ہوئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی۔

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾
اور جب اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان (اپنی جگہ سے) کھینچ لیا جائے گا۔ اور جب جہنّم بھڑکائی جائے گی۔

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾
اور جب جنّت قریب کر دی جائے گی۔ ہر شخص جان لے گا جو کچھ وہ لے کر آیا ہے۔ تو میں پیچھے ہٹ جانے والے (ستاروں) کی قسم فرماتا ہوں۔

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾
جو چلنے والے، چھپ جانے والے ہیں۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگتی ہے۔ اور صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے۔

إِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾
یقیناً یہ (قرآن) بڑی عزت والے فرشتے کا (لایا ہوا) کلام ہے۔ جو قوت والا ہے (اور) عرش والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِيْنٍ ؕ﴿٢١﴾	وَمَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿٢٢﴾

جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے (اور وہ) وہاں امانت دار ہے۔اور تمہارے صاحب (نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) دیوانے نہیں ہیں۔

وَلَقَدْ	رَاٰهُ	بِالْاُفُقِ	الْمُبِيْنِ ۚ﴿٢٣﴾	وَمَا	هُوَ	عَلَى	الْغَيْبِ	بِضَنِيْنٍ ۚ﴿٢٤﴾

اور یقیناً انہوں نے اس (فرشتے) کو دیکھا ہے (آسمان کے) کھلے کنارے پر۔اور وہ (نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔

وَمَا	هُوَ	بِقَوْلِ	شَيْطٰنٍ	رَّجِيْمٍ ۙ﴿٢٥﴾	فَاَيْنَ	تَذْهَبُوْنَ ؕ﴿٢٦﴾	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿٢٧﴾

اور یہ (قرآن) کسی شیطان مَردود کا کلام نہیں ہے۔ پھر تم کہاں (بھٹکے) جا رہے ہو؟ یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ	يَّسْتَقِيْمَ ؕ﴿٢٨﴾	وَمَا	تَشَآءُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ	اللّٰهُ	رَبُّ	الْعٰلَمِيْنَ ۧ﴿٢٩﴾

ع ١/٢٩

اس شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہے۔اور تم صرف وہی چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے (جو) تمام جہانوں کا رب ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کے دن ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۱ تا ٦)
۲- لڑکیوں کا قتل بہت بڑا جُرم ہے جس کے بارے میں روزِ قیامت سوال کیا جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۸، ۹)
۳- قیامت کے دن ظالموں سے ظلم کا حساب لیا جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۸، ۹)
۴- قیامت کے دن ہمارا ہر قول و عمل حاضر کر دیا جائے گا۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۱۴)
۵- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نازل فرمایا۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۱۹ تا ۲۷)
٦- حضرت جبرائیل علیہ السلام امانت دار اور بہت طاقت ور ہیں اور وہ فرشتوں کے سردار ہیں۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۲۰، ۲۱)
۷- حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غیب کی باتیں اپنے امتیوں کو بتانے میں بخل نہیں کیا۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۲۴)
۸- قرآنِ حکیم تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۲۷)
۹- قرآن حکیم سے نصیحت ان لوگوں کو ملے گی جو سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ (سورۃ التکویر، آیت: ۲۸)
۱۰- ہدایت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔ (سورۃ التکویر، آیات: ۲۸، ۲۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت کی ابتدا میں قیامت کا نقشہ کتنی چیزوں کے بیان سے کھینچا گیا ہے؟
(الف) دس　(ب) بارہ　(ج) چودہ

(۲) اس سورت میں رسول کریم سے کون مراد ہیں؟
(الف) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم　(ب) حضرت جبرائیل علیہ السلام　(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کس کو آسمان کے کنارے پر دیکھا؟
(الف) سورج　(ب) جنّت　(ج) جبرائیل علیہ السلام

(۴) قرآنِ حکیم کس کے لئے نصیحت ہے؟
(الف) تمام جہان والوں　(ب) تمام فرشتوں　(ج) تمام چیزوں

(۵) قیامت کے دن کس کو لپیٹ دیا جائے گا؟
(الف) آسمان　(ب) چاند　(ج) سورج

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۲	ایک نصیحت
آیت نمبر ۵	شیطان مردود
آیت نمبر ۱۱	آسمان کی کھال
آیت نمبر ۲۵	وحشی جانور
آیت نمبر ۲۷	بے نور ستارے

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن زندہ دفن کی گئی لڑکی سے کیا پوچھا جائے گا؟

۲- قیامت کا منظر دیکھنے کے لئے انسان کون سی سورتیں پڑھے؟

۳- اس سورت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۴- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

۵- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کہاں دیکھا تھا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر قیامت کے حالات پر دس باتیں لکھیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے آنے سے پہلے عرب بیٹیوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے فضائل لکھیں۔

____

____

____

____

____

____

- نیچے دیئے گئے چارٹ میں قیامت کے دن واقع ہونے والے اُن حالات کی نشاندہی رنگ بھر کر کریں جن کا ذکر اس سورت میں آیا ہے۔

زمین بالکل ہموار کر دی جائے گی	پہاڑ چلائے جائیں گے
روحیں جسموں سے ملائی جائیں گی	اعمال نامے کھولے جائیں گے
ستارے بے نور ہو جائیں گے	سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے
آسمان پھٹ جائے گا	جہنم بھڑکائی جائے گی

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۳ — سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار — (سورت نمبر: ۸۲، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۱۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں قیامت کے واقع ہونے کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اُسے چاہیئے کہ سُوْرَةُ التَّكْوِيْر، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار اور سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کو پڑھ لے۔" انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اپنے اس رب کے بارے میں دھوکے میں نہ پڑے جس نے اُسے پیدا فرمایا، شکل و صورت عطا فرمائی اور اس پر اعمال لکھنے والے فرشتے مقرر فرمائے یعنی اللہ ﷻ کے فضل اور اس کی نعمتوں کو دیکھ کر یہ گمان نہ کرے کہ اس کی نافرمانی پر کوئی گرفت نہیں ہوگی اور نہ ہی حساب و کتاب ہوگا۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ قیامت کے دن کی فکر کرے جس دن نیک اعمال کے سوا کچھ کام نہ آئے گا اور ہر فیصلہ کا اختیار صرف اللہ ﷻ کے پاس ہوگا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ اور جب سمندر اُبل پڑیں گے۔ اور جب قبریں اُکھاڑ دی جائیں گی۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ

(اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور (جو کچھ) پیچھے چھوڑا۔ اے انسان!

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾

تجھے اپنے کریم رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا؟ وہ کہ جس نے تجھے پیدا فرمایا پھر تجھے درست کیا پھر (تیرے اعضاء کو) متناسب بنایا۔

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾

جس صورت میں اس نے چاہا تجھے جوڑ دیا۔ (تم نافرمانی) ہرگز نہیں (چھوڑتے)! بلکہ تم بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتے ہو۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور بے شک تم پر محافظ (فرشتے) مقرر ہیں۔ بہت معزز (تمہارے اعمال) لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۚ﴿۱۳﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۚ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾

بے شک نیک لوگ نعمت (والی جنّت) میں ہوں گے۔ اور بے شک بدکار لوگ جہنّم میں ہوں گے۔ وہ اس میں بدلے کے دن داخل ہوں گے۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ

اور وہ اس (جہنم) سے غائب نہ ہو سکیں گے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ بدلے کا دن کیا ہے؟ پھر آپ کو کیا معلوم

مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ ع ۱/۱۹

بدلے کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے کوئی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکم اللہ ہی کا ہوگا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا دن بڑا ہولناک ہو گا۔ جب دنیا کا موجودہ نظام تباہ ہو جائے گا۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۱ تا ۳)

۲- روزِ قیامت انسانوں کو قبروں سے باہر نکالا جائے گا۔ پھر ان کا حساب و کتاب ہو گا۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۴)

۳- قیامت کے دن لوگوں کے تمام اعمال اور ان کے نتائج سامنے آجائیں گے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۵)

۴- انسانوں پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل و کرم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں اس کی فرماں برداری کی جائے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۶)

۵- ہمارا جسم اور شکل و صورت سب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتیں ہیں جن پر ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۷، ۸)

۶- نافرمانی کی اصل وجہ آخرت کو جھٹلانا ہے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۹)

۷- ہر انسان پر کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یعنی معزز لکھنے والے فرشتے مقرر ہیں جو اُس کی ہر بات اور ہر عمل کو لکھتے رہتے ہیں۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۱۰ تا ۱۲)

۸- قیامت کے دن نیک لوگ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نعمتوں میں ہوں گے۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۱۳)

۹- قیامت کے دن بُرے لوگ جہنم میں ہوں گے۔ (سورۃ الانفطار، آیات: ۱۴ تا ۱۶)

۱۰- آخرت میں معاف کر دینے یا عذاب دینے کا پورا اختیار اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے پاس ہو گا۔ (سورۃ الانفطار، آیت: ۱۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قیامت کے دن کیا جھڑ جائیں گے؟

(الف) پتے (ب) ستارے (ج) بادل

(۲) قیامت کے دن کیا چیزیں اُکھاڑ دی جائیں گی؟

(الف) کھالیں (ب) جھاڑیاں (ج) قبریں

(۳) قیامت کے دن کون جان لے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا؟

(الف) ہر آدمی (ب) نیک آدمی (ج) بُرا آدمی

(۴) کِرَامًا کَاتِبِیْنَ کون سے فرشتے ہیں؟

(الف) روح نکالنے والے (ب) حفاظت کرنے والے (ج) ہر قول و عمل کو لکھنے والے

(۵) قیامت کے دن اصل اختیار کس کے پاس ہو گا؟

(الف) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ (ب) فرشتوں (ج) انسانوں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۳	معزز لکھنے والے
آیت نمبر ۴	بدلے کا دن
آیت نمبر ٦	رب کے بارے میں دھوکہ
آیت نمبر ۱۱	اُبلتے ہوئے سمندر
آیت نمبر ۱۸	اُکھاڑی ہوئی قبریں

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے شروع میں قیامت کے واقع ہونے کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۲- اس سورت میں رب کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۳- اس سورت میں کِرَاماً کَاتِبِیْن کی کیا صفت بیان ہوئی ہے؟

۴- اس سورت میں نیک اور گناہ گار لوگوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۵- اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اس سورت میں بیان کردہ قیامت کا منظر اپنے گھر والوں کو بتائیں۔
- فہرست بنائیں کہ ہمیں قیامت کے دن کی ہولناکی سے بچنے کے لئے کیسے کام کرنے چاہئیں۔

____

____

____

____

____

____

____

- اس سورت کے مطابق قیامت کے دن لوگوں کے حالات کی ایک فہرست بنائیں۔

- ______________________________
- ______________________________
- ______________________________
- ______________________________
- ______________________________

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲۴ | # سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن | (سورت نمبر:۸۳، کل رکوع:۱، کل آیات:۳۶)

شانِ نزول اور تعارف: کئی مفسرین کرام کے مطابق یہ سورۂ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تاہم بعض مفسرین کرام کے مطابق اس کا نزول مدینہ طیبہ میں ہوا۔ اس سورت کے آغاز میں ناپ تول میں کمی جیسی ایک اہم بُرائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ بُرائی آخرت پر یقین نہ رکھنے کی ایک نشانی ہے۔ ایسے لوگ اللہ ﷻ کے احکامات کو توڑنے والے اور گناہ گار ہیں۔ وہ قرآنِ حکیم کو پچھلے لوگوں کے قصّے کہانیاں سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس سورت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بدکاروں کے نامۂ اعمال سِجّین میں اور فرماں برداروں کے نامۂ اعمال عِلّیّین میں ہوں گے۔ قیامت کے دن نافرمان اللہ ﷻ کے عذاب میں ہوں گے جبکہ اہلِ ایمان جنّت کی نعمتوں سے لطف اُٹھا رہے ہوں گے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝۲ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ

(ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے (خود) ناپ کر لیتے ہیں (تو) پورا لیتے ہیں۔ اور جب وہ اُنہیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں

يُخْسِرُوْنَ ۝۳ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵

(تو) کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے بے شک وہ (مرنے کے بعد) اُٹھائے جائیں گے۔ ایک بڑے دن کے لئے۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝۷

جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز (ایسا) نہیں! (کہ جزا و سزا نہ ہو) یقیناً بدکاروں کا اعمال نامہ سجّین میں ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰

اور آپ کو کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟ لکھی ہوئی ایک کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

وہ جو بدلہ کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے نکل جانے والا گناہ گار ہے۔ اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

(تو) وہ کہتا ہے کہ (یہ) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ (جھٹلانے کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر (بُرے اعمال کا) زنگ چڑھ گیا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝۱۵

جو وہ کیا کرتے تھے۔ (ایسا) ہرگز نہیں! (کہ قیامت نہ ہو) بے شک اس دن انہیں اپنے رب (کے دیدار) سے پردے میں رکھا جائے گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۱۷

پھر بے شک وہ جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا یہ وہی (جہنّم) ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۱۸ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۱۹

ہرگز (ایسا) نہیں! (کہ نیکیاں ضائع ہوں) یقیناً نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ علّیین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۲۰ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۲۱ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۲۲

ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ جس کے پاس مقرّب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ ضرور نعمتوں (والی جنّت) میں ہوں گے۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۲۳ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۲۴

تختوں پر (بیٹھے) نظارے کر رہے ہوں گے۔ آپ ان کے چہروں سے نعمتوں کی تازگی کو پہچان لیں گے۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۲۵ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ

انہیں خالص شراب مہر (بند) کی ہوئی پلائی جائے گی۔ اس کی مہر مشک (خوشبو) کی ہوگی اور اسی (نعمتوں کو حاصل کرنے) میں

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۲۶ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۲۷ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۲۸

آگے بڑھنے والوں کو آگے بڑھنا چاہیے۔ اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ (وہ) ایک چشمہ (ہے) جس میں سے مقرّب (بندے) پئیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۲۹ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

بے شک جن لوگوں نے جُرم کیا وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ اُن (مومنوں) کے پاس سے گزرتے تھے

يَتَغَامَزُوْنَ ۳۰ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۳۱

(تو) آنکھوں سے آپس میں اشارے کرتے تھے۔ اور جب وہ واپس جاتے اپنے گھروالوں کی طرف (تو) دل لگی (یعنی مذاق) کرتے ہوئے جاتے۔

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۳۲ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۳۳

اور جب وہ ان (مومنوں) کو دیکھتے (تو) کہتے کہ یقیناً یہی گمراہ ہیں۔ حالانکہ وہ ان (مومنوں) پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۳۴ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۳۵

تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر (بیٹھے) کافروں کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۳۶ ع

واقعی کافروں کو اس (بُرے سلوک) کا پورا بدلہ دے دیا گیا جو وہ (مومنوں سے) کیا کرتے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمارے لینے اور دینے کے معیار ایک جیسے ہونے چاہئیں۔(سورۃ المطففین، آیات:۲،۳)
۲- ہم جو بات اپنے لئے پسند کریں وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرنی چاہیئے۔(سورۃ المطففین، آیات:۲،۳)
۳- ناپ تول میں کمی کرنا آخرت سے غفلت کی علامت ہے۔(سورۃ المطففین، آیات:۱تا۴)
۴- آخرت کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے۔(سورۃ المطففین، آیت:۱۰)
۵- گناہ کرنا، حد سے بڑھنا اور قرآن کو نہ ماننا آخرت کے انکار کا نتیجہ ہے۔(سورۃ المطففین، آیات:۱۱تا۱۳)
۶- آخرت کو بھلا دینے اور دنیا ہی کو مقصد بنانے کی وجہ سے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔(سورۃ المطففین، آیت:۱۴)
۷- آخرت کو جھٹلانے والے قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جہنم میں ڈالے جائیں گے۔(سورۃ المطففین، آیات:۱۵تا۱۷)
۸- نیک لوگوں کے چہرے جنت کی نعمتوں کی وجہ سے تر و تازہ ہوں گے۔(سورۃ المطففین، آیات:۱۸تا۲۸)
۹- ہمیں آخرت کے حوالہ سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ المطففین، آیت:۲۶)
۱۰- دنیا میں اہلِ ایمان کا مذاق اُڑانے والے آخرت میں عذاب کا شکار ہوں گے۔(سورۃ المطففین، آیات:۲۹تا۳۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلْمُطَفِّفِیْن کے کیا معنی ہیں؟
(الف) طواف کرنے والے (ب) شہر طائف کے رہنے والے (ج) ناپ تول میں کمی کرنے والے

(۲) ناپ تول میں کمی کرنا کس کی علامت ہے؟
(الف) عقل مند ہونے (ب) آخرت سے غافل ہونے (ج) نیک لوگوں

(۳) بُرے لوگوں کا نامۂ اعمال کہاں ہو گا؟
(الف) عِلِّیِّیْن میں (ب) سِجِّیْن میں (ج) جہنّم میں

(۴) آخرت کا یقین نہ رکھنے والے قرآنِ حکیم کو کیا سمجھتے ہیں؟
(الف) ہدایت کی کتاب (ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب (ج) پچھلے لوگوں کے قصّے

(۵) دلوں پر زنگ کس وجہ سے چڑھ جاتا ہے؟
(الف) آخرت کو بھلا دینے (ب) دنیا کو بھلا دینے (ج) آخرت کو یاد رکھنے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۱	دلوں پر زنگ
آیت نمبر ۷	علّیین
آیت نمبر ۱۴	ناپ تول میں کمی کرنے والے
آیت نمبر ۱۸	سجّین
آیت نمبر ۲۷	تسنیم کا چشمہ

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے شروع میں کس بُرائی کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲- سِجِّیْن اور عِلِّیِّیْن سے کیا مراد ہے؟

۳- اس سورت میں نیک لوگوں کے لئے جنّت کی کن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۴- کافر لوگ دنیا میں اہل ایمان کا کیسے مذاق اڑاتے تھے؟

۵- قیامت کے دن کافروں پر کون ہنسے گا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ناپ تول کے حوالے سے لوگ کن کن موقعوں پر کمی کرتے ہیں۔ پانچ مثالیں تحریر کریں۔

____

____

____

____

____

- چارٹ بنا کر بتائیں کہ ہمیں خرید و فروخت کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ کوئی تین باتیں لکھیں۔
- نیچے دیئے گئے چارٹ میں نیکی اور بُرائی کے کاموں کی نشاندہی کریں۔

امانت داری	نیکی
مدد کرنا	
چوری کرنا	
حق مارنا	
احسان کرنا	
مذاق اڑانا	
ظلم کرنا	
غیبت کرنا	
عدل کرنا	
سچ بولنا	

دستخط استاد مع تاریخ: _______________

دستخط والدین مع تاریخ: _______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۵

سُوْرَۃُ الاِنْشِقَاق

(سورت نمبر: ۸۴، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۲۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اُسے چاہیئے کہ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کو پڑھ لے"۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قیامت کا منظر بیان فرمایا ہے۔ قیامت کے دن آسمان کے پھٹنے، زمین کے ہموار کیئے جانے اور زمین کے خالی ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان دنیا کی زندگی میں مشقتیں اٹھاتا ہوا بالآخر قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ قیامت کے دن انسان دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ نیک لوگوں کو نامۂ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اُن سے آسان حساب لے کر جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکروں اور بدکاروں کو اُن کی پیٹھ کے پیچھے سے اُن کے نامۂ اعمال دے کر انہیں جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ سورت کے آخر میں قرآنِ حکیم کو جھٹلانے والوں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا انکار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ فرماں برداروں کو بے انتہا اجر کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے رب کا (حکم) مان لے گا اور یہی اُس پر لازم ہے۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ؕ﴿۵﴾

اور اس کے اندر جو کچھ ہے وہ اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا (حکم) مان لے گی اور یہی اُس پر لازم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾

اے انسان! بے شک تو محنت کرنے والا ہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے تک) خوب محنت کرتے ہوئے پھر تو اس سے ملنے والا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾

تو جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا۔ تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف ہنسی خوشی واپس آئے گا۔

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾

اور جس کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا۔ تو عنقریب وہ موت کو پکارے گا۔ اور وہ بھڑکتی آگ میں جھلسے گا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚ

بے شک وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ بے شک اس کا خیال تھا کہ وہ (اللہ کی طرف) واپس نہ جائے گا۔ کیوں نہیں!

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۞۱۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۞۱۶ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۞۱۷

بے شک اس کا رب اس کو خوب دیکھنے والا تھا۔ تو مجھے قسم ہے شام کی سرخی کی۔ اور رات کی اور اُن (چیزوں) کی جن کو وہ سمیٹ لیتی ہے۔

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۞۱۸ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۞۱۹ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞۲۰

اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔ تم ایک حالت سے دوسری حالت پر ضرور پہنچو گے۔ پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟

السجدۃ

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۞۲۱ السجدة بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۞۲۲

اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے (تو) وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۞۲۳ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞۲۴ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اللہ (اس کو) خوب جانتا ہے جو وہ (دِلوں میں) چھپاتے ہیں۔ تو آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجیے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے

ع ۱ / ۲۵

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۞۲۵ ع

اور انہوں نے نیک عمل کیئے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اَجر ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا دن انتہائی ہولناک ہو گا۔ ہمیں اُس دن کی ہولناکی سے بچنے کی تیاری کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۱ تا ۵)
۲- ہر انسان کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات ہو کر رہے گی۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۶)
۳- قیامت کے دن نیک لوگوں کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۷)
۴- نیک لوگوں سے آخرت میں آسان حساب لیا جائے گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۸)
۵- قیامت کے دن بُرے لوگوں کو ان کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۱۰)
۶- قیامت کے دن کفار موت کو پکاریں گے مگر انہیں موت نہ آئے گی اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۱۱، ۱۲)
۷- دنیا کی زندگی میں مگن رہنا اور آخرت کو بھول جانا جہنّم میں لے جانے کی وجوہات ہیں۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۱۳، ۱۴)
۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۱۵)
۹- کفر کرنے والوں اور حق کو جھٹلانے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (سورۃ الانشقاق، آیات: ۲۲ تا ۲۴)
۱۰- ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت: ۲۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں آسمان کی کس کیفیت کا ذکر ہے؟
(الف) دروازے دروازے ہونے　(ب) پھٹ جانے　(ج) بلند کرنے

(۲) انسان مشقّت جھیلتے ہوئے کس سے ملنے والا ہے؟
(الف) رشتہ داروں　(ب) والدین　(ج) رب

(۳) جن لوگوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اُن سے کیا لیا جائے گا؟
(الف) آسان حساب　(ب) سخت حساب　(ج) کوئی حساب نہیں

(۴) جن لوگوں کا اعمال نامہ اُن کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو قیامت کے دن وہ کس کو پکاریں گے؟
(الف) والدین　(ب) رشتہ داروں　(ج) موت

(۵) جب کافروں کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ کیا نہیں کرتے؟
(الف) شکر　(ب) سجدہ　(ج) غور و فکر

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- اس سورت میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۲- قیامت کے دن انسانوں کو کن دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا؟

۳- اس سورت میں جہنّم میں لے جانے کے کون سے اسباب بیان کیئے گئے ہیں؟

۴- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

۵- ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کے لئے کیسا اجر ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اپنے ایک دن کے اعمال کی فہرست بنا کر جائزہ لیں اور یاد رکھیں کہ کِرَاماً کَاتِبِیۡن ہماری ہر بات اور ہر عمل لکھ رہے ہیں۔

____

____

____

____

____

- روزانہ رات کو سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے کاموں کا جائزہ لیں۔ نیکیوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر اور گناہوں پر توبہ کریں۔
- سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡر، سُوۡرَۃُ الاِنۡفِطَار اور سُوۡرَۃُ الاِنۡشِقَاق پر غور کر کے قیامت کے حالات کے بارے میں کوئی پانچ باتیں لکھیے۔

۱ ______________________________

۲ ______________________________

۳ ______________________________

۴ ______________________________

۵ ______________________________

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲۶ ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ

سُوْرَۃُ الْبُرُوْج میں اللہ ﷻ نے اَصْحَابُ الْاُخْدُوْد یعنی "خندقوں والوں" کا ذکر فرمایا ہے۔ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک ظالم بادشاہ تھا جس نے اللہ ﷻ پر ایمان لانے والے لوگوں کو آگ کی خندقوں میں جلایا۔ اس واقعہ کو بیان کرکے ایمان والوں کو کافروں کے ظلم و ستم پر صبر کرنے اور توحید پر قائم رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

۱- بوڑھے جادوگر کی بادشاہ سے درخواست

پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اُس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ مجھے ایک لڑکا دے دیجیئے جو مجھ سے جادو سیکھ لے۔ بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کردیا جو اُس سے جادو سیکھنے لگا۔ اس لڑکے اور جادوگر کے گھر کے راستے میں ایک عبادت گزار عیسائی راہب رہتا تھا۔ لڑکے نے جب اس کی باتیں سنیں تو اس سے متاثر ہوگیا اور اس کے پاس جاکر اللہ ﷻ کے دین کا علم سیکھنے لگا۔ لڑکا اس سوچ میں تھا کہ جادوگر اور عیسائی راہب میں سے کون سچا ہے اور اسے کس کی باتیں ماننی چاہیئے۔

۲- مومن لڑکے کے کمالات

اتفاق سے ایک دن ایسا ہوا کہ جب وہ لڑکا راہب کے پاس سے جادوگر کے پاس جانے کے لئے نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا جانور لوگوں کے راستے میں آکر کھڑا ہوگیا ہے جس سے لوگوں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر لڑکے نے سوچا یہ موقع اچھا ہے کہ اس بات کی تصدیق کرلی جائے کہ جادوگر کا مذہب سچا ہے یا اس راہب کا۔ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اللہ ﷻ سے دعا کی کہ اگر راہب کا مذہب سچا ہے تو یہ جانور مر جائے ورنہ نہ مرے۔ یہ کہہ کر اس نے پتھر مارا تو وہ جانور فوراً مر گیا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر لڑکے کی عظمت کا اعتراف کرلیا۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اُسے اس واقعہ کی خبر دی تو وہ بولا کہ بیٹا تو مقام و مرتبہ میں مجھ سے بڑھ گیا ہے، یقیناً تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو عنقریب آزمایا جائے گا۔ پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کو اللہ ﷻ کے ہاں اتنا قرب اور فضل حاصل ہوگیا تھا کہ وہ اللہ ﷻ کی عطا کردہ صلاحیت اور کرامت سے اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفایاب کرنے اور اس کے علاوہ بھی تمام امراض کا علاج کرنے لگا۔ ایک دن ایک نابینا شخص بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا جو بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے تھا اور کہنے لگا کہ اگر تم میری آنکھوں کی روشنی واپس لے آؤ تو میں تمہیں یہ مال دے دوں گا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ مجھے آپ سے کوئی انعام نہیں چاہیئے۔ شفا تو اللہ ﷻ کی طرف سے ہے، ہاں اگر آپ اللہ ﷻ پر ایمان لے آئیں تو میں اللہ ﷻ سے دعا کروں گا تو وہ آپ کو شفا عطا فرمادے گا۔ وہ نابینا اللہ ﷻ پر ایمان لے آیا اور لڑکے نے اس کے لئے دعا کی تو اللہ ﷻ نے اس کو شفا عطا فرمادی۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا، جب بادشاہ کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے راہب، لڑکے اور نابینا شخص کو اپنے دربار میں بلوا کر کہا کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ ﷻ ہی ہم سب کا رب ہے۔ بادشاہ نے نابینا شخص اور راہب کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کرادیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

٣- مومن لڑکے کے قتل کے لئے بادشاہ کی کوششیں

لڑکے کو قتل کرنے کے لئے بادشاہ نے اپنی فوج کے ایک دستے کو حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ۔ پھر لڑکے سے اللہ کا دین چھوڑنے کو کہنا۔ اگر وہ چھوڑ دے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ دھکا دے دینا تاکہ وہ نیچے گر کر مر جائے۔ فوجی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے۔ لڑکے نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کی کہ "اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے"۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہاڑ پر زلزلہ طاری کردیا وہ ساری فوج جو اس کو مارنے گئی تھی، خود گر کر مر گئی۔ وہ لڑکا صحیح سلامت دوبارہ بادشاہ کے دربار میں پہنچ گیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ میرے فوجی کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ان سب کو میرے رب نے ہلاک کردیا اور مجھے بچالیا۔ بادشاہ نے پھر دوسرے دستے کو حکم دیا کہ اسے سمندر میں لے جاؤ۔ جب سمندر کے درمیان میں پہنچو تو اس سے اللہ کا دین چھوڑنے کو کہنا۔ اگر وہ چھوڑ دے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ فوجی اسے لے گئے۔ جب سمندر کے درمیان میں پہنچے تو اس لڑکے نے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کی کہ "اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے"۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ساری فوج کو غرق کردیا اور اس لڑکے کو پھر بچالیا۔ وہ دوبارہ بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ میرے فوجی کہاں ہیں؟ لڑکے نے جواب دیا کہ ان سب کو میرے رب نے ہلاک کردیا اور مجھے بچالیا۔ اس طرح بادشاہ کو معلوم ہوگیا کہ وہ لڑکے کو قتل کرنا اس کے بس میں نہیں۔

٤- مومن لڑکے کی شہادت اور لوگوں کا ایمان لانا

جب بادشاہ کی لڑکے کو قتل کرنے کی ساری کوششیں ناکام ہوگئیں تو بالآخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ اگر تم مجھے مارنا ہی چاہتے ہو تو ایک بہت بڑے میدان میں تمام لوگوں کو جمع کرو۔ پھر میرے تَرکش میں سے ایک تیر نکال کر میری کمان میں لگاؤ۔ پھر یہ کلمات "بِسمِ اللہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ" (میں اس لڑکے کے رب اللہ کے نام کے ساتھ تیر چلاتا ہوں) پڑھ کر مجھ پر تیر پھینکو تو میں مر جاؤں گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور جب تیر مارا گیا تو لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور شہید ہوگیا۔ ساری قوم یہ منظر دیکھتے ہی پکار اُٹھی کہ "ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں"۔ کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ حقیقی رب وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جس کا ذکر یہ لڑکا کر رہا تھا۔

٥- آگ کی خندقیں اور ایمان والوں کا صبر

بادشاہ یہ دیکھ کر بہت غصّے ہوا اور اس نے اپنے فوجیوں کو خندقیں کھودنے اور ان میں آگ جلانے کا حکم دیا۔ تمام ایمان والوں کو اس آگ کے گرد جمع کیا گیا۔ پھر ہر ایک سے اس کے دین کے بارے میں پوچھا جاتا۔ جو توحید کا اقرار کرتا اسے زندہ آگ میں پھینک دیا جاتا۔ اس طرح سارے مومن مردوں اور عورتوں کو آگ میں زندہ جلادیا گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان مومنوں کو ایسی ہمت عطا فرمائی کہ کوئی بھی ایمان چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور ان میں سے ہر ایک نے آگ میں گر جانا قبول کیا۔ صرف ایک عورت جس کی گود میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا اُس عورت کو آگ میں گرنے سے ذرا جھجک ہوئی تو اس کا بچہ بولا کہ امی جان صبر کیجئے۔ بے شک آپ حق پر ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کو بھی آگ میں ڈال دیا گیا۔ ظالم بادشاہ نے ایمان لانے والوں کو اس لئے انتقام کا نشانہ بنایا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لائے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ خندقوں کے کناروں پر بیٹھے ہوئے کافر بھی آگ کی لپیٹ میں آکر جل گئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن بھی ان ظالموں کو جہنم کی آگ کا سخت عذاب دے گا۔ جب کہ ایمان لانے والوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے صبر واستقامت پر جنّت کی عظیم نعمتیں عطا فرمائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی نعش حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکلی تھی اور اس کی انگلی اس وقت بھی اسی طرح اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح اس نے قتل ہوتے وقت رکھی تھی۔ اس واقعہ سے اولیاء اللہ کی شان، صبر واستقامت، اعلیٰ مقام ومرتبہ اور ان کی کرامت کا اظہار ہوتا ہے مزید یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور ان کی دعاؤں کی برکت سے لاعلاج امراض سے بھی شفا عطا فرمادیتا ہے۔ جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نیک بندے حق کی راہ میں بڑی بڑی مصیبتوں اور مشکلات پر ثابت قدم رہتے ہیں ہمیں بھی ان کی صحبت اختیار کرتے ہوئے نیکی کے راستے پر قائم رہنا چاہیے۔ تاکہ ہمیں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۷

سُوْرَۃُ الْبُرُوْج

(سورت نمبر:۸۵، کل رکوع:۱، کل آیات:۲۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب قریش مسلمانوں پر ظلم وستم کر رہے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم عشاء کی نماز میں سُوْرَۃُ الْبُرُوْج اور سُوْرَۃُ الطَّارِق کی بھی تلاوت فرماتے تھے۔

اس سورت کے آغاز میں اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے چند قسمیں بیان فرما کر اصحابُ الاُخدود یعنی خندقوں والوں کی ہلاکت کا اعلان کیا کہ اُن کے لئے دنیا میں بھی سزا ہے اور آخرت میں جہنّم کا عذاب ہے۔ ساتھ ہی اہل ایمان کو خوشخبری دی کہ مشکلات پر صبر کرنے والوں کے لئے جنّت ہے۔ پھر اس بات سے آگاہ فرمایا کہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی پکڑ بہت سخت ہے جس سے فرعون، ثمود اور اصحابُ الاُخدود جیسے ظالم لوگ نہیں بچ سکتے۔ آخر میں قرآنِ حکیم کی عظمت بیان فرمائی کہ وہ لوحِ محفوظ میں ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳

قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی۔ قسم ہے وعدہ والے دن کی۔ قسم ہے حاضر ہونے والے کی اور جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا قُعُوْدٌ ۝۶

خندقوں والے ہلاک کر دیئے گئے۔ (جن میں بھڑکتی ہوئی) ایندھن والی آگ تھی۔ جب کہ وہ اس (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔

وَّهُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌ ۝۷ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ

اور وہ اہل ایمان پر جو کچھ (سختیاں) کر رہے تھے (اُسے) دیکھ رہے تھے۔ اور انہوں نے ان (مومنوں) سے (صرف اس بات کا) بدلہ لیا

اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝۸ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے (جو) بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔ جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے

وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝۹ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ بے شک جن لوگوں نے مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف پہنچائی

ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۝۱۰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پھر توبہ نہ کی تو اُن کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کے لئے جلانے والا عذاب ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیئے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۝۱۱ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ۝۱۲

اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں یہ ہے بہت بڑی کامیابی۔ یقیناً آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ۝۱۳ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝۱۴

بے شک وہی پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور (وہی) دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ اور وہ بہت بخشنے والا بہت محبت فرمانے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ

عرش کا مالک ہے (اور) بلند شان والا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر آئی ہے۔ (یعنی) فرعون

وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِن وَّرَآئِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾

اور ثمود (کے لشکروں) کی۔ بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ (حق کو) جھٹلانے میں (لگے ہوئے) ہیں۔ اور اللہ ان کا ہر طرف سے احاطہ کرنے والا ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾ ع ١ ٢٢

(قرآن جھٹلانے کی بات نہیں) بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے۔ (جو) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہماری نصیحت کے لئے اللہ ﷻ نے قرآن حکیم میں اچھے اور بُرے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۱تا۸،۱۷تا۱۹)
۲- کفار اور مشرکین کا ظلم و ستم ایمان والوں کے لئے آزمائش ہوتا ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۴تا۷)
۳- اللہ ﷻ ظالم اور مظلوم سب کو اچھی طرح جانتا ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۹)
۴- ہمیں کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ ظالم کو سزا مل کر رہتی ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۱۰)
۵- جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے تو اللہ ﷻ اسے معاف فرمادیتا ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۱۰،۱۴)
۶- ایمان لاکر نیک اعمال کرنے والوں کے لئے جنت ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۱۱)
۷- اللہ ﷻ کی راہ میں قربانی دینے والوں کو اللہ ﷻ عظیم اجر عطا فرماتا ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۱۱،۱۴)
۸- اللہ ﷻ ظالموں کی سخت گرفت کرنے والا ہے کوئی مجرم اللہ ﷻ کی پکڑ سے بچ کر نکلنے والا نہیں ہے۔(سورۃ البروج، آیت:۱۲)
۹- اللہ ﷻ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اللہ ﷻ کو اس کے ارادوں سے روکنے والا نہیں۔(سورۃ البروج، آیت:۱۶)
۱۰- لوگوں کے جھٹلانے سے قرآن کی عظمت پر کوئی اثر نہیں پڑتا جو لوحِ محفوظ میں موجود ہے۔(سورۃ البروج، آیات:۱۹تا۲۲)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اصحابُ الاُخدود سے مراد کون ہیں؟
(الف) کنویں والے (ب) خندقوں والے (ج) پہاڑ والے

(۲) بادشاہ نے لڑکے کو کیا سیکھنے کے لئے مقرر کیا تھا؟
(الف) تیر اندازی (ب) علم دین (ج) جادو

(۳) بادشاہ نے کن کو آرے سے چیر کر ہلاک کروا دیا؟
(الف) نابینا شخص اور راہب (ب) نابینا شخص اور مومن لڑکے (ج) راہب اور مومن لڑکے

(۴) اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم کو کہاں محفوظ رکھا ہے؟
(الف) جنّت میں (ب) لوحِ محفوظ میں (ج) غارِ حرا میں

(۵) اس سورت میں اصحابُ الاُخدود کے علاوہ کن قوموں کا ذکر آیا ہے؟
(الف) آلِ فرعون اور ثمود (ب) اہلِ مدیَن اور آلِ فرعون (ج) عاد اور ثمود

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۴	رب کی پکڑ
آیت نمبر ۱۰	خندقوں والے
آیت نمبر ۱۲	لشکروں کی خبر
آیت نمبر ۱۴	بہت محبت فرمانے والا
آیت نمبر ۱۷	مومنین کو تکلیف پہنچانا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- لوگوں نے مومن لڑکے کی عظمت کا اعتراف کس واقعہ کے بعد کیا؟

۲- اللہ ﷻ نے مومن لڑکے کو کیا خاص عظمتیں عطا کی تھیں؟

۳- مومن لڑکے کے قتل کے لئے بادشاہ نے کیا طریقہ اختیار کیا جس سے بالآخر اس کی شہادت ہوئی؟

۴- مومن لڑکے کے مرنے پر قوم نے کیا کِیا؟

۵- بادشاہ نے ایمان لانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر آگ کا منظر بنائیں اور اس سورت کی آیت نمبر:۱۰ (اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا۔۔۔۔۔۔ الْحَرِیْقِ) کو ترجمہ کے ساتھ خوبصورتی سے لکھیں۔
- ایک چارٹ پر باغ کا منظر بنائیں اور اس سورت کی آیت نمبر:۱۱ (اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔۔۔۔۔ الْکَبِیْرُ) کو ترجمہ کے ساتھ خوبصورتی سے لکھیں۔
- مسلمانوں پر کفار کے ظلم وستم کے کوئی دو مزید واقعات تلاش کر کے تحریر کریں۔

دوسرا واقعہ	پہلا واقعہ

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۸

سُوْرَۃُ الطَّارِق

(سورت نمبر: ۸۶، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۱۷)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت کے آغاز میں اللہ ﷻ نے آسمان اور رات کو نکلنے والے ستارے کی قسم بیان فرما کر انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ وہ اس دنیا میں بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ اُسے بہت قدرت رکھنے والے اللہ ﷻ نے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ ﷻ ہی اُسے موت کے بعد دوبارہ زندہ فرمائے گا اور اُس کے اعمال کا حساب لے گا۔ پھر اللہ ﷻ نے قسم فرما کر قرآنِ حکیم کی عظمت بیان فرمائی۔ سورت کے آخر میں رسول اکرم ﷺ کو تسلّی دی گئی کہ آپ ﷺ کفار کی سازشوں سے پریشان نہ ہوں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ۝۲ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ۝۳
قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ (وہ) چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝۴ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵
کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔ لہٰذا انسان کو غور کرنا چاہیئے (کہ) وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ۝۶ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۷
وہ ایک اُچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے (کی ہڈیوں) کے درمیان سے۔

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ۝۹
بے شک (اللہ) اسے لوٹا دینے پر ضرور قادر ہے۔ جس دن سب راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ۝۱۱
پھر (اس وقت) اس (انسان) کے پاس نہ کوئی قوّت ہوگی اور نہ کوئی مددگار۔ قسم ہے آسمان کی جو بار بار بارش لانے والا ہے۔

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ۝۱۳ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۴
قسم ہے زمین کی جو پھٹنے والی ہے۔ بے شک یہ (قرآن) ضرور ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے۔

ع ۱ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ۝۱۵ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ۝۱۶ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷
بے شک وہ (کافر) چال چل رہے ہیں۔ اور میں بھی ایک خفیہ تدبیر کر رہا ہوں۔ تو آپ (ﷺ) کافروں کو مہلت دیجیئے تھوڑی سی مہلت۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH
THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہر شخص کے ساتھ محافظ فرشتے مقرر ہیں۔(سورۃ الطارق، آیت:۴)
۲- انسان کو اپنی ادنیٰ حیثیت پہچاننی چاہیئے۔(سورۃ الطارق، آیات:۵ تا۷)
۳- جس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو پہلی مرتبہ پیدا فرمایا وہی اسے لوٹانے پر بھی قادر ہے۔(سورۃ الطارق، آیت:۸)
۴- قیامت کے دن لوگوں کے سب رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا۔(سورۃ الطارق، آیت:۹)
۵- آخرت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقابلہ میں نہ کسی کے پاس طاقت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔(سورۃ الطارق، آیت:۱۰)
۶- ہماری کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ قرآن حکیم پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے ہوگا۔(سورۃ الطارق، آیت:۱۳)
۷- قرآن حکیم جس کو حق کہے وہی حق ہے اور جس کو باطل قرار دے وہی باطل ہے۔(سورۃ الطارق، آیت:۱۳)
۸- قرآنِ حکیم کوئی ہنسی مذاق یا معمولی کلام نہیں ہے۔(سورۃ الطارق، آیت:۱۴)
۹- کفار حق کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔(سورۃ الطارق، آیت:۱۵)
۱۰- کافروں کی سازشیں کامیاب نہیں ہوتیں اور انہیں ضرور سزا ملے گی۔(سورۃ الطارق، آیات:۱۶، ۱۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلطَّارِق (رات کو آنے والے) سے کیا مراد ہے؟
(الف) دہکتا سورج (ب) دمکتا چاند (ج) چمکتا ستارہ

(۲) ہر شخص کے اوپر کون مقرر ہیں؟
(الف) فرشتے (ب) انسان (ج) جنّات

(۳) اس سورت کے آخر میں کن چیزوں کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں؟
(الف) دن اور رات (ب) سورج اور چاند (ج) آسمان اور زمین

(۴) قرآنِ حکیم کیا ہے؟
(الف) فرشتوں کا کلام ہے (ب) ایک فیصلہ کن کلام ہے (ج) انسان کا کلام ہے

(۵) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفّار کی کس بات سے پریشان نہ ہونے کی تسلی دی گئی؟
(الف) اُن کی طاقت (ب) اُن کی تعداد (ج) اُن کی سازشوں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۲	رات کو آنے والا
آیت نمبر ۴	تھوڑی سی مہلت
آیت نمبر ۹	محافظ
آیت نمبر ۱۳	راز
آیت نمبر ۱۷	فیصلہ کن کلام

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں ذکر کی گئیں؟

۲- اس سورت میں قیامت کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟

۳- اس سورت میں قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

۴- ستارہ کو اَلطَّارِق کیوں کہا گیا ہے؟

۵- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کو کافروں کے بارے میں کیا تلقین فرمائی گئی؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- آسمان پر چمکتے ستاروں کا منظر ایک چارٹ پر بنائیں۔ ستاروں کے فوائد پر کوئی تین باتیں لکھیں۔

___
___
___

- آسمان، زمین اور انسان اللہ ﷻ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اللہ ﷻ کی قدرت کی مزید دس نشانیاں لکھیں۔

___
___
___
___
___
___

- "ہم قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیئے جائیں گے" یہ حقیقت قرآن حکیم میں کئی مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ کسی دو مقامات کی نشاندہی کریں۔

پہلا مقام	دوسرا مقام
سورت کا نام: ___	سورت کا نام: ___
آیت نمبر: ___	آیت نمبر: ___

دستخط استاد مع تاریخ: ___ دستخط والدین مع تاریخ: ___

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۹

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

(سورت نمبر:۸۷، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نمازِ جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں سُوْرَةُ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سُوْرَةُ الْغَاشِیَہ تلاوت فرماتے تھے۔ نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں بھی آپ خاتم النبیین ﷺ سُوْرَةُ الْفَاتِحَہ کے بعد سُوْرَةُ الْاَعْلٰی تلاوت فرماتے تھے، دوسری رکعت میں سُوْرَةُ الْکٰفِرُوْن اور تیسری رکعت میں سُوْرَةُ الْاِخْلَاص تلاوت فرماتے تھے۔ اس سورت کا آغاز اس حکم سے ہوتا ہے کہ اپنے اُونچی شان والے رب کی پاکی بیان کرو۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا اونچی شان والا رب پاک ہے) پڑھنے کا حکم دیا۔

پاکی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا رب ہر کمی، ہر عیب اور ہر نقص سے پاک ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے فرمایا گیا ہے کہ ہم آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس طرح قرآن پڑھائیں گے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کبھی نہیں بھولیں گے مگر جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہے۔ پھر کامیاب انسان کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان ہوئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ آخرت کا ذکر پچھلے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات میں بھی تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢
آپ (ﷺ) اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کیجیے جو سب سے بلند (شان والا) ہے۔ جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا پھر (ہر لحاظ سے) درست فرمایا۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۝٥
اور جس نے (ہر چیز کا) اندازہ ٹھہرایا پھر (اسے) راستہ دکھایا۔ اور جس نے (زمین سے) چارا نکالا۔ پھر اُسے سیاہ کُوڑا کر دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
ہم خود آپ (ﷺ) کو (اس طرح) پڑھائیں گے پھر آپ (ﷺ) (کبھی) نہیں بھولیں گے۔ مگر جو اللہ چاہے بے شک وہ جانتا ہے ہر ظاہر (بات) کو

وَمَا يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ
اور ہر چُھپی (بات) کو۔ اور ہم (دین پر عمل کی) آسانی کے لئے آپ کو سہولت عطا فرمائیں گے۔ تو آپ (ﷺ) نصیحت کرتے رہیں

اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١
اگر نصیحت کرنا فائدہ مند ہو۔ عنقریب نصیحت وہی قبول کرے گا جو (اللہ سے) ڈرتا ہے۔ اور بدنصیب اس سے دور رہے گا۔

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤
جو سب سے بڑی آگ میں جھلسے گا۔ پھر نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ جیئے گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
اور جس نے اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز ادا کی۔ مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَّ اَبْقٰی ⑰	اِنَّ	هٰذَا	لَفِی	الصُّحُفِ	الْاُوْلٰی ۙ⑱	صُحُفِ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ مُوْسٰی ⑲ ع	ع ۱ ۱۹

اور (ہمیشہ) باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔

اہم نکات

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کی ذات ہر کمی اور ہر ضرورت سے پاک ہے وہی ہدایت دینے والا ہے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیات:۱،۳)

۲- اللہ ﷻ نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو قرآنِ حکیم ایسے انداز میں خود تعلیم فرمایا جس میں عام انسانوں کی طرح خود سے آپ خاتم النبیین ﷺ کے بھولنے کا امکان نہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۶)

۳- اللہ ﷻ کے دین پر عمل کرنا آسان ہے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۸)

۴- ہمیں ایک دوسرے کو اچھی باتوں کی نصیحت کرتے رہنا چاہیے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۹)

۵- نصیحت سے فائدہ وہ اُٹھاتے ہیں جو اللہ ﷻ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۰)

۶- اللہ ﷻ کی نصیحت کو جھٹلانے والے ناکام رہتے ہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۱)

۷- اپنے نفس کو پاک رکھنے والے، اللہ ﷻ کو یاد رکھنے والے اور نماز ادا کرنے والے کامیاب ہوں گے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیات:۱۴،۱۵)

۸- ہمیں دنیا کے بجائے آخرت کو ترجیح دینی چاہیے۔(سورۃ الاعلیٰ، آیات:۱۶،۱۷)

۹- آخرت کی نعمتیں بہت اچھی اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۷)

۱۰- قرآنِ حکیم کی طرح پہلے نازل ہونے والی کتابوں میں بھی آخرت کی یاددہانی کا ذکر تھا۔(سورۃ الاعلیٰ، آیت:۱۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت کے آغاز میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

(الف) نصیحت کرنے　(ب) اللہ ﷻ کی پاکی بیان کرنے　(ج) نماز پڑھنے

(۲) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو قرآنِ حکیم یاد کرانا کس کے ذمّہ تھا؟

(الف) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم　(ب) فرشتوں　(ج) اللہ ﷻ

(۳) اس سورت میں جہنّم کے عذاب کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟

(الف) لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا　(ب) خون اور پیپ پلایا جائے گا

(ج) جہنّمی آگ میں نہ مرے گا نہ جیئے گا

(۴) جس نے پاکیزگی اختیار کی وہ کیا ہو گا؟

(الف) بدقسمت　(ب) ناکام　(ج) کامیاب

(۵) اس سورت کی پہلی آیت نازل ہونے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سجدہ میں کیا پڑھنے کا حکم دیا؟

(الف) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ　(ب) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ　(ج) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۱	چارا
آیت نمبر ۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے
آیت نمبر ۸	بلند شان والا رب
آیت نمبر ۱۲	عمل کرنے کے لئے آسانی
آیت نمبر ۱۹	بڑی آگ

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح یعنی پاکی بیان کرنے سے کیا مراد ہے؟

۲- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن قدرتوں کا بیان ہے؟

۳- نصیحت سے فائدہ کن لوگوں کو حاصل ہوتا ہے؟

۴- کامیاب لوگوں کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

۵- دنیا کے مقابلہ میں آخرت کی اہمیت کیوں ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اپنی تمام یاد کی ہوئی سورتیں گھر والوں کو سنا کر ان کی فہرست بنائیں اور ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔

- اپنے گھر والوں سے نماز کے فوائد معلوم کر کے لکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں۔

- ایک فہرست بنائیں کہ آج آپ کے اساتذہ کرام نے آپ کو کیا نصیحتیں کیں۔

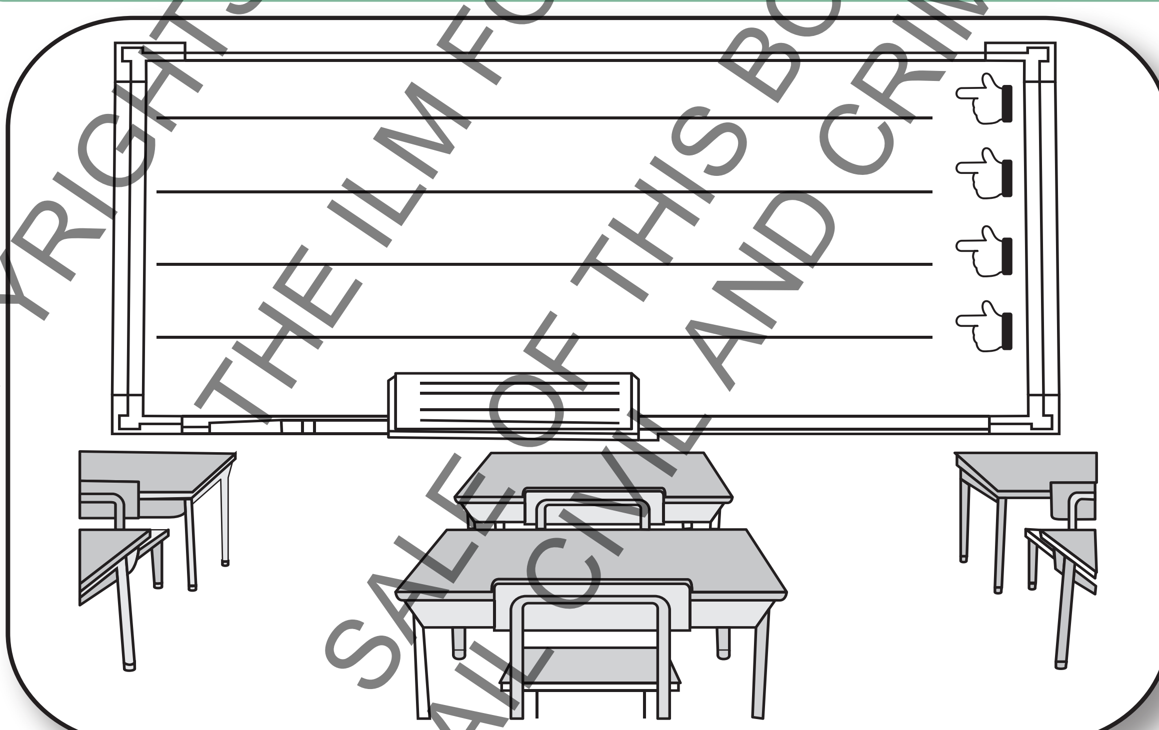

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۳۰

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

(سورت نمبر: ۸۸، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۲۶)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نمازِ جمعہ اور عیدَین کی پہلی رکعت میں سُوْرَةُ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سُوْرَةُ الْغَاشِيَه تلاوت فرماتے تھے۔ غاشیہ قیامت کا ایک نام ہے۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے۔ اُس دن کافر و بدکار لوگ اپنی بداعمالیوں اور اُس کے نتائج کو دیکھ کر خوف زدہ ہوں گے۔ جب کہ اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے فرماں بردار جنّت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ پھر اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی قدرت کی بے شمار نشانیوں میں سے چار نشانیوں یعنی اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین کا ذکر کرکے ان پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کے ذریعے دین کی دعوت دینے والوں کو یہ بات سمجھائی گئی کہ اُن کا کام حق کو پہنچانا ہے منوانا نہیں۔ سورت کے آخر میں آخرت کے حساب و کتاب کی تیاری کی نصیحت کی گئی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ
کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ کئی چہرے اس دن ذلیل ہوں گے۔ محنت کرنے والے

نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥
(اور) مشقّت اُٹھانے والے ہوں گے۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔ اُنہیں کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧
ان کے لئے کانٹے دار خشک زہریلے درخت کے سوا (کچھ) کھانا نہ ہو گا۔ نہ (یہ کھانا) موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک ختم کرے گا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠
(جب کہ) اس دن کئی چہرے تر و تازہ ہوں گے۔ اپنی (نیک) کوششوں کی وجہ سے خوش ہوں گے۔ عالی شان جنّت میں ہوں گے۔

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤
وہ اس (جنت) میں کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے۔ اس میں بہتا ہوا چشمہ ہے۔ اس میں اُونچے اُونچے تخت ہوں گے۔ اور رکھے ہوئے پیالے ہوں گے۔

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وقفة
اور قطاروں میں لگے ہوئے تکیے ہوں گے۔ اور بچھے ہوئے قالین ہوں گے۔ کیا وہ (منکرین قدرت) اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے وہ کیسے بنایا گیا؟

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وقفة وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وقفة وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ وقفة
اور آسمان کی طرف وہ کیسے بلند کیا گیا ہے؟ اور پہاڑوں کی طرف وہ کیسے گاڑے گئے ہیں؟ اور زمین کی طرف وہ کیسے بچھائی گئی ہے؟

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢
تو آپ (ﷺ) نصیحت فرماتے رہیں بے شک آپ (ﷺ) تو نصیحت ہی فرمانے والے ہیں۔ آپ (ﷺ) ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝٢٤ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝٢٥
مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا۔ تو اللہ اسے بڑا (سخت) عذاب دے گا۔ بے شک انہیں ہماری ہی طرف واپس آنا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ع۱
۲۶

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ۲۶ ع

پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں قیامت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔(سورۃ الغاشیہ، آیت:۱)

۲- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کے چہرے قیامت کے دن شرم سے جھکے ہوں گے۔(سورۃ الغاشیہ، آیت:۲)

۳- لوگوں کے اعمال کے نتائج روزِ قیامت ان کے چہروں سے ظاہر ہوں گے۔(سورۃ الغاشیہ، آیات:۲،۸)

۴- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نافرمانوں کے لئے آخرت میں جہنّم کی سخت تکلیفیں ہوں گی۔(سورۃ الغاشیہ، آیات:۳تا۷)

۵- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والوں کے چہرے قیامت کے دن خوشی سے تروتازہ ہوں گے۔(سورۃ الغاشیہ، آیت:۸)

۶- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فرماں بردار جنّت کی عمدہ نعمتوں میں ہوں گے۔(سورۃ الغاشیہ، آیات:۹تا۱۶)

۷- اُونٹ، آسمان، پہاڑ، زمین اور دیگر نشانیاں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہیں۔(سورۃ الغاشیہ، آیات:۱۷تا۲۰)

۸- حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دین کی دعوت دینا اب ہماری ذمہ داری ہے۔(سورۃ الغاشیہ، آیت:۲۱)

۹- ہماری ذمہ داری دین کی دعوت دینا ہے۔ لوگوں سے زبردستی منوانا نہیں۔(سورۃ الغاشیہ، آیت:۲۲)

۱۰- قیامت کے دن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاں سب کا حساب ہو گا۔(سورۃ الغاشیہ، آیات:۲۵،۲۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کانشان (✓) لگائیں:

(۱) غَاشِیَہ کس کا ایک اور نام ہے؟

(الف) جنّت (ب) قیامت (ج) جہنّم

(۲) دنیا میں کیئے گئے اعمال کے نتائج آخرت میں کہاں ظاہر ہوں گے؟

(الف) دلوں پر (ب) ہاتھوں پر (ج) چہروں پر

(۳) کفار کو جہنّم میں پینے کو کیا دیا جائے گا؟

(الف) کھولتا ہوا پانی (ب) کھولتا ہوا تیل (ج) کڑوا شہد

(۴) اس سورت میں کائنات کی کتنی نشانیوں کا ذکر ہے؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۵) آخرت میں انسان کا حساب لینا کس کے ذمہ ہے؟

(الف) فرشتوں　　(ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ　　(ج) انبیاء کرام علیہم السلام

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	اونٹ
آیت نمبر ۵	نصیحت کرنے والے
آیت نمبر ۱۳	اونچے اونچے تخت
آیت نمبر ۱۷	چھا جانے والی قیامت
آیت نمبر ۲۱	کھولتے ہوئے پانی کے چشمے

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں نافرمانوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۲- اس سورت میں فرماں برداروں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۳- اس سورت میں کائنات کی کن چار نشانیوں کا ذکر ہے؟

۴- دین کی دعوت کے حوالہ سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

۵- دین کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کی آیات: ۱۷ تا ۲۰ کے مضامین کے مطابق ایک چارٹ پر تصویری خاکہ بنائیں۔
- قیامت کے لئے قرآنِ حکیم میں استعمال کیئے گئے ناموں میں سے کوئی پانچ نام تلاش کر کے لکھیں۔

۱۔ ______ ۲۔ ______

۳۔ ______ ۴۔ ______

۵۔ ______

- ہم اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو کون سی اچھی باتیں بتا سکتے ہیں۔ تحریر کریں۔

☜ ______
☜ ______
☜ ______
☜ ______
☜ ______
☜ ______
☜ ______
☜ ______
☜ ______
☜ ______

دستخط استاد مع تاریخ: ______ دستخط والدین مع تاریخ: ______

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۳۱

سُوْرَةُ الْفَجْر

(سورت نمبر: ۸۹، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۳۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر شدید ظلم و ستم کر رہے تھے۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عقل مند لوگوں کے لئے مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ پچھلی قوموں یعنی قوم عاد، قوم ثمود اور آلِ فرعون کی نافرمانیوں اور ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ پھر انسان کی کمزوری کا بیان ہے کہ وہ نعمتوں پر خوش ہو جاتا ہے اور تنگ دستی پر غمگین ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کی چند کوتاہیوں یعنی یتیموں کی عزت نہ کرنا، محتاجوں کو کھانا نہ کھلانا، وراثت کا مال ہڑپ کر جانا اور مال سے بہت محبت کرنے کا بیان فرمایا۔ سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے کہ قیامت کے دن گناہ گار انسان اپنی زندگی پر پچھتائے گا۔ اس دن عذاب کا اختیار صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہو گا جبکہ اہل ایمان کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا اور جنّت میں داخلے کا اعلان ہو گا۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾

قسم ہے صبح کی۔ اور دس راتوں کی۔ اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب وہ جانے لگے۔ بے شک اس میں عقل مندوں کے لئے (بہت بڑی) قسم ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ (جو) اِرَم (کہلاتے) ستونوں (کی طرح اونچے قد اور محلات) والے تھے۔

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾

اس (قوم) جیسا ملکوں میں پیدا نہیں کیا گیا۔ اور ثمود کے ساتھ (کیا سلوک کیا) جو وادی میں (گھر بنانے کے لئے) چٹانوں کو تراشتے تھے۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۙ﴿۱۲﴾

اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیا سلوک کیا)۔ (یہ وہ تھے) جنہوں نے (اپنے اپنے) ملکوں میں سرکشی کی۔ پھر ان (ملکوں) میں بہت فساد مچایا۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ

تو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بے شک آپ کا رب (سرکشوں کی) گھات میں ہے۔ تو انسان (کا حال یہ ہے کہ) جب اس کا رب اسے آزماتا ہے

فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ

(اس طرح) کہ اسے عزت اور نعمتیں عطا فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی۔ لیکن جب وہ اسے آزماتا ہے

فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾

(اس طرح) کہ اس پر اس کا رزق تنگ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾

اور نہ ہی تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔ اور تم وراثت کا مال خوب سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾

اور تم مال سے شدید محبت کرتے ہو۔ (ایسا) ہرگز نہیں! (کہ عذاب نہ ہو) جب زمین کُوٹ کُوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِایْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

اور آپ کا رب (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہو گا اور فرشتے قطار بنا کر (حاضر ہوں گے)۔ اور اس دن جہنّم لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی

وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ

مگر (اب) اس کے سمجھنے کا کیا (فائدہ)۔ وہ کہے گا کاش میں نے اپنی (آخرت کی) زندگی کے لئے (کچھ عمل نیک) آگے بھیجا ہوتا۔ لہٰذا اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

نہ اس (اللہ) کے عذاب کی طرح کوئی عذاب دے سکے گا۔ اور نہ اس کے باندھنے کی طرح کوئی باندھ سکے گا۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف واپس چل (اس حال میں کہ) تُو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہے۔

فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ۙ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴿۳۰﴾ ع

لہٰذا میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- بُرے لوگ اللہ ﷻ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۶ تا ۱۳)
۲- ہمیں پہلی قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۶ تا ۱۳)
۳- ہمیں نعمتوں پر اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۱۵)
۴- ہمیں آزمائشوں اور تنگ دستی پر صبر کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۱۶)
۵- آخرت کا یقین نہ رکھنے والے بُرے اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یتیم کی عزت نہ کرنا، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا، وراثت کا مال کھا جانا اور مال سے بہت زیادہ محبت کرنا۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۱۷ تا ۲۰)
۶- ہمیں یتیموں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۱۷، ۱۸)
۷- روزِ قیامت نہ نصیحت کو ماننے کا فائدہ ہوگا اور نہ عمل کی اصلاح کا موقع ملے گا۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۲۳)
۸- قیامت کے دن گناہ گار لوگ غفلت میں گزاری ہوئی زندگی پر حسرت کریں گے۔ (سورۃ الفجر، آیت: ۲۴)
۹- ہمیں آخرت کی شرمندگی اور جہنّم کے عذاب سے بچنے کی فکر کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۲۵، ۲۶)
۱۰- ہمیں اللہ ﷻ کی رضا اور جنّت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفجر، آیات: ۲۷ تا ۳۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کی قسم کھائی گئی ہے؟
(الف) دس راتوں (ب) دس دنوں (ج) دس مہینوں

(۲) اس سورت میں فرعون کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
(الف) پتھر تراشنے والا (ب) ستونوں والا (ج) میخوں والا

(۳) جب اللہ ﷻ کسی ناشکرے انسان کو آزماتا ہے اور اس پر اس کا رزق کم کر دیتا ہے تو انسان کیا کہتا ہے؟
(الف) اللہ ﷻ نے مجھے ذلّت دی (ب) اللہ ﷻ نے مجھے عزت دی (ج) اللہ ﷻ نے مجھے نعمت دی

(۴) قیامت کے دن زمین کو کیا کر دیا جائے گا؟
(الف) تباہ کر کے ختم (ب) پھول لگا کر باغ (ج) کوٹ کوٹ کر برابر

(۵) نَفْسِ مُطْمَئِنَّة کو جنّت میں داخلہ کے ساتھ اور کس چیز کی خوشخبری دی گئی ہے؟
(الف) دنیا میں اچھی زندگی (ب) اللہ ﷻ کی رضا (ج) فرشتوں کی دوستی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر ۲	قوم ارم
آیت نمبر ۷	قوم ثمود
آیت نمبر ۹	دس راتیں
آیت نمبر ۱۷	مطمئن جان
آیت نمبر ۲۷	یتیم کی عزت

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کی ابتدا میں نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں ہمارے لئے کیا سبق ہے؟

۲- اللہ ﷻ کی نعمتوں اور اللہ ﷻ کی طرف سے آزمائشوں پر ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہیے؟

۳- اس سورت میں اللہ ﷻ نے انسانوں کی کن کوتاہیوں کا ذکر فرمایا ہے؟

۴- اس سورت میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۵- ایک گناہ گار شخص کی قیامت کے دن کیا کیفیت ہوگی؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اس سورت میں جن قوموں کا ذکر آیا ہے ایک چارٹ پر ان قوموں کا نام، جگہ، پیغمبر کا نام، اس قوم کا جرم اور اس کی سزا لکھیں۔
- ایک فہرست بنائیں کہ ہمیں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔

______
______
______
______
______
______
______

- آپ کے محلہ یا رشتہ داروں میں جو یتیم ہیں ان کے ناموں کی ایک فہرست بنائیں اور انہیں کوئی تحفہ دیں۔

میں کسے تحفہ دوں؟	میں کیا تحفہ دوں؟
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______
☼ ______	☼ ______

دستخط استاد مع تاریخ: ______

دستخط والدین مع تاریخ: ______

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۳۲

سُوْرَۃُ الْبَلَد

(سورت نمبر: ۹۰، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۲۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی جب مکّہ مکرمہ جیسے پُرامن شہر میں نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شہر مکّہ، حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انسانیت کی قسم بیان کرکے فرمایا کہ انسان اس دنیا میں مشقّتوں میں پیدا کیا گیا ہے۔ اُسے دنیا میں ذمہ دار بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُس کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائیں جیسے مال، آنکھیں، زبان اور ہونٹ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُسے اچھائی اور بُرائی دونوں راستوں کی پہچان سکھائی۔ لیکن انسان بظاہر مشکل راستے یعنی نیکی کے راستے پر چلنے سے گھبراتا ہے۔ لیکن جو لوگ غلاموں کو آزاد کرائیں، رشتہ دار یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں، ایمان والے بھی ہوں اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید اور رحم کی تلقین بھی کرتے ہوں تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کا انکار کریں تو ایسے لوگ ناکام ہوں گے اور آگ کے مستحق ہوں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳

میں اس شہر (مکّہ) کی قسم فرماتا ہوں۔ اس حال میں کہ (اے محبوب ﷺ) آپ اس شہر میں رہتے ہیں۔ اور والد اور اُن کی اولاد کی (قسم)۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝۶

یقیناً ہم نے انسان کو (اس کی) مشقت میں پیدا فرمایا ہے۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر ہرگز کوئی قابو نہ پاسکے گا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال لُٹا دیا۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝۷ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝۹

کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کے لئے نہیں بنائیں دو آنکھیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱

اور ہم نے اسے (نیکی و بدی کے) دونوں راستوں کی ہدایت عطا فرمائی۔ تو وہ (نیکی کی) دشوار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝۱۲ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵

اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ دشوار گھاٹی کیا ہے؟ (وہ ہے) کسی گردن کو (غلامی سے) آزاد کرانا۔ یا بھوک والے دن میں کھانا کھلانا۔ کسی یتیم رشتہ دار کو۔

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

یا کسی انتہائی غریب محتاج کو۔ پھر وہ شخص ان لوگوں میں سے بھی ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝۱۷ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۱۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا

اور آپس میں رحم کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔ یہی لوگ دائیں طرف والے (یعنی خوش نصیب) ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا

هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۱۹ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰ ع ۱/۲۰

وہ بائیں طرف والے (یعنی بدنصیب) ہیں۔ ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ ہوگی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL ALL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ نے مکّہ مکرمہ کو امن والا شہر بنایا۔ اس کی قسم اس لئے بھی فرمائی ہے کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا وطن تھا۔ (سورۃ البلد، آیات:۱،۲)
۲- دنیا کی زندگی میں انسان کو بہت سی مشقّتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (سورۃ البلد، آیت: ۴)
۳- اللہ ﷻ کو بندوں پر پوری قدرت حاصل ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۵)
۴- اکثر انسان اللہ ﷻ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ (سورۃ البلد، آیت:۶)
۵- اللہ ﷻ لوگوں کے اعمال سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۷)
۶- ہمارے جسم و جان اللہ ﷻ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتیں ہیں۔ (سورۃ البلد، آیات:۸،۹)
۷- اللہ ﷻ نے ہمیں نیکی اور بُرائی دونوں کے راستے سمجھا دیئے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم نیکی کا راستہ اختیار کریں اور بُرائی کے راستے سے بچیں۔ (سورۃ البلد، آیت:۱۰)
۸- نیک بننے کے لئے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۱۱)
۹- غلاموں کو آزاد کرنا، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا نیکی کے کام ہیں۔ (سورۃ البلد، آیات:۱۳ تا ۱۶)
۱۰- نیکی کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور نیکی پر قائم رہنے کے لئے نیک لوگوں سے تعلق رکھنا، ایک دوسرے کو صبر اور رحم دلی کی تلقین کرتے رہنا ضروری ہے۔ (سورۃ البلد، آیت:۱۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس شہر کی قسم ذکر کی گئی ہے؟
(الف) طائف (ب) مکّہ مکرمہ (ج) مدینہ منورہ

(۲) اس سورت میں والد سے مراد عموماً کس کو لیا گیا ہے؟
(الف) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت نوح علیہ السلام (ج) حضرت آدم علیہ السلام

(۳) اللہ ﷻ نے انسان کو کس حال میں پیدا کیا؟
(الف) آسائشوں (ب) مشقّتوں (ج) بیماریوں

(۴) اللہ ﷻ نے انسان کو کن راستوں کی ہدایت دی؟
(الف) نیکی و بدی (ب) خشکی و تری (ج) زمین و آسمان

(۵) اس سورت میں "أَصْحَابُ الْمَشْـَٔمَةِ" یعنی ناکام لوگوں کی کیا خرابی بیان کی گئی ہے؟
(الف) وہ لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں (ب) وہ یتیم کو دھکے دیتے ہیں (ج) وہ اللہ ﷻ کی آیات کا انکار کرتے ہیں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۱	شہرِ مکّہ
آیت نمبر ۸	رحم کرنے کی نصیحت
آیت نمبر ۱۰	دو آنکھیں
آیت نمبر ۱۴	دو راستے
آیت نمبر ۱۷	کھانا کھلانا

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کی کن جسمانی نعمتوں کا ذکر فرمایا؟

۲- نیکی کے مشکل راستہ سے کیا مراد ہے؟

۳- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کب اور کن لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دلائی ہے؟

۴- اس سورت میں کن دو گروہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

۵- بائیں طرف والوں (أَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ) کا کیا انجام ہو گا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر مکّہ شہر کی تصویر لگائیں اور والدین سے مکّہ مکرّمہ کے بارے میں کوئی پانچ باتیں معلوم کرکے لکھیں۔
- ہم دوسروں پر رحم اور مدد کرنے میں کن کن طریقوں کو اختیار کرسکتے ہیں؟ کوئی پانچ باتیں تحریر کریں۔

____

____

____

____

- خانہ کعبہ کے متعلق کوئی چار باتیں لکھیں۔

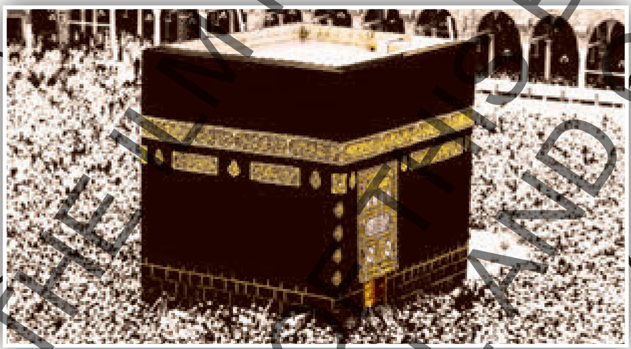

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۳۳

سُوْرَۃُ الشَّمْس

(سورت نمبر:۹۱، کل رکوع:۱، کل آیات:۱۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز میں سُوْرَۃُ الشَّمْس اور اس جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ اس سورت میں سات چیزوں کی قسم کھا کر نیکی اور بدی کے فرق کو سمجھایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کی پہچان عطا فرمائی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ نفس کو بُرائیوں سے پاک کر کے تقویٰ اختیار کرنے والا کامیاب ہے۔ جب کہ نفس کی پیروی کر کے گناہوں کی زندگی گزارنے والا ناکام ہے۔ پھر قومِ ثمود کے بُرے انجام کی مثال بیان کی گئی ہے جن کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا۔ اُنہوں نے قوم کو کفر و شرک سے منع کیا تو قوم نے ان سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ علیہ السلام سچے ہیں تو کوئی معجزہ لے کر آئیں۔ قوم کے مطالبے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہاڑ سے ایک زندہ اُونٹنی نکالی جو ان کے لئے ایک معجزہ تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اونٹنی ہے لہٰذا اس کا خیال کرو۔ آپ علیہ السلام نے اونٹنی کے پانی پینے کا ایک دن مقرر کر دیا۔ قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ ان میں سے ایک بُرے آدمی نے اُونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اُسے ہلاک کر دیا۔ پھر اُن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آیا اور زلزلے کے ذریعے اس قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ		
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے						
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○			
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے						

وَالشَّمْسِ	وَضُحٰهَا ۝١	وَالْقَمَرِ	اِذَا	تَلٰهَا ۝٢	وَالنَّهَارِ	اِذَا	جَلّٰهَا ۝٣

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔ اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو روشن کر دے۔

وَالَّيْلِ	اِذَا	يَغْشٰهَا ۝٤	وَالسَّمَآءِ	وَمَا	بَنٰهَا ۝٥	وَالْاَرْضِ	وَمَا	طَحٰهَا ۝٦

اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے۔ اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا ہے۔ اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے بچھایا۔

وَنَفْسٍ	وَّمَا	سَوّٰىهَا ۝٧	فَاَلْهَمَهَا	فُجُوْرَهَا	وَتَقْوٰىهَا ۝٨

اور (انسانی) نفس کی اور اس ذات کی جس نے اسے درست بنایا۔ پھر (اللہ نے) اس (نفس) میں اس کی بُرائی اور پرہیزگاری (کی پہچان) رکھ دی۔

قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ	زَكّٰىهَا ۝٩	وَقَدْ	خَابَ	مَنْ	دَسّٰىهَا ۝١٠	كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ

یقیناً جس نے اس (نفس) کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور یقیناً وہ ناکام ہوا جس نے اسے (گناہوں میں) دبا دیا۔ (قومِ) ثمود نے (صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا

بِطَغْوٰىهَآ ۝١١	اِذِ	انْۢبَعَثَ	اَشْقٰىهَا ۝١٢	فَقَالَ	لَهُمْ	رَسُوْلُ	اللّٰهِ

اپنی سرکشی کی وجہ سے۔ جب ان میں سے ایک بڑا بدبخت (شخص) اُٹھا۔ تو ان سے اللہ کے رسول (صالح علیہ السلام) نے فرمایا کہ (حفاظت کرو)

نَاقَةَ	اللّٰهِ	وَسُقْيٰهَا ۝١٣	فَكَذَّبُوْهُ	فَعَقَرُوْهَا

اللہ کی اونٹنی اور اس کو پانی پلانے کی۔ تو ان لوگوں نے اُن (صالح علیہ السلام) کو جھٹلایا پھر اس (اُونٹنی) کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں

فَدَمْدَمَ	عَلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِذَنْۢبِهِمْ	فَسَوّٰىهَا ۝١٤	وَلَا	يَخَافُ	عُقْبٰهَا ۝١٥

ع ۱/۱۵

تو اُن کے رب نے اُنہیں عذاب دیا ان کے اس گناہ کی وجہ سے پھر سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا۔ اور (اللہ) اس (تباہی) کے انجام سے نہیں ڈرتا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- جس طرح سورج اور چاند کی تاثیر مختلف ہے اسی طرح نیکی اور بُرائی کے نتائج بھی مختلف ہوتے ہیں۔(سورۃ الشمس، آیات:۱تا۷)
۲- اللہ ﷻ نے ہر انسان کے اندر نیکی اور بدی کی پہچان رکھی ہے۔(سورۃ الشمس، آیت:۸)
۳- اللہ ﷻ نے انسان کو نیکی اور برائی دونوں کا اختیار دے کر اسے امتحان میں ڈالا ہے۔(سورۃ الشمس، آیات:۸تا۱۰)
۴- بدی سے بچ کر نیکی اختیار کرنے والے کامیاب ہوں گے۔(سورۃ الشمس، آیت:۹)
۵- نیکی کو چھوڑ کر بدی کا راستہ اختیار کرنے والے ناکام ہوں گے۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۰)
۶- ناکام لوگوں کی ایک مثال قومِ ثمود ہے۔(سورۃ الشمس، آیات:۱۱تا۱۵)
۷- بعض مرتبہ بُرے آدمی کو بُرائی سے نہ روکنا پوری بُری قوم کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔(سورۃ الشمس، آیات:۱۲تا۱۴)
۸- انبیاء کرام علیہم السلام ہمیشہ اپنی قوم کو بھلائی کی نصیحت فرماتے ہیں۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۳)
۹- انبیاء کرام علیہم السلام کی بات نہ ماننے والے تباہ و برباد ہوتے ہیں۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۴)
۱۰- اللہ ﷻ جو چاہے فیصلہ فرمائے اسے کسی کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔(سورۃ الشمس، آیت:۱۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس قوم کا ذکر ہے؟

(الف) قومِ عاد (ب) قومِ ثمود (ج) قومِ لوط علیہ السلام

(۲) اس سورت کے آغاز میں اللہ ﷻ نے کس کی روشنی کی قسم ذکر فرمائی ہے؟

(الف) دن (ب) چاند (ج) سورج

(۳) اس سورت میں کس چیز کو پاک کرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) جسم (ب) نفس (ج) لباس

(۴) اللہ ﷻ نے قومِ ثمود کو کیا چیز معجزہ کے طور پر عطا فرمائی؟

(الف) سانپ (ب) مچھلی (ج) اُونٹنی

(۵) قومِ ثمود نے اللہ ﷻ کی نشانی کے ساتھ کیا کیا؟

(الف) محفوظ رکھا (ب) ہلاک کر دیا (ج) قید کر دیا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت نمبر۱	زمین
آیت نمبر۶	سورج اور روشنی
آیت نمبر۸	گناہ پر عذاب
آیت نمبر۱۳	اللہ ﷻ کی اونٹنی
آیت نمبر۱۴	برائی اور پرہیز گاری

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ ﷻ نے ہمارے اندر کس چیز کی پہچان رکھی ہے؟

۲- کامیاب انسان کون ہے؟

۳- ناکام انسان کون ہے؟

۴- اللہ ﷻ نے قومِ ثمود کا قصّہ کیوں بیان فرمایا؟

۵- حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- قسم کھاتے وقت ہمیں کن باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ کم سے کم تین باتیں لکھیں۔

____

____

____

- سورت کے آخر میں قومِ ثمود کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن کے محلّات کی تصویریں تلاش کر کے ایک چارٹ پر لگائیں۔
- نیکی اور بُرائی میں فرق کے حوالے سے تین باتیں تحریر کریں۔

نیکی	بُرائی

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۳۴

سُوْرَۃُ الَّیْلِ

(سورت نمبر: ۹۲، کل رکوع: ۱، کل آیات: ۲۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت کی ابتدا میں چار مخالف چیزوں کی قسم بیان کرکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دو مخالف راستوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اُن راستوں پر چلنے والوں کی مختلف کوششوں اور اُن کا انجام بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک راستہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو راضی کرنے کا ہے جب کہ دوسرا راستہ بُرائی کا راستہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ انسان جس راستے کو اختیار کرنا چاہتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُسی کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ سورت میں دو نتیجوں کا ذکر ہے یعنی نافرمانوں کے لئے عذاب اور فرماں برداروں کے لئے انعام ہو گا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق سورت کی آخری آیات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ جنھوں نے کسی پر احسان جتلانے کے لئے نہیں بلکہ صرف رضائے الٰہی کی خاطر جُود وسخا کا اعلیٰ ترین مظاہرہ فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دیگر بے یار و مددگار اہلِ ایمان کو خرید کر صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لئے انہیں آزاد کرایا۔ اس بنا پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کو سب سے بڑے متقی ہونے کا شرف عطا فرمایا گیا اور روزِ قیامت اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو اس قدر اعزاز و اکرام سے نوازے گا کہ آپ رضی اللہ عنہ راضی ہو جائیں گے۔ دنیا میں آپ رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہوا اور آخرت میں آپ رضی اللہ عنہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاص عطا سے راضی ہو جائیں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝١ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝٢ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝٣

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔ اور اس ذات کی (قسم) جس نے نر اور مادہ پیدا فرمائے۔

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝٦

بے شک تمہاری کوشش ضرور مختلف ہے۔ تو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور پرہیز گاری اختیار کی۔ اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝٨ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝٩

تو ہم عنقریب اسے (نیکی کے) آسان راستے کے لئے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور (اللہ سے) بے پروا رہا۔ اور اس نے اچھی بات کو جھٹلایا۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝١٠ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝١١

تو ہم عنقریب اسے (بُرائی کے) مشکل راستے کے لئے سہولت دیں گے۔ اور اس کا مال اس کو فائدہ نہیں دے گا جب وہ (جہنّم میں) گرے گا۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝١٢ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝١٣ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝١۴

بے شک ہدایت دینا ہمارے ہی ذمّہ ہے۔ اور بے شک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں۔ تو میں نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝١۵ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٦ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝١٧

اس میں وہی جلے گا جو بڑا بد بخت ہے۔ جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ اور عنقریب اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا (اُسے) جو بڑا پرہیز گار ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

الَّذِيْ	يُؤْتِيْ	مَالَهٗ	يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾	وَمَا	لِاَحَدٍ	عِنْدَهٗ	مِنْ	نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾

جو اپنا مال (اللہ کے راستے میں) دیتا ہے تاکہ وہ پاک ہو جائے۔ اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دینا ہو۔

اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ	رَبِّهِ	الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾	وَلَسَوْفَ	يَرْضٰى ﴿٢١﴾

ع ١/٢

مگر (وہ) صرف اپنے ربِ اعلیٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے (مال دیتا ہے)۔ اور عنقریب وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- جس طرح انسانوں کی کوششیں مختلف ہیں اسی طرح ان کے اعمال کے نتائج بھی مختلف ہوں گے۔ (سورۃ الّیل، آیت:۴)

۲- اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اچھی بات کی تصدیق کرنا نیک لوگوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الّیل، آیات:۵،۶)

۳- نیکی کا راستہ فطرت کے قریب اور آسان ہے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۵ تا ۷)

۴- اللہ ﷻ نیکی کرنے والوں کو جنت کی طرف لے جانے والے آسان راستہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیت:۷)

۵- کنجوسی کرنا، لاپروائی کرنا اور اچھی بات کو جھٹلانا بُرے لوگوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الّیل، آیات:۸،۹)

۶- بُرائی کا راستہ فطرت سے دور اور مشکلات میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۸ تا ۱۰)

۷- اللہ ﷻ بُرائی کرنے والوں کو جہنم کی طرف لے جانے والے مشکل راستے پر چلنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیت:۱۰)

۸- اللہ ﷻ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے انسان گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۱۸،۱۹)

۹- حق کو جھٹلانے والا اور نیکی سے منہ موڑنے والا بدنصیب جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔ (سورۃ الّیل، آیات:۱۴ تا ۱۶)

۱۰- پرہیزگاری اختیار کرنے، اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ ﷻ راضی ہوتا ہے اور وہ لوگ اپنے خالق و مالک کی عطا پر راضی اور شکر گزار رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جہنم سے محفوظ رکھے جائیں گے۔ (سورۃ الّیل، آیات:۱۷،۱۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ ﷻ نے رات اور دن کے بعد کس کی قسم ذکر فرمائی ہے؟

(الف) نیک اور بد (ب) مذکر اور مؤنث (ج) چاند اور ستارے

(۲) سورت کے آغاز میں کن کی قسم ذکر کی گئی ہے؟

(الف) سورج اور چاند (ب) دن اور رات (ج) زمین اور آسمان

(۳) انسانوں کی کوششیں کتنی طرح کی ہوتی ہیں؟

(الف) ایک ہی طرح (ب) دو طرح (ج) مختلف طرح

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۴) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کن لوگوں کی نیکیاں قبول فرماتا ہے؟

(الف) شہرت چاہنے والوں (ب) خود کو نیک ظاہر کرنے والوں (ج) رب کی رضا چاہنے والوں

(۵) نفس کو پاک کرنے کا ایک ذریعہ کیا ہے؟

(الف) مال کو بُرا سمجھنا (ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنا (ج) دنیا کو بالکل بھول جانا

سوال ۲ نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت نمبر ۲	مشکل راستہ
آیت نمبر ۸	بھڑکتی ہوئی آگ
آیت نمبر ۱۰	بخل کرنا
آیت نمبر ۱۴	روشن دن
آیت نمبر ۱۵	بڑا بدبخت

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں آسان راستے پر چلنے والوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- اس سورت میں مشکل راستے پر چلنے والوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۳- بُرائی کے راستے پر چلنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟

۴- کن لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جہنّم کی آگ سے بچائیں گے؟

۵- تزکیہ یعنی پاکیزگی حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اپنے جیب خرچ میں سے گھر والوں کے لئے کسی ضرورت کی چیز کا انتظام کریں۔
- اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر غریب بچوں کی مدد کے لئے کوئی پروگرام بنائیں۔
- قرآن حکیم کے آخری پارے کی اُن سورتوں میں رنگ بھریں جن کے نام مختلف اوقات پر رکھے گئے ہیں اور ان اوقات میں پڑھی جانے والی نمازوں کے نام لکھیں۔

نمبر شمار	سورت کا نام	اس وقت میں پڑھی جانے والی نماز کا نام
۱		
۲		
۳		
۴		

سُوْرَةُ الَّيْلِ
سُوْرَةُ النَّبَا
سُوْرَةُ الْعَصْرِ
سُوْرَةُ الضُّحٰى
سُوْرَةُ التِّيْنِ
سُوْرَةُ الْفَجْرِ

دستخط استاد مع تاریخ: ______________
دستخط والدین مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

مشکل الفاظ کے معنی

سورۃ الضحیٰ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	غنی	دولت مند، امیر، بے نیاز، دوسروں کا محتاج نہ ہونا
.2	چڑھتے دن کی روشنی	صبح کا وقت، صبح کا وہ وقت جب سورج کی روشنی میں شدت آجاتی ہے۔ سورج نکلتے وقت کا اُجالا

سورۃ الانشراح

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	جدوجہد کرنا	کوشش کرنا، محنت مشقت کرنا
.2	مراحل	مرحلہ کی جمع، حالات، منزلیں، ایک کے بعد دوسرا درجہ، ایک حالت کے بعد دوسری حالت
.3	کشادہ کرنا	بڑا کرنا، پھیلانا، کُھلا کرنا، چوڑا کرنا
.4	کیفیات	کیفیت کی جمع، کسی شے کی مختلف حالتیں، حقیقتیں
.5	رنج و غم	دکھ اور صدمہ، افسوس، مصیبت، تکلیف، آزمائش
.6	بوجھ	وزن، بھاری شے، ذمہ داری
.7	کمر کا جھکنا	کسی بوجھ کی وجہ سے کمر کا جھک جانا، ذمہ داری کا بوجھ محسوس کرنا
.8	راغب ہونا	خواہش مند ہونا، توجہ کرنا، دل لگانا، رُخ کرنا
.9	دل جوئی کرنا	تسلی دینا، ہمت بڑھانا، تسکین پہنچانا

سورۃ التین

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	حقیقتیں	حقیقت کی جمع، اصل باتیں، سچائیاں، صحیح باتیں
.2	پستیاں	گہرائی، نیچائی، زمین کی سطح سے نیچے، ذلتیں
.3	آمادہ کرنا	تیار کرنا، منوانا، راضی کرنا
.4	حقیقی حاکم	اصل حکومت کرنے والا، اصل بادشاہ، اصل حکمران
.5	روزِ جزا	بدلے کا دن، انعام یا سزا ملنے کا دن، قیامت کا دن، یوم حساب

سورۃ العلق

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	مجلس والے	ساتھی، ساتھ بیٹھنے والے، مدد کرنے والے، حمایتی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.2	خطاکار	غلطی کرنے والا، گناہ گار، قصوروار، مجرم
.3	غارِ حرا	ایک غار کا نام جس میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی، مکہ سے تین کلو میٹر دور جبلِ نور پر موجود ایک غار جس میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آغازِ وحی سے پہلے جاتے تھے۔
.4	ظہورِ نبوت	نبوت کا ظاہر ہونا، نبی ہونے کا اظہار، وحی کا آغاز ہونا
.5	جواب دہی	ذمہ داری، کسی کے سامنے پیش ہو کر سوالات کا جواب دینا

سورۃ القدر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	عزت و شرف	وقار، بزرگی، عظمت، شان، بلندی، بڑائی
.2	تقدیر	قسمت، نصیب، مقدر، ہر چیز کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مقرر فرمایا ہوا اندازہ
.3	احتساب کرنا	جائزہ لینا، جانچ پڑتال کرنا، حساب کرنا
.4	سپرد کرنا	حوالے کرنا، کوئی کام سونپنا، ذمہ لگانا

سورۃ البیّنہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	یکسو	سب سے الگ ہونا، توجہ ایک ہی بات پر رکھنا، ایک طرف رخ کرنا

سورۃ العادیات

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	ہانپنا	سانس پھولا ہوا ہونا، محنت و مشقت کے بعد جلدی جلدی سانس لینا
.2	سُم مارنا	گھوڑے کا کُھر یا پاؤں یا ٹاپ مارنا، بہت تیز دوڑنا

سورۃ القارعہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	پروانہ	پتنگا، ایک اڑنے والا کیڑا جو روشنی پر آتا ہے، چھوٹے پَر والا کیڑا
.2	دھنکی ہوئی اون	مشین سے صاف کی ہوئی اون، ایک ایک ریشہ الگ الگ کیا ہوا، پھونک مار کر پھیلائی ہوئی اُون
.3	پلڑے	ترازو کے وہ حصے جن میں سامان اور وزن رکھا جاتا ہے

سورۃ الھمزہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	حطمہ	بھڑکائی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آگ، چُورا چُورا، ریزہ ریزہ، چکنا چُور کر دینے والی آگ، بھوسہ بنا دینے والی آگ

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	بے بسی	مجبوری، عاجز ہونا، لاچاری، اختیار نہ ہونا
.2	ہدایت دینا	رہنمائی کرنا، سیدھی راہ دکھانا، صحیح راستہ دکھانا
.3	نسبتیں	نسبت کی جمع، کسی چیز کی طرف منسوب ہونا، کسی سے تعلق ہونا
.4	مائل	جھکا ہوا، متوجہ، آمادہ، رغبت ہونا
.5	بخشا	عطا کرنا، کسی کو کوئی چیز دے دینا
.6	اعزاز	عزت، مرتبہ، شان، رُتبہ
.7	ابو الانبیاء	نبیوں کے باپ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے کیونکہ ان کی اولاد میں اور نسل میں ہزاروں انبیاء کرام علیہم السلام پیدا ہوئے
.8	حقیقی معبود	عبادت کا اصل حق دار یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ
.9	واضح	کُھلا ہوا، صاف، ظاہر، روشن
.10	تدبیر	انتظام، بندوبست، طریقہ، کوشش
.11	مخاطب	جس سے بات کی جائے (جبکہ مخاطِب کے معنی "بات کرنے والا" ہے)
.12	کلہاڑا	لکڑی کاٹنے کا آلہ، بڑی کلہاڑی جس سے لکڑی کاٹتے ہیں
.13	دھمکی	ڈانٹ ڈپٹ، ڈراوا
.14	عجائبات	شاندار اور عظیم حقیقتیں، انوکھی، عجیب اور حیرت انگیز چیزیں
.15	طرف داری	جانب داری، کسی کا ساتھ دینا، کسی کی حمایت کرنا
.16	دربار	وہ جگہ جہاں بادشاہ اپنے وزیروں کے ساتھ بیٹھتا ہے، بادشاہوں کی عدالت یا بزرگوں کی مجلس
.17	شعلے	شعلہ کی جمع، آگ کی لپٹیں، آگ کی لَو
.18	بنجر	جہاں کھیتی باڑی نہ ہوسکے، غیر آباد، جس زمین پر فصل نہ اُگتی ہو
.19	وادی	درّہ، چاروں طرف پہاڑوں میں گِھری ہوئی سرسبز ہموار زمین، پہاڑوں کے درمیان میدانی علاقہ
.20	آبِ زم زم	زم زم کا پانی، مکہ معظمہ کے ایک خاص چشمے کا پانی جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیاں رگڑنے سے خاص طور پر جاری فرمایا
.21	ذبح کرنا	چُھری پھیرنا، قربان کرنا، چھری سے گلا کاٹنا، اسلامی طریقہ سے جانور کو حلال کرنا
.22	قافلہ	ایک ساتھ مل کر سفر کرنے والوں کا گروہ
.23	اوجھل	غائب، چُھپا ہوا، جو نظر نہ آ رہا ہو

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.24	قبیلہ	ایک دادا کی اولاد، ایک نسل کے آدمیوں کی جماعت، کئی خاندان جو ساتھ مل کر رہتے ہوں، کُنبہ
.25	اکلوتے	اکلوتا کی جمع، اپنے ماں باپ کا اکیلا بیٹا جس کا دوسرا سگا بھائی بہن نہ ہو
.26	فدیہ	نقد معاوضہ، وہ مال جو کسی کو چُھڑانے کے لئے دیا جائے، کسی مذہبی فروگزاشت کی مال کے ذریعے تلافی کرنا جیسے روزے کا فدیہ، حج کا فدیہ، خون بہا، بدلہ میں دیا گیا مال
.27	طواف کرنا	گردش کرنا، چکر لگانا، خانہ کعبہ کے گرد سات بار چکر لگانا جو عبادت میں داخل ہے
.28	جمے رہنا	چمٹے رہنا، پیچھے نہ ہٹنا، کسی بات پر قائم رہنا، کسی کام کو مستقل کرتے رہنا
.29	ذکرِ خیر	کسی کے متعلق اچھی بات کہنا، کسی کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا
.30	گرم جوش	انتہائی محبت رکھنے والا، بہت قریبی، ہر وقت ساتھ دینے والا
.31	رجوع کرنا	اللہ ﷻ کی طرف توجہ کرنا، کسی کی طرف رخ کرنا، واپس ہونا، توجہ کرنا، پہلی جگہ پر لوٹنا
.32	امام	کسی جماعت کا سربراہ، سردار، نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا، وہ شخص جس کی لوگ پیروی کرتے ہیں، نماز پڑھانے والا
.33	سعی کرنا	دوڑنا، جدوجہد، کوشش کرنا، حج اور عمرہ کرتے ہوئے صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگانا
.34	حکمت	سمجھ، عقلمندی، دانائی، چیزوں کی حقیقت معلوم کرنے کا علم
.35	نوازا	عطا کیا، انعام دیا، عزت دی، مہربانی فرمائی
.36	نجات پانا	کسی مصیبت سے بچ جانا، آزادی حاصل کرنا، رہائی پانا، گناہوں کی معافی ہونا
.37	پیشانی کے بل	ماتھے کے بل، اوندھے منہ
.38	اجنبی	جس سے جان پہچان نہ ہو، بیگانہ، ناواقف، پردیسی
.39	بیزار	تنگ آجانا، نفرت کرنا، ناراض ہونا، علیحدہ ہونا، پسند نہ کرنا
.40	جمرات	جمرہ کی جمع، تین علامتی ستون جن پر حج کے دوران کنکریاں ماری جاتی ہیں

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ اول)

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	احسانات	احسان کی جمع، بھلائی، کسی کے ساتھ اچھا سلوک، مہربانی کا برتاؤ، اللہ ﷻ کی طرف سے انعام
.2	غفلت	بے خبری، بے احتیاطی، یاد نہ رکھنا، توجہ نہ دینا، لاپرواہی برتنا، بھول چوک
.3	بغاوت	سرکشی، نافرمانی، غداری، حد سے بڑھنا، مخالفت، حکم نہ ماننا
.4	دائی	کسی دوسرے کے بچے کو دودھ پلانے والی
.5	الہام	اللہ ﷻ کی طرف سے کوئی بات نیک لوگوں کے دل میں ڈالنا، اشارہ سے بتادینا
.6	کارروائی	کام شروع کرنا، کسی بات پر عمل کرنا، کوئی کام کرنا، انتظام کرنا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.7	قبطی	فرعون کی قوم کا کوئی شخص، مصر میں رہنے والا
.8	پرورش	دیکھ بھال، تربیت
.9	آنکھیں ٹھنڈی ہونا	دل کا سکون ہونا، اطمینان حاصل ہونا، مرضی کا پورا ہونا
.10	بھلائی چاہنا	اچھا چاہنا، بہتری چاہنا

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اندیشہ	فکر، ڈر، خوف، خطرہ، شک وشبہ، خدشہ
.2	محتاج	ضرورت مند، انتہائی غریب، مانگنے والا
.3	اُجرت	محنت کا حق، مزدوری، صلہ خدمت، معاوضہ
.4	آلِ فرعون	فرعون کی قوم کے لوگ، فرعون کی نسل، فرعون کی پیروی کرنے والے
.5	صحرا	ہموار زمین جو نہ بہت نرم ہو اور نہ سخت، ریگستان، زمین کا وہ حصہ جہاں ریت ہی ریت ہو نہ پانی ہو نہ سبزہ ہو
.6	سعادت	خوش قسمتی، خوش نصیبی، اچھی قسمت
.7	مقدس	پاکیزہ، قابلِ احترام
.8	عرض کرنا	درخواست کرنا، گزارش کرنا، التجا کرنا، نہایت ادب واحترام کے ساتھ بات کرنا
.9	اژدھا	وہ بڑا سانپ جو پہاڑوں پر ہوتا ہے، بڑا سانپ جو تیس تیس فٹ تک لمبا ہوتا ہے
.10	قحط پڑنا	کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہو جانا، بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین سے اناج کا پیدا نہ ہونا
.11	ٹڈیاں	ٹڈی کی جمع، پردار کیڑا جو درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے
.12	چرواہا	بھیڑ بکریاں چرانے والا، گڈریا
.13	مشقت	محنت، تکلیف، مشکل، سخت کام، اس کی جمع مشقتیں ہیں
.14	نگران	دیکھ بھال اور حفاظت کرنے والا، خبر رکھنے والا
.15	خفیہ رکھنا	چھپا کر رکھنا، کسی بات کے بارے میں کسی کو نہ بتانا
.16	تصدیق کرنا	سچ کی حمایت، سچّا ماننا، صحیح ماننا، ثبوت دینا
.17	مغلوب ہونا	جس پر غلبہ پالیا گیا ہو، جسے قابو میں کر لیا گیا ہو، شکست کھایا ہوا، ہار جانا
.18	سرگوشیاں	چپکے چپکے باتیں کرنا، کسی کے کان میں آہستہ آہستہ باتیں کہنا
.19	عنقریب	بہت جلدی، جلد ہونے والا
.20	سولی پر لٹکانا	گلے میں رسی ڈال کر ٹانگ دینا، پھانسی پر لٹکانا، تڑپا تڑپا کر مارنا
.21	خلیفہ	قائم مقام، جانشین، نائب، کسی کے بعد آنے والا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.22	ترجیح	برتری، فضیلت، ایک چیز کو دوسری پر اہمیت دینا، دوسرے سے بہتر سمجھنا
.23	تہوار	سب لوگوں کا مل کر کسی خاص دن خوشی منانا مثلاً عید وغیرہ
.24	ثابت قدمی	کسی ایک بات پر قائم رہنا، جمے رہنا، ڈٹے رہنا، پیچھے نہ ہٹنا
.25	پاکی بیان کرنا	تسبیح کرنا، اللہ ﷻ کو ہر عیب، کمی، نقص، حاجت سے پاک قرار دینا
.26	سینکنے	آگ سے گرمی حاصل کرنا، آگ پر تاپنا، آگ سے تپش پہنچانا
.27	عہد	زمانہ، وقت، قول و قرار، پکا وعدہ، قسم
.28	مدتوں	مدت کی جمع، بہت طویل عرصہ، لمبے وقت تک
.29	چنگاری	آگ کا چھوٹا سا ذرہ، آگ کا شرارہ
.30	نگرانی	دیکھ بھال، حفاظت، اہتمام، انتظام
.31	خلاف ورزی	نافرمانی، قانون توڑنا، بات نہ ماننا، حکم پر عمل نہ کرنا
.32	کوہِ طور	ملکِ شام کا طور پہاڑ جس پر اللہ ﷻ نے اپنی تجلی موسیٰ علیہ السلام کو دکھائی
.33	کلام کرنا	بات کرنا، گفتگو کرنا، بات چیت کرنا
.34	جتانا	کوئی بات یاد دلانا، آگاہ کرنا، خبردار کرنا، واضح طور پر مطلع کرنا، احسان جتانا
.35	ستایا جانا	پریشان کیا جانا، تکلیف دیا جانا
.36	نحوست	کسی چیز کا بُرا اثر، منحوس ہونا، بدنصیبی، نامبارکی، بدشگونی
.37	نباتات	نبات کی جمع، سبزہ، جڑی بوٹی، سبزی ترکاری پودے اور درخت
.38	ہموار کرنا	برابر کرنا، اونچائی اور نیچائی ختم کر کے ایک جیسا کر دینا
.39	عیب	نقص، کمی، خرابی، برائی
.40	جھاڑنا	جھاڑو یا کسی اور چیز سے گرد و غبار صاف کرنا، کسی چیز کو جھٹکنا، درخت سے پتے اور پھل وغیرہ جھاڑنا
.41	گریبان	لباس یا کرتے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے اور سینے کے بیچ میں ہوتا ہے
.42	الزام لگانا	کسی کو مجرم یا قصوروار ٹھہرانا، تہمت یا بہتان لگانا
.43	زیادتی کرنا	ظلم کرنا، نقصان پہنچانا، سختی کرنا، زبردستی کرنا، زیادہ سزا دینا

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ سوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	وفات	موت، انتقال، مر جانا
.2	آزمائش	امتحان، جانچ پڑتال، پرکھنا، آزمانا، وہ کام جو تجربہ کرنے کے لئے ہو
.3	بدترین	سب سے بُرا، انتہائی خراب

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.4	تعاقب کرنا	کسی کا پیچھا کرنا، بھاگنے والے کے پیچھے جانا
.5	دیدار کرانا	کسی کا اپنی صورت کو دکھانا، نظارہ کرانا
.6	تجلّی	روشنی، نور، اجالا، پردہ ہٹنا، ظاہر ہونا
.7	تختیوں	تختی کی جمع، چھوٹا تختہ، لکڑی یا پتھر کی سل، ایسی لکڑی جس پر کچھ لکھا ہوا ہو، وہ چھوٹی سی لکڑی کے تختے جس پر بچے لکھنے کی مشق کرتے ہیں
.8	عجائب خانہ	وہ عمارت جہاں پہلے زمانہ کی اہم، قیمتی اور نادر چیزیں لوگوں کو دکھانے کے لئے رکھی ہوئی ہوں
.9	مَن و سلویٰ	اللہ ﷻ کی طرف سے آسمان سے نازل ہونے والا کھانا جو بنی اسرائیل کو دیا گیا، مَن: شبنم کے قطروں جیسی میٹھی چیز جو درختوں کے پتوں میں جم جاتی تھی اور سلویٰ: بٹیر کی طرح کے پرندے
.10	بصیرت	دانائی، عقل مندی، سمجھ، دل کی روشنی
.11	مقیم	کہیں رہنا، ٹھہرنا، رہائش اختیار کرنا
.12	تائید کرنا	حمایت کرنا، مدد کرنا، طرف داری، تصدیق کرنا
.13	منکر	انکار کرنے والا، نہ ماننے والا
.14	اطاعت	خوشی سے بات ماننا، فرماں برداری، حکم کی تعمیل، کسی بات پر عمل کرنا
.15	تفرقہ کرنا	جدائی ڈالنا، دو چیزوں میں فرق کرنا، اختلاف پیدا کرنا، گروہ میں تقسیم کرنا
.16	مطالبہ	مانگنا، طلب کرنا، اپنے حق مانگنے کے لئے کہنا
.17	راتوں رات	ایک ہی رات میں، رات ہی رات میں
.18	بزدلی	بہادری کی ضد ہے، ڈرپوک ہونا، گھبرانا، خوف ہونا
.19	جنگ جو	میدانِ جنگ میں لڑنے والا، جنگیں لڑنے کے ماہر، لڑاکا، جھگڑالو، جو لڑنے جھگڑنے پر تلا ہو
.20	فرعونیوں	فرعون کی قوم کے لوگ، مصر کے قدیم بادشاہوں کے خاندان
.21	مشاہدہ کرنا	معائنہ کرنا، نظارہ کرنا، غور سے دیکھنا، کسی واقعہ کے وقت وہاں موجود ہونا
.22	عروج	بلندی، کامیابی، اعلیٰ مقام، ترقی
.23	نفس	کوئی شخص، کوئی جان، دل کی خواہش
.24	نقشِ قدم	پاؤں کے نشان، قدموں کے نشان، رہنما اصول، طور طریقے
.25	اُلجھائے رکھنا	پھنسا کر رکھنا، مختلف کاموں میں لگائے رکھنا، اس طرح مصروف رکھنا کہ دوسری طرف توجہ ہی نہ جا سکے

سورۃ النّبا

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	حسرت	افسوس، احساسِ محرومی، مایوسی، آرزو، شوق، غمگین ہونا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.2	گھات	دھوکا، چال، موقع، تاک، چھپ کر بیٹھنا، شکار یا دشمن کے انتظار میں بیٹھنا
.3	نزول	نازل ہونا، اُترنا
.4	اناج	غلہ، زمین سے اُگنے والی انسانی خوراک مثلاً گیہوں، چاول، چنا، مکئی وغیرہ
.5	سراب	چمکتی ہوئی ریت جسے دیکھ کر پانی کا دھوکا ہوتا ہے، دھوکا، فریب
.6	میخیں	(میخ کی جمع) خیموں کی رسی باندھنے کے لئے بڑی لمبی کیلیں یا کھونٹیاں
.7	پیپ	زخموں سے نکلنے والا پیلا مواد اور خون، پھوڑے پھنسی سے نکلنے والا زرد پانی
.8	بے ہودہ باتیں	بیکار اور فضول باتیں، بُری باتیں، اخلاق سے گری ہوئی باتیں
.9	صف باندھ کر	قطار بنا کر، قطار میں کھڑے ہونا، لائن بنا کر، عاجزی کے ساتھ سیدھا کھڑے ہونا
.10	ہولناک	خوفناک، ڈرانے والا، بھیانک، خطرناک
.11	چھلکنا	بھرے برتن سے باہر نکلنا، پانی وغیرہ کا برتن کے منہ تک بھر کر بہنا

سورۃ النّٰزعات

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	کانپنے	تیزی سے ہلنا، خوف یا سردی کی وجہ سے تھر تھرانا، لرزنے لگنا، خوف زدہ ہو جانا
.2	مویشیوں	وہ جانور جو چارا چر کر جگالی کرتے اور دودھ دیتے ہیں مثلاً گائے، بھینس، بھیڑ بکری وغیرہ، چار پیر والے جانور، چوپائے
.3	دل دھڑکنا	دل کا تیز حرکت کرنا، خوف، اندیشہ، ڈرنا، غم ہونا
.4	چارا	گھاس پھوس، مویشیوں کی خوراک، غذا، گھاس وغیرہ
.5	حتمی	لازمی، یقینی، قطعی، اصل، آخری بات
.6	کھوکھلی	اندر سے خالی، کمزور، جو بھری ہوئی نہ ہو

سورۃ عبس

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	متوجہ ہونا	مائل، توجہ کرنا، دھیان دینا
.2	عظمت	بڑائی، برتری، شان وشوکت، عزت، بزرگی
.3	غبار آلود	جس پر مٹی پڑی ہو، میلا، دھول، گرد اور مٹی وغیرہ سے بھرا ہوا
.4	حوصلہ افزائی	ہمت دلانا، حوصلہ بڑھانا، جذبہ دلانا، شاباش دینا
.5	نابینا	اندھا آدمی جو دیکھ نہ سکتا ہو، جسے نظر نہ آتا ہو
.6	گھنے باغات	بہت زیادہ درختوں والے باغات، درختوں کی کثرت
.7	سیاہی چھانا	اندھیرا ہونا، روشنی کا نہ ہونا، کالا ہو جانا، اُجالے کی ضد

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سورۃ التکویر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	وَحشی جانور	جنگلی جانور، وہ جانور جو گھروں میں پالے نہیں جاتے اور جنگل میں رہتے ہیں مثلاً شیر، بھیڑیا وغیرہ
2.	عرش	تخت، ساتوں آسمانوں کے اوپر ایک اعلیٰ ترین مقام ہے جہاں اللہ ﷻ کے انوار ہی انوار ہیں جس کی حقیقت صرف اللہ ﷻ کو ہی معلوم ہے۔
3.	بخیل	تنگ دل، کنجوس، ضرورت پر مال نہ خرچ کرنے والا یا کم خرچ کرنے والا
4.	بخل	کنجوسی، تنگ دلی، ضرورت پر بھی خرچ نہ کرنا
5.	حاملہ اونٹنیاں	جس اونٹنی کے پیٹ میں بچہ ہو، حمل والی اونٹنی
6.	بے نور	روشنی ختم ہو جانا، جس میں اُجالا اور روشنی نہ ہو

سورۃ الانفطار

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	معزز	عزت والے، جن کی عزت کی جائے
2.	اعضاء	(عضو کی جمع) جسم کے مختلف حصے مثلاً ہاتھ، پاؤں وغیرہ
3.	تقاضا	خواہش، درخواست، مطالبہ، مانگ، ضرورت
4.	گرفت ہونا	غلطی پر پکڑ ہونا، پوچھ گچھ ہونا، قبضہ ہونا

سورۃ المطففین

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	آمیزش کرنا	ملاوٹ کرنا، کوئی چیز شامل کر دینا
2.	علّیّین	وہ مقام جہاں نیک لوگوں کے اعمال نامے ہیں، بلند اور اعلیٰ مقام
3.	سجّین	وہ مقام جہاں برے لوگوں کے اعمال نامے ہیں، انتہائی پستی کی جگہ، قید خانہ
4.	تسنیم	جنت کے ایک چشمہ یا نہر کا نام ہے
5.	مہر لگانا	مہر بند کرنا، کسی چیز کا منہ بند کرنا
6.	نامۂ اعمال	نیک اور برے اعمال کی فہرست، ہر شخص جو بولتا اور کرتا ہے وہ سب ایک کتاب میں لکھا جا رہا ہے جسے نامۂ اعمال کہتے ہیں
7.	مقرب	وہ شخص جو بہت قریب ہو، بہت نزدیک رہنے والے، بہت عزت والے

سورۃ الانشقاق

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	شام کی سرخی	شفق، شام کو سورج ڈوبنے کے وقت آسمان پر نظر آنے والی سرخ روشنی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

2.	کراماً کاتبین	معزز لکھنے والے، اُن دو فرشتوں کو کہا جاتا ہے جو انسان کے اعمال لکھ رہے ہیں، جو انسان کے دائیں اور بائیں مقرر کیئے گئے ہیں
3.	مگن رہنا	کسی دُھن میں لگے رہنا، کسی کام میں مشغول رہنا، مصروف رہنا، بے خود رہنا، خوش رہنا، ڈوبے رہنا

سورۃ البروج

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	خندق	گڑھا، کھائی، وہ کھودی ہوئی زمین جو حفاظت کے لئے شہر کے چاروں طرف ہو
2.	راہب	عیسائی پیشوا، عیسائیوں کا مذہبی رہنما، دنیا سے الگ ہو کر رہنے والا عیسائی عابد
3.	آمد و رفت	آنا جانا، گزرنا، سفر کرنا
4.	اعتراف کرنا	تسلیم کرلینا، مان لینا، اقرار کرلینا
5.	کوڑھ	ایک خطرناک بیماری جس سے بدن پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں یا اعضا پر ورم ہو کر انگلیاں وغیرہ جھڑنے لگتی ہیں، جذام، Leprosy
6.	دستہ	آدمیوں کا گروہ، فوج کا ایک حصہ، اسلحے سے لیس ایک چھوٹا لشکر
7.	ترکش	تیر دان، تیر رکھنے کا تھیلا، (اصل میں تیر کش تھا یعنی وہ جگہ جہاں سے تیر نکال کر کمان میں رکھیں)
8.	طاری ہونا	ظاہر ہونا، چھا جانا، غالب ہونا، حاوی ہونا
9.	جھجک	شرم، ہچکچاہٹ، خوف، تردد، سوچنا کہ کروں یا نہ کروں
10.	لوحِ محفوظ	عرشِ الٰہی پر ایک محفوظ کتاب یا تختی جس میں اللہ ﷻ نے اپنے کامل علم کے مطابق ابتدا سے آخر تک ہر بات اور تمام واقعات لکھ دیئے ہیں، جس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں
11.	ہم نشین	ساتھی، مصاحب، پاس کا اٹھنے بیٹھنے والا، ہم صحبت
12.	بُرجوں	برج کی جمع، ستارے
13.	تلقین کرنا	نصیحت کرنا، تعلیم دینا، سکھانا، ہدایت کرنا

سورۃ الطارق

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	فیصلہ کن	فیصلہ کرنے والا، دوٹوک، قطعی، حتمی، آخری، معاملہ کو آخری شکل دینا

سورۃ الاعلیٰ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	صحیفے	صحیفہ کی جمع، کتاب، رسالہ، اوراق، چھوٹی کتاب، وہ کتاب یا کچھ صفحات جو اللہ ﷻ کی طرف سے کسی رسول پر اُتارے جائیں
2.	سیاہ کوڑا	کالے رنگ کا بھوسہ، کالے رنگ کا کوڑا، ریزہ ریزہ کیا ہوا کوڑا کرکٹ

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.3	یاد دہانی	یاد دلانا، کسی بات کی تاکید کے لئے دوبارہ کہنا

سورۃ الغاشیہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	نتائج	نتیجہ کی جمع، انجام، حاصل، بدلہ، پھل

سورۃ الفجر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	جفت	وہ عدد جو دو پر پورا پورا تقسیم ہو جائے، جوڑا، ہر شے جو دو ہوں، طاق کی ضد
.2	جلوہ فرما ہونا	ظاہر ہونا، نمودار ہونا، شان و شوکت دکھانا، رونق افروز ہونا
.3	طاق	وہ عدد جو دو پر پورا پورا تقسیم نہ ہو، جس کا کوئی جوڑا نہ ہو، اکیلا، جفت کی ضد
.4	کوتاہی	توجہ اور محنت میں کمی رہ جانا، غفلت برتنا، کمی کرنا، نقص
.5	کوڑا	چابک، دُرّہ، جس سے مجرموں کو سزا دی جاتی ہے
.6	چٹانوں	چٹان کی جمع، بہت بڑا سا پتھر، زمین کے بڑے اور ٹھوس یعنی سخت حصے
.7	ہڑپ کرنا	ناجائز طور پر کھا جانا، قبضہ کر لینا، دھوکے سے مال وغیرہ لے لینا

سورۃ البلد

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	تاکید کرنا	کسی کام کا بار بار کہنا، کسی بات پر اصرار اور زور دینا، نصیحت کرنا
.2	مستحق ہونا	حق دار ہونا، حق رکھنے والا، لائق ہونا
.3	دشوار	سخت، بھاری، کٹھن، مشکل، جس کام میں محنت درکار ہو
.4	گھاٹی	دو پہاڑوں کے بیچ کا راستہ یا عام گزر گاہ
.5	برعکس	الٹا، قانون یا قول و قرار وغیرہ کے خلاف، مخالف

سورۃ الشمس

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	بدبخت	بدنصیب، اللہ ﷻ کی رحمت سے محروم، ظالم، مصیبت زدہ

سورۃ الّیل

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	تزکیہ کرنا	پاک کرنا، دل کو بُرائیوں سے پاک کرنا، گناہوں سے بچانا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

یادداشت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل مع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل بلحاظ رکوع

حصّہ اوّل (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۲، قصص: ۸ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد

قصص: حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام، ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت

حصّہ دوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد

قصص: حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَۃُ الضُّحٰی، سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَۃُ التِّیْن، سُوْرَۃُ الْعَلَق، سُوْرَۃُ الْقَدْر، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت، سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر، سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ، سُوْرَۃُ النَّبَا، سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت، سُوْرَۃُ عَبَس، سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن، سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَۃُ الْبُرُوْج، سُوْرَۃُ الطَّارِق، سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی، سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ، سُوْرَۃُ الْفَجْر، سُوْرَۃُ الْبَلَد، سُوْرَۃُ الشَّمْس، سُوْرَۃُ الَّیْل

حصّہ سوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۲، قصص: ۲ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد

قصص: شمائل النبی خاتم النبیین ﷺ، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

سورتیں: سُوْرَۃُ یُوْسُف، سُوْرَۃُ الزُّخْرُف، سُوْرَۃُ الدُّخَان، سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ، سُوْرَۃُ قٓ، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت، سُوْرَۃُ الطُّوْر، سُوْرَۃُ النَّجْم، سُوْرَۃُ الْقَمَر، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن، سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ، سُوْرَۃُ الْمُلْك، سُوْرَۃُ الْقَلَم، سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ، سُوْرَۃُ الْمَعَارِج، سُوْرَۃُ نُوْح، سُوْرَۃُ الْجِنّ، سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَۃُ الْقِیَامَۃ، سُوْرَۃُ الدَّھْر، سُوْرَۃُ الْمُرْسَلَات

حصّہ چہارم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۂ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

سورتیں: سُوْرَۃُ مَرْیَم، سُوْرَۃُ طٰہٰ، سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء، سُوْرَۃُ الْحَجّ، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان، سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء، سُوْرَۃُ النَّمْل، سُوْرَۃُ الْقَصَص، سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت، سُوْرَۃُ الرُّوْم، سُوْرَۃُ لُقْمٰن، سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ سَبَا، سُوْرَۃُ فَاطِر، سُوْرَۃُ یٰسٓ، سُوْرَۃُ صٓ، سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف

حصّہ پنجم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۵، قصص: ۷ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد

قصص: قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعۂ معراج، تاریخ بنی اسرائیل (سورۂ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، سُوْرَۃُ یُوْنُس، سُوْرَۃُ ھُوْد، سُوْرَۃُ الرَّعْد، سُوْرَۃُ اِبْرَاھِیْم، سُوْرَۃُ الْحِجْر، سُوْرَۃُ النَّحْل، سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل، سُوْرَۃُ الْکَھْف، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَۃُ الزُّمَر، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن، سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

حصّہ ششم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۴، قصص: ۳ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد

قصص: غزوہ احد (سورۂ آل عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَۃُ الْاَنْفَال، سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ

حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ ہابیل و قابیل (سورۃ المائدہ)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، صلح حدیبیہ، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

سورتیں: سُوْرَۃُ النِّسَآء، سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ، سُوْرَۃُ النُّوْر، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، سُوْرَۃُ مُحَمَّد، سُوْرَۃُ الْفَتْح، سُوْرَۃُ الْحُجُرَات، سُوْرَۃُ الْحَدِیْد، سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ، سُوْرَۃُ الْحَشْر، سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ، سُوْرَۃُ الصَّف، سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ، سُوْرَۃُ الْمُنَافِقُوْن، سُوْرَۃُ التَّغَابُن، سُوْرَۃُ الطَّلَاق، سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION